ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جولائی ۲۰۱۴ء

عاطف ہاشمی

RS.25/=

2

ASIM JAFRI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۷
جولائی ۲۰۱۴
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سوروپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سوروپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر، نصرالٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بےزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جزکو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

- اداریہ ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
- امدادِ روحانی بذریعہ آیات ربانی ۱۳
- محبت کے لئے مجرب ۱۷
- روحانی ڈاک ۱۹
- مفتاح الارواح ۲۷
- واقعات القرآن ۳۳
- اسلام الف سے ی تک ۳۵
- تصوف وسلوک ۳۹
- قرآنی عملیات ۴۲
- مفید عملیات ۴۳
- اعلامیہ ۳۶ ۴۶
- اس ماہ کی شخصیت ۴۹
- قیمتی اوقات قیمتی نقوش ۵۲
- ناموں کے اثرات اور ان کے جواہرات ۵۵
- ایک نظر ادھر بھی ۵۹
- زبان کی حفاظت ۶۳
- اذان بتکدہ ۶۸
- خوفناک حویلی ۷۵
- انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۸
- خبرنامہ ۸۲

اداریہ

لوک سبھا الیکشن میں سیکولرزم کی شکست فاش

بقلم خاص

لوک سبھا الیکشن کے نتائج سوچ وفکر سے بالکل الگ تھلگ برآمد ہوئے، یہ اندازہ تو سبھی پارٹیوں کو تھا کہ اس بار مودی لہر دوسری سیاسی پارٹیوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے لیکن یہ اندازہ کسی کو نہیں تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اس قدر اکثریت کے ساتھ جیتے گی کہ دوسری پارٹیوں کا بالکل ہی صفایا ہوجائے گا۔ مودی کے سنامی طوفان میں ایسے ایسے ستون گر گئے جنہیں کبھی نہ گرنے کا زعم تھا اور جو جانتے ہی نہیں تھے کہ ہارنے کا درد کیا ہوتا ہے۔

وہ ملائم سنگھ جو وزیراعظم بننے کے خواب دیکھ رہے تھے وہ بے چارے چار ہندسوں میں سمٹ کر رہ گئے، مایاوتی کی پارٹی اپنا کھاتہ تک نہ کھول سکی۔ سب سے زیادہ برا حشر اُس کانگریس کا ہوا جو سیکولرزم کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے اور جو آزادی کے بعد سے اب تک ہندوستان کے تخت وتاج پر براجمان رہی ہے، وہ اتنی بری طرح ہاری کہ قابل رحم بن کر رہ گئی۔ نریندر مودی کے خلاف بڑا طوفان مچا، علماء نے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سیاسی پارٹیوں نے بھی اس کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، سبھی پارٹیوں کا ایک ہی نعرہ تھا کہ اقتدار پر مودی کو نہیں آنے دیں گے لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ جوں جوں مخالفت کی شدت بڑھتی رہی ووں ووں مودی لہر میں اضافہ ہوتا رہا۔

اس الیکشن میں سب سے بڑی کمی یہ تھی کہ مودی کے مخالف خود متحد نہ ہوسکے اس لئے سیکولر ووٹ اور بالخصوص مسلمانوں کا ووٹ لایعنی بن کر رہ گیا۔

سیاسی مبصرین کی رائے یہ بھی ہے کہ ہم جسے مودی لہر سمجھ رہے تھے وہ مودی لہر نہیں تھی بلکہ وہ کانگریس مخالف لہر تھی اور ووٹروں کے سامنے کوئی دوسرا متبادل نہیں تھا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی حکمت عملی سے ملائم سنگھ یادو اور اکھلیش یادو کو مس گائڈ کیا اور دونوں باپ بیٹوں سے مظفر نگر فساد میں وہ حرکتیں کرائیں کہ یوپی کے مسلمان بالخصوص اور پورے ملک کے مسلمان بالعموم سماجوادی پارٹی سے بدظن ہوگئے۔ ملائم سنگھ ہر بات کی تاویل کرتے رہے اور انہوں نے فساد زدہ مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی بھی غلطی نہیں کی۔ سرکاری مراعات کا چرچہ ہوتا رہا لیکن اجڑے ہوئے مسلمان ہر طرح کی مراعات سے محروم ہی رہے۔

پارلیمانی الیکشن نے یہ ثابت کردیا کہ یہ ملائم سنگھ اور اکھلیش یادو مسلمانوں کی نظروں سے گر چکے ہیں اور مولانا ارشد مدنی جیسے قدآور قائدین بھی ان کی نیا پار لگانے میں بری طرح ناکام رہے۔ کانگریس کی بے عملی اور منموہن سنگھ کی موت کی سی خاموشی نے کانگریس کو اس مقام پر پہنچادیا جہاں سے اس کی واپسی ہونا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ راہل گاندھی کی بچکانہ حرکتوں اور عقل وخرد سے عاری بیانات نے کانگریس کے بدنصیبی کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دی اور کانگریس محرومیوں کے اندھے کنوئیں میں جاگری۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ کانگریس کے سرکردہ لیڈروں نے نہرو خاندان سمیت مسلمانوں کے ساتھ کے گئے مظالم پر ایک بار بھی شرمندگی کا اظہار نہیں کیا۔ دراصل کانگریس کو یہ زعم تھا کہ نریندر مودی کے ابھرتے ہوئے طوفان کو دیکھ کر مسلمان کانگریس کے سوا جائے گا کہاں؟ مسلمان ملائم سنگھ سے بھی بیزار ہوچکا ہے، دوسری پارٹیوں کو وہ اتنی اہمیت نہیں دیتا، فرقہ پرستی مسلمانوں کو برداشت نہیں ہے، لے دے کے کانگریس کا دامن بچتا ہے، جہاں مسلمان پناہ تلاش کرے گا، بس اسی سوچ نے اس کو مسلمانوں کے لئے نرم بات کرنے سے بھی روکا اور اس نے اپنا رویہ ہندوتو کیلئے ایسا اختیار کیا کہ جسے دیکھ کر وہ مسلمان بھی کانگریس سے بدظن ہوگئے جو اس کو برائے نام ہی اہمیت دیتے تھے جب کہ راج ناتھ سنگھ جیسے فرقہ پرستوں کی طرف سے بھی یہ اعلان آچکا تھا کہ ہم مسلمانوں سے شرمندہ ہیں اور ان سے معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں، کاش کانگریس کو بھی ہوش آجاتا اور وہ مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں پر اظہار ندامت کرتی اور اپنے گناہوں سے تائب ہوجاتی تو شاید اس کا حشر اس قدر عبرتناک نہ ہوتا۔

بے شک وہ بھاجپا اقتدار تک پہنچ گئی جس کے خلاف ہندوستان بھر کے تمام شریف لوگوں نے غیر شریفانہ انداز میں شور وغل مچا رکھا تھا اور اس شور وغل میں ہمارے علماء سب سے آگے تھے لیکن خوشی کی بات ہے کہ نام نہاد فرقہ پرست لوگ صرف ۳۱ رفیصد ووٹ اپنے دامن میں سمیٹ پائے ۶۹ رفیصد ووٹ ان کے خلاف پڑا جو اس بات کی علامت ہے کہ ہندوستان میں مودی لہر کے باوجود بھی سکولرزم کی جڑیں بہت مضبوط ہیں، بس ان جڑوں کو ہوش وحواس کے ساتھ تقویت پہنچانے کی ضرورت ہے۔ سیکولرزم کے درخت کی جڑیں اگر کمزور ہوگئیں تو فرقہ پرستی کی آندھیوں سے اس کے وجود کو بچانا ناممکن ہوگا۔

مختلف پھولوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

☆ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں فریق) جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو وہ قاتل ہے (اس لئے مجرم ہے) مقتول (کے جہنمی ہونے) کی کیا وجہ ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا''، لیکن نہ کر سکا وہ اپنی نیت کی بنا پر عذاب کا مستحق ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اقوال

☆ امیر تکبر کریں تو برا ہے، لیکن غریب کریں تو بہت زیادہ برا ہے۔

☆ زبان کو شکایت سے بند کرو، خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔

☆ اپنے ظاہر و باطن کو یکساں رکھو۔

☆ حکمراں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ بد بخت ہوتے ہیں۔

☆ زندگی سادہ اور مختصر ہونی چاہئے، ورنہ قیامت کے دن حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔

☆ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہو گیا اور اس میں نیکی ایک نہ تھی۔

☆ میوہ دار درخت کو مت کاٹنا۔

☆ ہر شئے کے ثواب کا اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا اندازہ نہیں۔

☆ چوری اور خیانت سے بچو، یہ افلاس پیدا کرتی ہے۔

☆ دنیا کے ساتھ مشغول ہو جانا جاہل کے لئے بھی برا ہے، لیکن عالم کے لئے تو بدترین ہے۔

فرمان حضرت علیؓ

☆ مصیبت میں پریشانی اور بے چینی مصیبت کو دوگنا کر دیتی ہے۔

☆ کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کر دینا نصف علم ہے۔

☆ سب سے بری خیانت قوم سے غداری ہے۔

☆ فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچے رہو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

☆ میں نے خدا کو ارادوں کے ٹوٹنے اور مشکلات کے حل ہونے سے پہچانا ہے۔

☆ اپنے ظاہر کو لوگوں کی طرف اور اپنے باطن کو خدا کی طرف متوجہ کر رکھو۔

انسانیت کی معراج

☆ انسان سوچتا کیا ہے اور ہوتا کیا ہے، اگر انسان اس کو سمجھ لے تو انسان فرشتہ بن جائے۔

☆ اس کو زندگی صرف ایک بار ملتی ہے بار بار نہیں۔

☆ اگر ایک ہی بار میں مشکل میں گزار دے تو زندگی کیا، دنیا میں بہت سے انسان ہیں جو ایک دوسرے پر قربان ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا ابھی تک قائم ہے ورنہ انسانیت کو ہر موڑ پر دھوکہ ملتا ہے۔

☆ اگر ایک ہاتھ میں دوسرے کی تقدیر ہوتی تو کیا ہم لوگ دوسرے کو سانس لینے دیتے۔

☆ خداوند کریم نے انسانیت کو اس طرح کے رشتوں میں پرو دیا ہے جیسے تسبیح کے دانے ہوں، یہ اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک

خوشبو کی

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

اس کو درست انداز میں استعمال کیا جائے۔

☆ انسانیت کی معراج یہ ہے کہ انسان سے محبت کی جائے، کسی غرض کے بغیر! لیکن آج کل محبت میں بھی خود غرضی شامل ہوگئی ہے اور اس کے بغیر آج کی محبت نامکمل ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ طنز، تنقید اور ضد سے ہم کبھی کسی کی اصلاح نہیں کر سکتے۔

☆ اپنے غصے پر قابو پالو قبل اس کے کہ غصہ تم پر قابو پالے۔

☆ وہ بات جو بنا پوچھے معلوم ہو جائے اس کا پوچھنا عزت میں کمی کا باعث بنتا ہے۔

☆ بے وقوف دوست بھلا کرنا چاہتا ہے مگر انجانے میں برا کر جاتا ہے۔

☆ غرور سے بچنے کے لئے اپنے سے کم مرتبہ لوگوں سے عزت سے پیش آؤ۔

☆ اگر کوئی تمہارا دل دکھائے تو برا مت مانا کیوں کہ ایسا ہوتا ہے کہ جس درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے لوگ اسے زیادہ پتھر مارتے ہیں۔

☆ نیند حقیقت کو خواب اور خواب کو حقیقت بناتی ہے۔

☆ نیند امیروں کو کم اور غریبوں کو زیادہ آتی ہے۔

☆ حسد! حاسد کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔

☆ وقت ایسا لمحہ ہے، جس میں ہر انسان کی تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔

☆ خاموشی ایک ایسا درخت ہے، جس پر کڑوا پھل نہیں لگتا۔

☆ جھوٹ ایک ایسا زہر ہے، جو شخصیت کو ختم کر دیتا ہے۔

☆ مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے، روح کی غذا اور دوستی کی کنجی ہے۔

☆ سب سے بڑی بہادری بدلہ نہ لینا ہے۔

☆ سب سے اچھی خیرات معاف کر دینا ہے۔

☆ خیرات دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

☆ تواضع سے درجہ بلند ہوتا ہے۔

☆ عبادت اس وقت مقدس ہوتی ہے جب نیت ٹھیک ہو۔

☆ جھوٹ بولنے والا شیطان کا دوست ہے۔

☆ علم انسان کی تیسری آنکھ ہے۔

☆ برے سلوک کا بہترین جواب اچھا سلوک ہے۔

☆ دنیا نہیں دیکھتی کہ ماضی میں تم کیا تھے بلکہ یہ دیکھتی ہے اب تم کیا ہو۔

☆ ذہانت ایک ایسا نادر پودا ہے جو محنت کے بغیر نہیں اُگتا۔

☆ مشکلات کا سامنا کرنے اور نقصانات اٹھانے کے بعد آدمی میں زیادہ دانائی پیدا ہو جاتی ہے۔

اقوال زرّیں

☆ انسان سمجھتا ہے کہ وہ دنیا کی طرف قدم بڑھا رہا ہے، مگر سوچنے پر یہ کھلتا ہے کہ موت کی سمت اس کے قدموں کا فاصلہ گھٹتا جا رہا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ دنیا صرف اسی کی ہے اور دنیا سے ہر دن ایک انچ اپنے اندر سے نکال کر موت کی وادی کی طرف دھکیل دیتی ہے، مگر یہ قدموں کے فاصلے کون گنتا ہے۔ یہاں تو صرف دوڑ ہے، ایک مسمریزم کی دوڑ، آگے اور بہتر ہے، بہتر پانے کی دوڑ۔ کیا کچھ گنوانا پڑتا ہے اس دوڑ میں۔ دل، آرزوئیں، تمنائیں، محبتیں، سبھی کچھ مگر کوئی خسارے سے پہلے کچھ سوچتا ہی کب ہے۔

☆ آج کل کے دور میں خلوص اور اپنائیت پکے ہوئے پھل کی طرح سب کی جھولی میں نہیں گرتے، انہیں حاصل کرنا پڑتا ہے، اپنے

رویوں سے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کو اہمیت اور محبت دیں تو انہیں حاصل کرنے سے پہلے دوسروں میں انہیں بانٹیں، اللہ آپ کی توقع سے بڑھ کر آپ کو نوازے گا۔

☆ بہترین انسان عمل سے پہچانا جاتا ہے ورنہ اچھی باتیں تو دیواروں پر بھی لکھی ہوتی ہیں۔

☆ کوئی بھی قوم قبیلہ یا برادری اچھی یا بری نہیں ہوتی، ہر انسان اپنی ذات کی حد تک اچھا یا برا ہوتا ہے۔

☆ دکھ میں کبھی پچھتاوے کے آنسو نہ بہاؤ، بلکہ یہ سوچو کہ تم وہ خوش نصیب ہو جسے اللہ نے آزمائش کے قابل سمجھا۔

☆ جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو، کیوں کہ سب نبیوں کی تعلیم یہی ہے اور خوشنودی خدا تعالیٰ کے حصول کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

☆ ایک اچھے دوست کی امید اس وقت کرو جب یہ بات جان لو کہ تمہارے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔

☆ انسان کا کردار صندل کے درخت جیسا ہونا چاہئے جو خود پر کلہاڑی کی ضرب کھا کر بھی کلہاڑی کو خوشبو سے مہکا دیتا ہے۔

گوہر نایاب

☆ زندگی میں مفاد کے لئے دوستی مت کرو ورنہ اکیلے رہ جاؤ گے۔

☆ گناہوں سے بچنا نیکیاں کمانے سے بدرجہ بہتر ہے۔

☆ عظیم ہے وہ انسان جو گرے ہوؤں کو سہارا دیتا ہے۔

☆ زبان اگرچہ تیر نہیں لیکن تیرے سے زیادہ زخمی کرتی ہے۔

☆ آپ کی ذرا سی بات دوسروں کو زخم بھی دے سکتی ہے اور مرہم بھی۔

☆ اپنا زخم اسے مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔

زاویۂ نگاہ

☆ جب عمر رفتہ کا غبار جھریوں میں ڈھل جاتا ہے تو یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ خوشیاں کہاں کہاں سجائی گئیں۔

☆ جتنا کسی کا ساتھ پرانا ہوتا اتنا ہی اس کی بے وفائی کے لئے تیار رہنا چاہئے کیوں کہ تبدیلی کائنات کا خمیر ہے۔

☆ محنت کے بغیر حق ایسے ملتا ہے جیسے مرنے کے بعد کفن ملتا ہے۔

☆ زخم ہمیشہ اسی سے ٹھیک ہوتے ہیں جو انہیں عنایت کرتا ہے لیکن کبھی کبھی تو یہ اس کے بس کی بھی بات رہتی۔

☆ لاحاصل محبت اور دیوانگی میں کچھ خاص فرق نہیں ہوتا، دونوں ہی جنون کی حدوں پر لے جاتی ہیں۔

☆ جب رابطے بہت بڑھ جاتے ہیں تو ہر رشتے سے ایسی صدائیں آتی ہیں جیسے اندھے کنوئیں کی سطح سے جا کر خالی ڈول ٹکرائے۔

☆ رشتے اپنائیت کے ہوں یا خلوص کے اتنے ہی نازک ہوتے ہیں جتنے آبگینے۔ ذرا سی ٹھیس لگی تو ٹوٹ گئے، بدگمانی نے سر اٹھایا تو چکنا چور ہو گئے، پھر ان پر کیسا فخر؟ کیسا مان؟

☆ نیک دل لوگ گائے کی مانند ہیں جو گھاس کھا کر دودھ دیتی ہے اور گناہ گار سانپ کی مانند ہیں جو دودھ پی کر بھی ڈس لیتے ہیں۔

☆ علم کے سمندر میں تیرنے والے بچوں کو کشتی مت بناؤ کہ تمہارے دھکیلنے ہی سے چلیں بلکہ اپنی ذاتی طاقت سے تیرنا سکھاؤ۔

☆ تعلیم سے زیادہ تادیب کا خیال رکھو، خام بنیاد پر عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔

☆ یاد رکھو، ہر روز کی تھوڑی تھوڑی واقفیت کے مجموعے کا نام علم ہے۔

☆ وہ شخص ہمیشہ بے فیض رہتا ہے جو اپنے استاد کی عظمت و بزرگی کا خیال نہیں رکھتا، جس سے ایک نقطہ بھی سیکھو، اس کی دل سے عزت کرو۔

☆ شک وشبہ اور تذبذب کی گنجائش جہالت کی تاریکی میں ہوتی ہے اور جہاں علم کی روشنی نمودار ہوتی ہے وہاں ہر چیز جیسی ہو ویسی نظر آجاتی ہے۔

بڑوں نے فرمایا

☆ برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت، افعال واعمال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ غرور سے آدمی کا دن ضائع ہو جاتا ہے اور ریا کاری سے رات۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ)

☆ بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔ (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ ملازم سے اپنا راز کہنا، اسے ملازم سے مالک بنالینا ہے۔
(ارسطو)

☆ جو شخص ہر وقت انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے، اس کے غم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔ (بوعلی سینا)

☆ نیک دل لوگ گائے کی مانند ہیں جو گھاس کھا کر دودھ دیتی ہے، جب کہ گناہ گار لوگ سانپ کی مانند ہوتے ہیں جو دودھ پی کر بھی ڈس لیتے ہیں۔

کچھ لفظ چنے ہیں

☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)

☆ تجربہ مفت میں ملنے والی چیز نہیں اس کے لئے وقت اور عمر گنوانی پڑتی ہے۔ (ٹیگور)

☆ طنز وہ آئینہ ہے جس میں دیکھنے والا اپنے سوا ہر کسی کا چہرہ دیکھتا ہے۔ (سوئفٹ)

☆ اپنے آپ پر اعتماد رکھنے والے فتح حاصل کرتے ہیں۔
(دل کاکس)

☆ خاموشی اور سوچ بڑی سے بڑی مشکل سمجھا دیتی ہے۔
(سقراط)

☆ جو شخص دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا، دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔
(حکیم بطلیموس)

☆ وقت کو آگے سے روکو اس کے پیچھے دوڑنا لاحاصل ہے۔
(فرینکلن)

مہکتی کلیوں کی خوشبو

☆ جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔

☆ خدا کی تلاش میں بھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں، دیکھنے کی نظر سے دیکھو، اللہ تمہاری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔

☆ خود اعتمادی منزل تک پہنچانے کی سب سے بڑی سیڑھی ہے۔

☆ اگر انسان اپنی قسمت خود بنا سکتا تو دنیا میں کوئی بدقسمت نہ ہوتا۔

☆ انسان کبھی بھی ناکام نہیں ہو سکتا بشرطیکہ وہ ہر ناکامی سے سبق حاصل کرے۔

روح انسانیت

☆ انسان کا انسان بن جانا اس کی فتح ہے۔

☆ سب سے بہتر خوشبو انسان کی نیک سیرت ہے۔

☆ انسان اگر اچھا ہو تو اسے دوست بھی اچھے ملتے ہیں۔

☆ امانت میں کبھی بھی خیانت نہ کرو۔

☆ انسان خود عظیم نہیں ہوتا بلکہ اس کا کردار عظیم ہوتا ہے۔
(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ غصے کی حالت میں انصاف کرنا مشکل ہے۔
(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے رب کو نہیں پہچانتا۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ ذلت کے بجائے تکلیف اٹھانا زیادہ بہتر ہے۔
(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

☆ انسان کی قدر و منزلت علم کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

☆ وہ آدمی خدا سے زیادہ قریب ہے جو سلام میں پہل کرے۔

☆ خوش کلامی میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ انسان سے تنہائی چھین لیتی ہے۔

بے کار ہیں

☆ وہ دل جس کے میں درد نہ ہو۔

☆ وہ قول میں جس میں صداقت نہ ہو۔

☆ وہ آنکھ جس میں خوف خدا کے آنسو نہ ہوں۔

☆ بے کار ہے وہ ہاتھ جو کسی کی مدد نہ کرے۔

☆ بے کار ہے وہ اولاد، جو فرمانبردار نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ مال، جس میں صدقہ وخیرات نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ دوست جس وفاداری نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ انسان جس میں انسانیت نہ ہو۔

مشاہدات

چاند: رات کا وہ خاموش مسافر ہے جو خود اندھیروں میں سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے لئے قدم قدم پر نور بکھیرتا ہے۔

تقدیر: ایک دھندلا ستارہ ہے۔

انتظار: بے قراری کا دوسرا نام ہے۔

آنسو: یہ کڑوے گھونٹ امید کے سہارے پینے پڑتے ہیں۔

احساس: ایک عظیم جذبہ ہے جس کی عظمت ومعراج انسانی بلندیوں کو چھوتی ہے۔

پیار: وہ جذبہ جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جاسکتی ہے۔

ہر لفظ ہے قیمتی بہت!

☆ جھنجھلاہٹ کا سب سے مؤثر علاج ایک دوست ہوتا ہے جس پر چیخنے چلانے کے بعد آپ اس کی گود میں سر رکھ کر روسکیں ڈھیر سارا۔

☆ دل پر دکھوں کی لہر آجائے تو خوشیاں بھی رخصت ہوجایا کرتی ہیں۔

☆ مایوسی ایک دھوپ ہے جو سخت سے سخت وجود کو بھی جلا کر راکھ کردیتی ہے۔

☆ دنیا میں سب سے خطرناک غصہ جوانی کا ہے۔

اے فانی انسان

☆ اے انسان تو سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گا، لیکن نہیں، بلکہ دنیا جلد ہی تیرا نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں ڈال دے گی۔

☆ والدین بہت روئیں گے بالآخر مایوس ہوکر بیٹھ جائیں گے۔

☆ دوست واحباب عزیز واقارب تجھے چند دنوں تک یاد کرکے بھول جائیں گے۔

☆ بیوی کچھ دن سوگوار رہے گی مگر چند روز بعد حالات کی تبدیلی اسے تازہ مشاغل میں الجھادے گی۔

☆ بچے بہت یاد کریں گے مگر آہستہ آہستہ ان کے ذہن سے تیرا نقش محو ہوجائے گا۔

☆ طوفان باد وباراں تیری قبر کی بلندی کو ہموار کرکے تیرا نام صفحہ ہستی سے مٹادیں گے۔

☆ صرف چند سال بعد تو ایک بھولے ہوئے خواب کی مانند ہوجائے گا۔

☆ اور پھر کچھ عرصہ بعد اس بات کو باور کرنا بھی مشکل ہوجائے گا کہ تو اس دنیا میں آیا بھی تھا، اس لئے دنیا کی فکر چھوڑ آخرت کی تیاری کر جہاں ابدی زندگی تیرا انتظار کررہی ہے۔

☆ آخرت کی اتنی فکر کر جتنا وہاں رہنا ہے۔

اقوال ایمرسن

☆ عقل کی حد ہوسکتی ہے لیکن بے عقلی کی کوئی حد نہیں۔

☆ اگر تم پختہ ارادہ کرلو تو پھر مشکل آسان ہوجائے گی۔

☆ صحت مند جسم سب سے بڑی نعمت ہے۔

☆ ہر نیک کام خود جگہ بنالیتا ہے۔

☆ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کتابوں کے مطالعہ نے انسان کے مستقبل کو سنوار دیا ہے۔

دوست اور دوستی

☆ دوستی ایک پاکیزہ جذبہ ہے جس کے اُجالے بڑے مقدس ہوتے ہیں۔

☆ دوستی کی لاج رکھنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کسی طوفان سے بچنا۔

☆ دوستی کی روشنی وہ روشنی ہے جس کی وجہ سے انسان غم کی تاریکیوں سے نکل آتا ہے۔

☆ دوستی اگر کی ہے تو اس کو نبھاؤ کیوں کہ دوستی نام ہے پیار کا اور اعتماد کے رشتے کا۔

☆ دوستوں کے ساتھ مخلص رہو، لیکن کبھی کبھی آزمالینا بھی دوستی کا

تقاضہ ہے۔

آٹھ خصلتیں

جو آٹھ قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ خصلتیں پیدا کردے گا۔

(۱) جو امیروں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں حرص پیدا کردے گا۔

(۲) جو فقیروں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں رضا پیدا کردے گا۔

(۳) جو بچوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں لہو ولعب پیدا کردے گا۔

(۴) جو عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں شہوات پیدا کردے گا۔

(۵) جو نیکوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں نیکی کرنے کی رغبت پیدا کردے گا۔

(۶) جو علماء کی صحبت میں بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کردے گا۔

(۷) جو فاسق کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں گناہ اور بھول پیدا کردے گا۔

(۸) جو خاموش کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی توجہ زیادہ کردے گا۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ اگر اپنے دوستوں میں عزت چاہتے ہو تو اپنے راز دل میں رکھو۔ ☆ اگر تمہیں زندگی سے محبت ہے تو وقت سے محبت کرو۔

☆ ہمیشہ مسکراتے رہو کیوں کہ ہماری مسکراہٹ کسی کے درد کا مداوا بن سکتی ہے۔

☆ انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے، شکل سے نہیں۔

☆ جو توقع تم دوسروں سے کرتے ہو پہلے خود دوسروں کی امیدوں پر پورے اترو۔

☆ وہ شخص بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔

سنہری باتیں

☆ انسان سب ہوتے ہیں لیکن انسانیت کسی کسی میں ہوتی ہے۔

☆ دشمن کو احسان سے مارو، نقصان سے نہیں۔

☆ سچائی ایک بہت بڑا درخت ہے اس کی کوئی حد نہیں۔

☆ مصیبت میں انسان کو بہت عقل پیدا ہوتی ہے۔

☆ غرور سے انسان پھول سکتا ہے پھیل نہیں سکتا ہے۔

☆ عبادت انسانی زندگی کا ایک ضروری جزء ہے۔

☆ پڑھنا سب جانتے ہیں لیکن کیا پڑھنا چاہئے یہ کوئی نہیں جانتا۔

☆ تعلیم ہمیں خوشی اور قابلیت بخشتی ہے۔

منتخب اشعار

دھوپ اور چھاؤں کے پیوند لگے ہیں مجھ میں
زخم دیتا ہے کوئی کوئی دعا دیتا ہے

☆

سر پہ سورج کی سواری مجھے منظور نہیں
اپنا قد دھوپ میں چھوٹا نظر آتا ہے

☆

ہاتھ میرے بھول بیٹھے دستکیں دینے کا فن
بند مجھ پر جب سے اس کے گھر کا دروازہ ہوا

☆

دیار فن میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھٹکنے کا حوصلہ رکھیو

☆

اک بار تجھے عقل نے چاہا تھا بھلانا
سو بار جنوں نے تیری تصویر دکھادی

☆

ایک ناتمام خواب مکمل نہ ہوسکا
آنے کو زندگی میں بہت انقلاب آئے

☆

امید کا سایہ ہے نہ رستہ نہ منزل
ہم کتنے اکیلے ہیں محبت کے سفر میں

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۰ برسوں سے بلا تفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۰ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب وملت سے اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ انسانیت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کرکے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر **01910100118**6 بینک **ICICI** (برانچ سہارنپور)

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد فون پر اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

یا اس فون پر ایس ایم ایس کردیں 09897916786 آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

اعلان کنندہ : (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

امداد روحانی

بذریعہ آیات ربانی

قسط نمبر: ۳۵

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (سورۂ ملک، سپارہ ۲۹)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو۔ وہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کارنامے انجام دے سکے تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

اگر کوئی شخص اس آیت کا ورد ۱۲۵ مرتبہ صبح شام رکھے تو اس کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں اور وہ ہمیشہ غیبی امداد سے سرشار رہے۔

اس آیت کا ورد طبیعت میں استحکام پیدا کرتا ہے اور اس آیت کا ورد کرنے والا مستقل مزاجی کی دولت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ ایک مقدار مقرر کر کے روزانہ اس آیت کا ورد رکھنا چاہئے۔

انسان کسی بھی مصیبت کا شکار ہو اس آیت کو ایک ہی نشست میں گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے، اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔ بعض بزرگوں کا فرمان یہ ہے، اس عمل کو لگاتار ۳ راتوں تک کرنا چاہئے۔

اس آیت کا نقش آفتوں سے نجات دلانے میں کسی مراد کو پورا کرانے میں اور طبیعت میں استحکام پیدا کرنے اور عمر میں خیر و برکت لانے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور نقش کی برکت سے اللہ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتی ہیں۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۹	۵۸۳	۵۸۰	۵۷۶
۵۸۱	۵۷۵	۵۷۰	۵۸۲
۵۷۴	۵۷۸	۵۸۵	۵۷۱
۵۸۴	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۹

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

تبارک الّذی	بیدہ الملک	وھو علی	کلّ شیء قدیر
۱۲۸	۹۷۴	۱۳۶۵	۱۳۱
۹۷۳	۱۲۵	۱۳۴	۱۳۶۶
۱۳۳	۱۳۶۷	۹۷۲	۱۲۶

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۷۳	۷۶۵	۷۷۰
۷۶۷	۷۶۹	۷۷۲
۷۶۸	۷۷۴	۷۶۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن

یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷۲	۵۷۸	۵۷۵	۵۸۳
۵۸۴	۵۷۴	۵۸۱	۵۶۹
۵۷۹	۵۷۱	۵۸۲	۵۷۶
۵۷۳	۵۸۵	۵۷۰	۵۸۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۶۶	۷۷۲	۷۷۱
۷۷۴	۷۶۹	۷۶۵
۷۶۸	۷۶۷	۷۷۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۳	۵۶۹	۵۷۷	۵۸۰
۵۷۶	۵۸۱	۵۸۲	۵۷۰
۵۷۸	۵۷۳	۵۷۱	۵۸۵
۵۷۲	۵۸۴	۵۷۹	۵۷۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۷۰	۷۷۲	۷۶۶
۷۶۵	۷۶۹	۷۷۴
۷۷۳	۷۶۷	۷۶۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷۹	۵۷۳	۵۷۲	۵۸۴
۵۷۱	۵۸۵	۵۷۸	۵۷۴
۵۸۲	۵۷۰	۵۷۶	۵۸۱
۵۷۷	۵۸۰	۵۸۳	۵۶۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۶۸	۷۷۴	۷۶۶
۷۶۷	۷۶۹	۷۷۲
۷۷۳	۷۶۵	۷۷۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی افادیت دگنی ہو جائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ○

(ایضاً)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سفر پر روانہ ہوتے وقت اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے تو وہ ساتھ خیر وعافیت کے

سفر سے واپس آئے اور دوران سفر میں ہر طرح کی آفت اور مصیبت سے محفوظ رہے۔

اس آیت کا ورد کرنے سے ناگہانی آفت اور حادثات سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

اگر کوئی شخص صبح شام سو مرتبہ اس آیت کا ورد کرلے تو وہ مہلک امراض سے اور آسمانی آفتوں سے محفوظ رہے اور اس کے راستے کی تمام رکاوٹیں بفضل رب العالمین دور ہوجائیں۔

اس آیت کا نقش دوران سفر اور دوران حضر ہر طرح کی آفتوں، مصیبتوں اور مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ پھر بھی کسی بیماری میں کوئی مبتلا ہوجائے تو اس آیت کا نقش بیماری سے نجات دلانے میں بڑا موئثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۱	۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۱۳
۱۱۲۶	۱۱۱۴	۱۱۲۰	۱۱۲۵
۱۱۱۵	۱۱۲۹	۱۱۲۲	۱۱۱۹
۱۱۲۳	۱۱۱۸	۱۱۱۶	۱۱۲۸

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَاِلَیْهِ النُّشُوْر	وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ	ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا	هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
۱۳۰۳	۱۹۷۸	۶۳۸	۳۶۶
۱۹۷۹	۱۳۰۶	۳۶۳	۶۳۷
۳۶۴	۶۳۶	۱۹۸۰	۱۳۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۶	۱۳۹۱	۱۳۹۸
۱۳۹۷	۱۳۹۵	۱۳۹۳
۱۳۹۲	۱۳۹۹	۱۳۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۱۶	۱۱۲۲	۱۱۲۰	۱۱۲۷
۱۱۲۸	۱۱۱۹	۱۱۲۵	۱۱۱۳
۱۱۲۳	۱۱۱۵	۱۱۲۶	۱۱۲۱
۱۱۱۸	۱۱۲۹	۱۱۱۴	۱۱۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۲	۱۳۹۷	۱۳۹۶
۱۳۹۹	۱۳۹۵	۱۳۹۱
۱۳۹۴	۱۳۹۳	۱۳۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۷	۱۱۱۳	۱۱۳۱	۱۱۲۴
۱۱۳۰	۱۱۲۵	۱۱۲۶	۱۱۱۴
۱۱۲۲	۱۱۱۹	۱۱۱۵	۱۱۲۹
۱۱۱۶	۱۱۲۸	۱۱۲۳	۱۱۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۶	۱۳۹۷	۱۳۹۲
۱۳۹۱	۱۳۹۵	۱۳۹۹
۱۳۹۸	۱۳۹۳	۱۳۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ج، غ، ریا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۳	۱۱۱۸	۱۱۱۶	۱۱۲۸
۱۱۱۵	۱۱۲۹	۱۱۲۲	۱۱۱۹
۱۱۲۶	۱۱۱۴	۱۱۳۰	۱۱۲۵
۱۱۳۱	۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۱۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۴	۱۳۹۹	۱۳۹۲
۱۳۹۳	۱۳۹۵	۱۳۹۷
۱۳۹۸	۱۳۹۱	۱۳۹۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ (باقی آئندہ)

ممبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگربتی اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس پتے پر حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
PHON N0. 09773406417

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ گرانی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست ٹھہری ہوئی ہے، ان اثرات کو بآسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/60 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ فوراً رابطہ قائم کریں۔ ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں۔

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

محبت کے لئے مجرب عمل

عبد اللطیف دامانی

یہ عمل نہ صرف خاوند بیوی کے لئے استعمال ہوتا ہے بلکہ ایسے فریقین جن میں سخت نفرت اور نا چاقی ہو۔ اس کے علاوہ یہ حصول رشتہ کے خواہش رکھنے والے حضرات بھی اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتے ہیں۔

حب کا عمل نایاب ہے۔ بے شمار لوگ تسخیر کے لئے پریشان پھرتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ تسخیر اور اکسیر (کیمیا) دو مترادف جملے ہیں۔ دو معدوم صفت ہیں لیکن باوجود معدومیت کے ہم ان کو اسم بامسمیٰ نہیں کہہ سکتے، اکسیر ہے اور ضرور ہے۔ تسخیر ہے اور ضرور ہے لیکن سستی نہیں جتنی عوام سمجھتے ہیں۔ جن خوش نصیب شخصوں نے اکسیر یا تسخیر کو پالیا وہ خوش قسمت اصحاب ہیں لیکن آپ ان کے نزدیک جاکر ٹٹولیں تو آپ کو حقیقت کا علم ہو جائے گا کہ انہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خاک میں ملادیا جب خود خاک ہو گئے تو اکسیر ہاتھ آئی۔ جب خود اسیر ہو گئے تو تسخیر ملی لیکن کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کو راستہ چلتے اکسیر اور گھر بیٹھے تسخیر مل جاتی ہے۔

خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
جو آگ لینے کو جائیں پیغمبری مل جائے

خداوند تعالیٰ کے ہاتھوں میں طاقت اور قوت ہے غلاموں کو بادشاہ ایک منٹ میں بنا دیتا ہے اور ایک منٹ میں بادشاہوں کو گدا کر بنا دیتا ہے۔ اس کے کاموں میں کسی کو دخل نہیں ہے۔ حب کا عمل پیش کر رہا ہوں۔ از روئے علم جس قدر بہترین علم ہے کہ بیان سے باہر ہے ہزاروں عمل حب ایک طرف اور یہ عمل ایک طرف۔ آپ نے قانون کے مطابق عمل کیا تو آپ علم کے قائل ہو جائیں گے۔ اس عمل میں مکرر مربع سے کام لیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے مکرر مربع پیش کرتا ہوں تاکہ مکرر مربع آپ کے ذہن میں آجائے۔ بعد میں عمل کی وضاحت کروں گا۔

مکرر مربع

۸ ۸	۱۱ ۱۱	۱۴ ۱۴	۱ ۱
۱۳ ۱۳	۲ ۲	۷ ۷	۱۲ ۱۲
۳ ۳	۱۶ ۱۶	۹ ۹	۶ ۶
۱۰ ۱۰	۵ ۵	۴ ۴	۱۵ ۱۵

مکرر مربع، مکرر مربع کو پر کرنے کا عمل

مکرر مربع کو پر کرنے کا عمل یہ ہے کہ طالب معہ والدہ کے اعداد میں ۱۰۳۳ر کا اضافہ کریں۔ یعنی جمع کریں کل میزان میں سے ۴۰ر عدد کم کریں۔ بقایا کو ۳۴ر پر تقسیم کریں۔ خارج قسمت کو پہلے خانہ میں۔ باقی خانوں میں دو کا اضافہ کرتے جائیں۔ پہلا مربع اس ترتیب سے پر کریں۔

مثال کے طور پر خارج قسمت ۱۲ر ہیں تو خانہ نمبر ایک میں ۱۲ر لکھیں۔ خانہ نمبر ۲ر میں ۱۴ر لکھیں اور خانہ نمبر ۳ر میں ۱۶ر لکھیں۔ علیٰ ہذا القیاس دو دو کا اضافہ کرکے مربع اول پر کریں اور اس طرح مربع نمبر ۲ر کو پر کرنا ہے۔

دوسرا مربع مطلوب کا					پہلا مربع طالب کا			
۱۹	۲۲	۲۵	۱۲		۲۶	۳۲	۳۸	۱۲
۲۴	۱۳	۱۸	۲۳		۳۶	۱۴	۲۴	۳۴
۱۴	۲۷	۲۰	۱۷		۱۶	۴۲	۲۸	۲۲
۲۱	۱۶	۱۵	۲۶		۳۰	۲۰	۱۸	۴۰

اسم مطلوب معہ والدہ کے اعداد حاصل کرکے ۱۰۷۸ کا اضافہ کریں یعنی جمع کریں اور کل میزان میں ۹۰ر عدد تفریق کریں بقایا کو ۳۴ر پر تقسیم کریں اور خارج قسمت کو پہلا خانہ میں درج کرکے ایک ایک کا اضافہ کرتے جائیں۔ اگر باقی کسر ایک رہے تو خانہ نمبر ۱۳ر اگر باقی دو بچیں تو خانہ نمبر ۹ر میں ایک کا اضافہ کریں۔ اگر باقی تین بچیں تو خانہ نمبر ۵ میں ایک کا اضافہ کرکے خانہ پوری کریں۔ اب میں مثال پیش کرتا ہوں۔

نام طالب مع والدہ زید بن حلیمہ کے اعداد	۱۳۴۲
قانون کے اعداد	۱۰۳۳
	۲۳۷۵
قانون (-)	۶۰
	۲۳۱۵
بقایا	۲۳۱۵

تقسیم	۴
حاصل	۶۰۳
نام مطلوب مع والدہ احمد بن ہندہ	۳۱۰۹
قانون عدد (+)	۱۰۷۸
کل میزان	۳۱۸۷
قانون کے اعداد (-)	۳۰
	۳۱۵۷
تقسیم	۴
حاصل	۷۸۹

احمد بن ہندہ					زید بن حلیمہ			
۸۰۳	۸۰۹	۸۱۲	۷۸۹		۶۱۷	۶۲۳	۶۳۰	۶۰۳
۸۱۴	۷۹۱	۸۰۱	۸۱۱		۶۲۸	۶۰۵	۶۱۵	۶۲۵
۷۹۳	۸۲۰	۸۰۵	۷۹۹		۶۰۷	۶۳۳	۶۱۹	۶۱۳
۸۰۷	۷۹۷	۷۹۵	۸۱۸		۶۲۱	۶۱۱	۶۰۹	۶۳۲

اب میں دوسرا مربع بناتا ہوں، مگر یاد رہے کہ دوہرے مربع میں اوپر والا حصہ طالب کا اور نیچے والا مطلوب کے اعداد کا ہوگا۔ اسے مربع مکرر کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

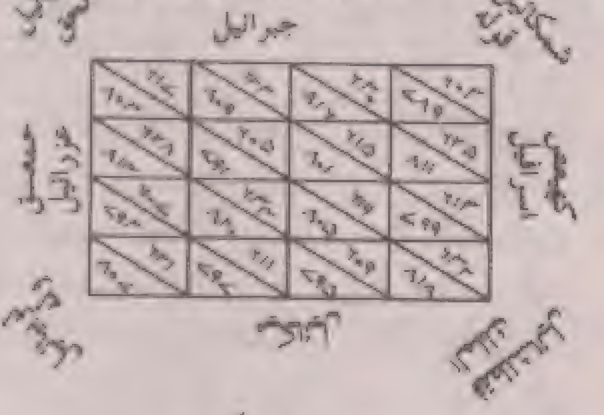

طریقہ عمل

عروج ماہ طالع وقت ذوجسدین میں پہلی جمعرات کو بعد وقت مغرب اور نماز عشاء سے قبل باوضو قبلہ منہ کر کے زعفران سے ایک مربع نقش پر کریں اور پاک کپڑے میں لپیٹ کر بتی بنائیں اور خوشبو دار تیل میں اسے جلائیں اور خود اس بتی کے سامنے یہ پڑھتے رہیں۔ یا اللہ جس طرح یہ بتی جل رہی ہے اسی طرح فلاں بن فلاں کا دل فلاں بن فلاں کی محبت میں جلے۔ بحق یا ودود یا ودود۔ اس کے پڑھنے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے تاہم سو سے کم نہ پڑھیں۔ زیادہ پڑھنا بہتر ہے۔ جب بتی تمام جل جائے تو عمل ختم ہوا۔ تصور ضرور رکھیں۔ اس کی بڑی طاقت ہے۔

اس طرح روزانہ ۱۶ روز تک اس عمل کو کرنا ہے۔ نقش روزانہ لکھا کریں یا اکٹھے ۱۶ نقش لکھ کر رکھ لیں۔ روزانہ ایک جلاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران مطلوب کے دل میں آتش محبت بھڑک اٹھے گی مگر آپ نے ۱۶ روز عمل مکمل کرنا ہے۔ یہ عمل جلالی ہے احتیاط ضروری ہے۔ رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ عمل کو راز میں رکھیں ہمارے لئے اور ادارہ کے لئے دعا خیر ضرور کریں۔

اقوال زریں

□ ہر آدمی اپنے گزشتہ کل کو کھو چکا ہے، کامیاب انسان وہ ہے جو اپنے آج کو نہ کھوئے۔

☆☆☆☆☆

□ انسانی وجود ایک چکی کے مانند ہے جس میں گیہوں پیسا جائے تو آٹا ہو اور خالی چلائی جائے تو خود اس کا نقصان ہو۔

☆☆☆☆☆

□ کامیابی کا زینہ بہت سی ناکامیوں کی سیڑھیوں سے بنا ہے۔

☆☆☆☆☆

□ خدائے وحدہ لاشریک ہر ایک پرندے کو خوراک دیتا ہے، لیکن خوراک ان کے گھونسلوں میں نہیں پھینکتا۔

☆☆☆☆☆

□ اے نادان! اگر تو گناہ کرنے پر آمادہ ہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

□ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے مالک حقیقی کو نہیں پہچانتا۔

☆☆☆☆☆

□ سچا دوست وہ ہے جو اپنے دوست کو اس کے عیوب سے آگاہ کرے۔

☆☆☆☆☆

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

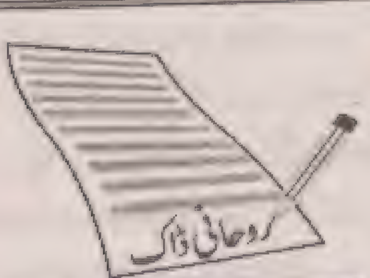

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زندگی کے پیچ وتاب

سوال از: محمد محسن احمد صدیقی ــــــــــــ حیدرآباد

خدا آپ کی عمر دراز کرے اور خلق خدا آپ کے علم سے فائدہ اٹھاتی رہے۔ عرض خدمت یہ ہے کہ میں بہت پریشان آدمی ہوں، خدارا رہنمائی فرمائیں۔ خدا آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

مولانا صاحب اگر اس خط کو آپ اپنے رسالہ طلسماتی دنیا میں جگہ دیں تو مشکور ہوں گا۔ مولانا صاحب میرے سامنے کچھ ایسی پریشانی ہے جن کی وجہ سے میں سکون کی زندگی سے محروم ہوں۔

میرا پورا نام یہ ہے۔ محمد محسن احمد صدیقی، عرفیت نواز ہے۔ والدہ مرحومہ کا نام صالحہ بیگم ہے۔ تاریخ پیدائش ممبئی میں ہوئی، صبح کا وقت ہے۔ ۱۹۸۶ء۔۵۔۲۲ اور اسکول کی سند پر ۸۹۔۶۔۱۰ ہے۔ نام کی بھی ایک کہانی ہے، پہلے نواز رکھا تھا، اس کے بعد محسن رکھا، اس کے بعد احمد صدیقی کا اضافہ کر کے پورا نام محمد محسن احمد صدیقی ہو گیا۔ لیکن میں محمد احمد رکھ لینا چاہتا ہوں، یہ اب کیسے ہو گا معلوم نہیں۔ خیر میں بچپن میں موٹر مکینک کا کام سیکھنے لگا تھا، اسی دوران میں بچپن میں ہی ایک باؤلی سے پانی سے لینے گیا تھا۔ ایک مرشد نے کہا تھا کہ وہی سے میں متاثر ہو گیا، مجھے ڈر لگا کہ مجھے بھوت لگ گیا ہے اور اب تک وہ میرے جسم کی ہر نس ورگ وپے میں خون میں سما گیا ہے اور میرا ستارہ کمزور ہے، اس لئے شیطان، جن بھوت کا اثر مجھ پر ہو جاتا ہے۔ بعض وقت میرا دل دماغ کام نہیں کرتا، بہت کمزور ہو جاتا ہوں، ہاتھ پاؤں اور جسم میں کچھ دم نہیں رہتا، پاؤں گھٹنے سے لے کر نیچے تک ہمیشہ درد رہتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی بہت درد رہتا ہے۔ مجھے احتلام بھی ہوتا رہتا ہے، نہ میں گندے خیالات رکھتا ہوں، نہ خواہش بلکہ میں شادی شدہ ہوں، اتنا کمزوری محسوس کرتا ہوں کہ بیوی کے پاس جانے کے لئے بھی ڈر لگتا ہے، مجھے ایک لڑکا ہے، میری بیوی کا نام عالیہ بیگم ہے اور ان کی ماں کا نام بی بی جان ہے، ان کی تاریخ پیدائش ۱۹۸۶ء۔۹۔۳۰ اور لڑکے کا نام محمد ارسلان صدیقی ہے، ان کی تاریخ پیدائش ۲۰۱۱ء۔۲۔۲۵ جمعہ کے دن ہوئی۔

بعض وقت مولانا صاحب میرے دل میں خودکشی کر لیتا دل میں آتا ہے، مگر حرام موت مرنا نہیں ہے کہہ کر ڈھارس باندھ لیتا ہوں، کئی بار تنہائی میں رو لیتا ہوں، کیسی زندگی ہے میری۔ کام بھی بہت مشکل سے کر پاتا ہوں۔ میرے والد صاحب کا کچھ ہی دن ہوئے بائی پاس سرجری ہوئی ہارٹ اٹیک ہوا تھا، گھر میں کمائی کا ذریعہ میری کمائی پر ہے، ایک بہن ہے اس کی ذمہ داری بھی میرے کندھوں پر ہے،

میری بہن کا نام افشا جبیں ہے۔ تاریخ پیدائش ہے جمعہ کے دن ۱۹۹۰ء۔۶۔۲، ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ ہے۔

میرے نام کا اسم اعظم کیا ہے؟ اور میرے نام کے مطابق کونسا عمل صحیح رہے گا، میرا لکی نمبر کیا ہے؟ پیدائش کا مفرد عدد بھی بتایئے؟ میرا لکی دن کونسا ہے؟ اور مبارک نگینہ کون سا ہے؟ میرا ستارہ برج، نام کے عدد، مرکب عدد، مجموعی عدد، دشمن عدد، حملہ آور ہونے والی بیماریاں، ان سے نجات کا حاصل، مبارک رنگ، مبارک نگینہ، میری شخصیت کے بارے

میں روشنی ڈالئے اور میرا علاج کیسے کرنا ہے۔

میری بہن کا اسم اعظم کونسا ہے؟ اور مبارک دن اور مبارک نگینہ کونسا ہے؟ میری بہن کا لکی دن اور لکی نمبر کیا ہے؟ اور مبارک رنگ، نام کا مفرد عدد اور مرکب عدد کیا ہے؟ اس طرح میری بیوی اور بچہ ارسلان کا بھی بتایئے، مولانا صاحب مہربانی ہوگی۔

مولانا صاحب آپ سے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہوں، درخواست کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ میرا علاج کریں اور پھر آپ جیسا مناسب سمجھیں مجھے بتائیں، لیکن میں چاہتا ہوں آپ علاج کریں تو شاید میرا علاج ہو جائے گا، اگر میں خودکشی کرنے لگوں تو میرا کیا ہوگا۔ شاگرد کے لئے استاد کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح مریض کے لئے ڈاکٹر کی بھی ہوتی ہے، اس لئے آپ سے استدعا ہے میری درخواست پر غور کریں اور حکم کریں۔

مولانا صاحب میرے علاج کے لئے کئی درگاہوں پر بھی حاضری دی ہے ان میں نیلور کی درگاہ نائب رسول کی مشہور درگاہ جہاں پر کئی لوگ فاتحہ مغرب کے بعد جھومتے ہیں اور اپنی اپنی باتیں کہتے ہیں۔ میں نے ۲۵ چکر لگائے، کچھ نہیں ہوا، لوگ تو کہتے ہیں صرف تین چکر میں آسیب شیطان پکڑ میں آجاتا ہے، اس کے بعد سید علی میرا داتا پر بھی حاضری دی۔ یہاں پر بھی لوگوں کا علاج ہوتا ہے، مگر میرا کچھ نہیں ہوا ہے، کسی مرشد نے کہا ہے کہ تمہارے جسم کے اندر وہ آسیب رچ بس گیا ہے، خون میں مل گیا ہے، اس کو نکالنا بہت مشکل ہے۔

مولانا صاحب کیا میرا علاج نہیں ہوسکتا، میری زندگی ان تکلیفوں سے ہوتے گزر جائے گی۔ میں آپ سے بہت امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی رحم فرما کر جواب سے سرفراز کریں، شمارہ میں بھی شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی واقف ہوسکیں۔

امید کرتا ہوں میری گزارش پر غور فرمائیں گے۔

جواب

آپ نے اپنی زندگی اور اپنی شخصیت کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کے لئے طویل ترین خط لکھا ہے۔ بے پناہ مصروفیت کی بنا پر طویل خطوں کا پڑھنا ہمارے لئے بہت مشکل ہوتا ہے، اس لئے اکثر خط طوالت کی وجہ سے نظرانداز کردیئے جاتے ہیں۔ لیکن آپ کی قسمت اچھی ہے کہ طوالت کے باوجود آپ کے خط کا جواب دینے کی ہم نے ٹھان لی ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ہم آپ کے خط کا جواب تشفی بخش دیں گے۔ اور آپ کی الجھی ہوئی گتھیاں سلجھانے کی کوشش کریں گے۔

ہم آپ کی جرأت کی داد دیتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ آپ نے یہ طویل خط لکھا بلکہ آپ نے اس بات کی فرمائش بھی کی کہ ہم اس خط کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں اور اسے حسن قسمت نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے کہ آپ کے خط کا جواب آج ہم برائے طلسماتی دنیا دے رہے ہیں۔ جب خط طویل ہے تو ظاہر ہے کہ جواب بھی طویل ہی ہوگا، کیونکہ خط کے ایک ایک جزء پر روشنی ڈالنے کے لئے ہمیں تفصیل میں جانا ہوگا جو طوالت کا باعث بنے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ بلکہ روحانی ڈاک کے دوسرے قارئین بھی ہمارے جواب کی تفصیلات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے اور ہمارے جواب کا پھیلاؤ ہرگز ہرگز بے مزہ ثابت نہیں ہوگا۔

آپ نے اپنے خط کی شروعات اس جملے سے کی ہے کہ آپ سکونِ زندگی سے محروم ہیں، سکون زندگی ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی متعین کرنا بہت مشکل ہے۔ سکون اگر ملتا ہو تو غربت و افلاس کے دور میں بھی مل جاتا ہے اور اگر نہ ملتا ہو تو عیش و عشرت کے لمحات میں بھی میسر نہیں آتا۔ ہم نے اپنے اردگرد ایسے بے شمار لوگوں کو دیکھا ہے کہ جن کے پاس خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے، دولت کی ریل پیل ہے، خوبصورت اور محبت کرنے والی بیوی ہے، بینک بیلنس، گاڑی، جائیداد اور سونا چاندی وغیرہ بھی کچھ موجود ہے، لیکن پھر بھی وہ اس سکون کو ترستے ہیں جو انسان کا پیدائشی حق ہے اور جس کے بغیر انسان کی زندگی کیف میں بھی بے کیف نظر آتی ہے اور دولتوں کے ڈھیر پر کھڑا ہو کر بھی انسان مضطرب اور مشتعل ہی دکھائی دیتا ہے اور اسے سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کسی پل قرار نہیں آتا۔

"سکون" بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی سکون کا ایک بھائی "اطمینان" ہے وہ بھی اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں میں سے ایک ہے۔ یہ دونوں نعمتیں اگر دنیا میں جس کو نصیب ہو جائیں اس کی خوش نصیبی کا کوئی ٹھکانہ نہیں، لیکن یہ دونوں نعمتیں بہت ہی مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور بہت ہی مشکل سے کسی گھر میں ٹھہر پاتی ہیں، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ غربت وافلاس کے دور میں پرسکون رہتے ہیں اور جب اللہ انہیں چھپر پھاڑ کر

دینے لگتا ہے تو ان کا سکون اور اطمینان کافور بن کر اڑ جاتا ہے اور وہ تر دامن ہوتے ہوئے تہی دامن نظر آنے لگتے ہیں۔

بقول شاعر۔

جو مطمئن تھے بہت مفلسی کی بانہوں میں
سکوں نہ پاسکے وہ عیش کی پناہوں میں

سچ تو یہ ہے کہ سکون انسان کو نہ غربت میں ملتا ہے اور نہ ہی دولت مندی میں۔ دراصل سکون وہ نعمت خداوندی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم نے اس دنیا میں بہت سے غریبوں کو بھی مضطرب اور پریشان دیکھا ہے اور بہت سے سرمایہ دار قسم کے لوگ ہمیں پرسکون اور مطمئن نظر آتے ہیں، لیکن یہ بات مسلم ہے کہ اگر انسان کو سکون دل میسر نہ ہو تو وہ ہر نعمت سے سرشار ہوتے ہوئے بھی مضطرب اور منتشر نظر آتے ہیں اور سب کچھ ہوتے ہوئے بھی قابل رحم محسوس ہونے لگتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا.

بابرکت ہے وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے تمہاری بیوی کی تخلیق کی تاکہ تم اس کے پاس سکون حاصل کرسکو۔

قرآن حکیم کی اس آیت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ بیوی انسان کے لئے ذریعہ سکون بنتی ہے اور شادی انسان اسی لئے کرتا ہے کہ اسے دولت سکون حاصل ہو اور اس کی نسل کا سلسلہ جاری وساری رہے۔ بیوی گھر کی نگراں ہوتی ہے، اچھی بیوی جس گھر میں ہوگی وہاں محبت بھی ہوگی اور سکون بھی۔ سکون کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ دولت اطمینان سے بھی بہرہ ور رہتے ہیں اور یہ دولت اطمینان انسان کو ذکر خداوندی سے عطا ہوتی ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. بہرحال سکون اور اطمینان ایسی دو نعمتیں ہیں جو ہر انسان کے لئے ضروری ہیں، کوئی بھی انسان اگر ان دولتوں میں سے کسی ایک دولت سے بھی محروم ہو تو وہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پراگندہ رہے گا اور انتشار حیات کی بنا پر موت کو زندگی پر ترجیح دے گا۔

آیئے ہم اس بات پر روشنی ڈالیں کہ آپ اس سکون واطمینان سے کیوں محروم ہوئے وہ کونسے اسباب ہیں جنہوں نے آپ کی خوشیوں کو پامال کیا اور وہ کونسی وجوہات ہیں کہ جن کی وجہ سے رنج والم آپ کے گلے کا طوق بن کر رہ گئے۔

آپ کا نام محمد محسن احمد صدیقی، عرف نواز ہے۔ یہ نام آپ کو آپ کے بڑوں کی طرف سے قسطوں میں ملا ہے، پہلے نواز رکھا گیا، اس کے بعد محسن رکھا گیا، اب پر بھی چین نہیں پڑا تو اس میں احمد صدیقی کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ آپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ نام کے ساتھ محمد کی وابستگی کب سے ہوئی، کیوں کہ آپ نے اپنا پورا نام محمد محسن احمد عرف نواز بتایا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۲۲ مئی ۱۹۸۶ء ہے، لیکن اسکول کی سند پر ۱۰ رجون ۱۹۸۹ء درج ہے۔ گویا کہ ان دونوں تاریخوں میں تین سال کا فرق ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب کوئی بچہ اسکول میں داخلے کے لئے جاتا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش ماں باپ کچھ سے کچھ لکھوا دیتے ہیں لیکن آپ کی تاریخ پیدائش داخلہ فارم پر نہیں بدلی، بلکہ وہ اس سند پر جاکر بدلی گئی جو انسان کو تعلیم کے اختتام پر ملتی ہے۔ یہ تاریخ سند پر کیسے بدلی گئی کیوں کہ داخلہ فارم پر جو تاریخ درج ہوتی ہے وہی آخر تک ریکارڈ میں چلتی رہتی ہے، پھر اس میں تبدیلی کیسے ہوئی آپ نے اس کی کوئی وضاحت نہیں کی۔

آپ کی اصل تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے اور جو تاریخ پیدائش سند پر پڑی ہوئی ہے اس کا مفرد عدد ۷ ہے۔ یہ دونوں عدد اگرچہ ایک دوسرے سے نہیں ٹکراتے لیکن دونوں کے مزاج میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان دونوں تاریخ پیدائش کے حساب سے تاریخ پیدائش کے چارٹ یہ بنیں گے۔ پہلا چارٹ

۸۶ء

	۶	۹
۲۲	۵	۸
۱		

دوسرا چارٹ

۸۶ء

	۶	۹۹
		۸ ۰
۱۱		

یہ دونوں چارٹ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اور دونوں چارٹ آپ کے مزاج پر الگ الگ انداز سے اثر انداز ہیں۔ اس لئے ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی صحیح تاریخ پیدائش کو یاد رکھے اور ہر ماں باپ کی ذمہ داری ہے وہ اپنے بچوں کی پیدائش کے وقت صحیح تاریخ پیدائش اور صحیح وقت پیدائش یاد رکھیں، کیوں کہ تاریخ پیدائش انسان کے حالات پر تمام زندگی اثر انداز ہوتے ہیں۔ آپ کے نام کی صورت حال یہ ہے آپ کا نام نواز رکھا گیا، جس کا مفرد عدد ایک ہے۔ اس کے بعد آپ کا نام محسن رکھا گیا۔ جس کا عدد ۵ ہے۔ اس کے بعد اس میں احمد صدیقی کا اضافہ کیا گیا، ان اضافی کلمات کے بعد نام کا مفرد عدد ۲ ہو گیا، پھر آپ نے اس میں محمد بھی لگا دیا تو آپ کا مفرد عدد ۳ ہو گیا۔ اس میں صدیقی کے اضافے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، صدیقی اس خاندان کو کہا جاتا ہے جن کا سلسلہ نسب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہو۔ اگر صدیقی کا انتساب اس وجہ سے کیا گیا ہے تو اس کے اعداد جو ۲۱۴ بنتے ہیں شامل نہیں ہوں گے، اگر ایسے ہی جوڑ دیا گیا ہے تو یہ اعداد بھی نام کے اعداد میں شامل ہو جائیں گے۔

آپ کی خواہش یہ ہے کہ آپ کا نام محمد احمد رہے تو اس کا مفرد عدد ایک بنتا ہے۔ اس تفصیل کے حساب سے آپ کے نام نے آپ پر بہت ستم ڈھائے ہیں، اب اگر آپ اپنا نام "محمد احمد" رکھ لیں گے تو پھر یہ کارروائی ستم بالائے ستم بن جائے گی اور آپ کی زندگی میں نشیب و فراز اتنے پیدا ہو جائیں گے کہ ان سے پیچھا چھڑانا ناممکن ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ایک کا عدد آپ کی کسی بھی تاریخ پیدائش سے وہ اصلی ہو یا نقلی میل نہیں کھاتا، دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ذاتی نام رکھ لینا ادب کے خلاف ہے، کیوں کہ نام کے ساتھ محمد اور احمد برائے تبرک لگایا جاتا ہے اور پھر یہ تبرک عددی طور پر نام کا جزء بھی بن جاتا ہے، لیکن تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ جب یہ دونوں نام ایک ہی شخص کے ہوں تو پھر زندگی میں بہت سی اونچ نیچ پیدا ہوتی ہے اور انسان سکون زندگی سے محروم رہتا ہے اور عجیب طرح کے انتشار اور افراتفری اس کی زندگی میں مچی رہتی ہے۔

اگر آپ اپنا نام "محمد محسن احمد" مان لیں تو پھر یہ سمجھئے کہ آپ کے نام کے تین جزء ہیں، پہلا جزء محمد، دوسرا جزء محسن، اور تیسرا جزء احمد۔ یہ تینوں جزء حرف آتشی سے شروع ہوتے ہیں، اس لئے آپ کو غصہ حد سے زیادہ ہونا چاہئے۔ آپ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر بھڑک اٹھتے ہوں گے اور آگ بگولہ ہو جاتے ہوں گے اور آپ کی یہ جھلاہٹ اور مزاج کی یہ گرما گرمی آپ کے لئے نئے نئے مسائل پیدا کرتی ہوگی، آپ کے اس نام کا مفرد عدد ۶ ہے، آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کا عدد بھی ۶ ہے۔ اس لئے یہی نام آپ کے لئے موزوں ہے، عرفیت نواز کا عدد ایک ہے اور یہ عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے اس عرفیت کو ہمیشہ کے لئے اگر آپ نظر انداز کر دیں تو بہتر ہے۔

آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ نام کی مناسبت سے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، اور ۲۴ ہیں۔ اپنے خاص کاموں کی شروعات آپ ہمیشہ ان ہی تاریخوں میں کیا کریں اور اس بات کی کوشش کریں کہ ان تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں بدھ پڑ رہا ہو، پیر کا دن آپ کے لئے مبارک نہیں ہے اور مہینے کی ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ تاریخیں بھی آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں، ان تاریخوں میں کسی بھی اہم کام کی شروعات سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا اور آپ کا سفینۂ مراد بیچ دریا کے جا کر ڈوب جائے گا۔

پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے حسب گنجائش کسی پتھر کا استعمال کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی اور بفضل ایزدی ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا، آپ کی خوش بختی کا عدد ۵ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے خاص اہمیت کی حامل ہیں، آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ کا عدد آپ کے لئے بہت زیادہ مبارک ثابت ہوگا، اس عدد کی شخصیتیں اور چیزیں آپ کو بطور خاص فائدہ پہنچائیں گی اور آپ کے لئے لطف اندوز بھی ثابت ہوں گی۔

ماہ اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھا کریں، کیوں کہ ان مہینوں میں کوئی بھی موذی بیماری آپ پر حملہ آور ہو سکتی ہے، جو غذائیں آپ کو فائدہ پہنچائیں گی وہ یہ ہیں۔ پالک، خربوزہ، تربوز، انار، سیب، خوبانی، پودینہ وغیرہ۔

عمر کے کسی بھی حصے میں آپ کو ان امراض کی شکایت ہو سکتی ہے۔

درد کمر، درد سر، پھیپھڑوں کے امراض، پٹھوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، جوڑوں کا درد، درد اعصابی، تناؤ وغیرہ۔

فطری اعتبار سے آپ کے اندر کئی خوبیاں نمایاں ہیں، آپ حسن اخلاق، حسن تہذیب، حسن کلام، ظاہری کشش اور حسن سیرت سے بہرہ ور ہیں۔ لیکن اتنی بہت ساری خوبیوں کے باوجود آپ کے اندر ایک طرح کی احساس کمتری اور ایک طرح کی پست ہمتی موجود ہے، جو آپ کو کوئی بھی اقدام کرنے سے باز رکھتی ہے۔ خرچ کے معاملے میں آپ محتاط ہیں، آپ کا حلقہ احباب وسیع ہوگا، لیکن آپ کو ہمیشہ منافقوں سے نقصان پہنچتا رہے گا اور خوشامد لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو کر آپ کو ہمیشہ صدمات عطا کرتے رہیں گے۔

آپ کی بیوی کا نام عالیہ بیگم ہے، ان کا مفرد عدد ۸ ہے، ان کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اور مجموعی تاریخ کا عدد ۹ ہے۔ ۳ اور ۸ میں زبردست خصوصیت پائی جاتی ہے اور یہ دونوں عدد ہمیشہ ایک دوسرے کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے حامل عدد کو طرح طرح کی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ دونوں میاں بیوی کا مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہے، لہٰذا اس بات کا خطرہ ہمیشہ درپیش رہے گا کہ آپ دونوں ایک دوسرے کے لئے برسر پیکار نہ ہو جائیں۔

آپ کے مبارک رنگ کتھئی اور زرد ہیں، ان رنگوں کو اہمیت دیجئے، انشاء اللہ یہ آپ کے لئے راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

ہم یہ بات لکھ چکے ہیں کہ آپ کے اندر ایک طرح کی احساس کمتری، بزدلی اور پست ہمتی موجود ہے جو آپ کو آگے بڑھنے سے اور اقدامات کرنے سے روکتی ہے۔ اس پست ہمتی سے نجات حاصل کر لینا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ خودکشی کی باتیں کرتے ہیں یا سوچتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ خودکشی کرنا حرام ہے اور مرنا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ خود کو، اپنے پس ماندگان کو ہلاک کر دینا ایک طرح کی بزدلی ہے اور کسی بھی مرد کو بزدلی کا مظاہرہ کرنا زیبا نہیں ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ہمت مرداں مدد خدا۔ جب آپ ہمت کریں گے اور جدوجہد کی شروعات کریں گے تو انشاء اللہ آپ کو کامیابی ضرور ملے گی اور اسباب اختیار کر کے غیبی مدد کے لئے آپ ضرور حزاور ہوں گے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے ضرور حاصل کر لیا۔ جدوجہد کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے اور جو لوگ اپنے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اچھی زندگی گزارنے کے لئے کسی معجزے کا انتظار کرتے ہیں وہ کبھی شادکام نہیں ہوتے۔

آپ کے والد صاحب اور آپ کی بہن کی ذمہ داریاں بھی آپ کے کاندھوں پر ہیں، یہ آپ کی خوش نصیبی ہے۔ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اس دروازے کو جتنی اہمیت دیں گے اور اس دروازے کی جتنی دیکھ ریکھ کریں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ بہنیں بیٹیوں کی طرح ہوتی ہیں اور بیٹیوں کی پرورش کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ آپ اپنی بہن کی دلجوئی ضرور کرتے ہوں گے اور بہن کی دلجوئی کرنا اس سے محبت کرنا اس کی ضروریات پوری کرنا اور اس کو بری سوچوں سے بچانا ایسی عبادت ہے جو دوسری عبادتوں کے اندر تقویت پیدا کرتی ہے، یقین جانئے آپ کی نماز آپ کے روزوں اور آپ کی زکوۃ میں ایک روح پیدا ہو جائے گی۔ اگر آپ اپنے ماتحت لوگوں کے لئے جدوجہد میں مصروف رہے، جو لوگ نماز روزوں کے تو پابند ہوتے ہیں، لیکن حقوق العباد سے اپنا دامن بچاتے ہیں تو اللہ کی عبادتیں بے روح رہتی ہیں۔ اور اللہ کی بارگاہ میں بھی وہ نظر التفات سے محروم رہتی ہیں۔ آپ کا بیٹا ارسلان صدیقی ایک اچھا بچہ ہے اس کی تعلیم وتربیت پر توجہ دیں اور اس کو ایک اچھا انسان بنانے کی کوشش کریں۔ اس کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔

جن بچوں کے نام کا مفرد عدد ۹ ہوتا ہے ان بچوں میں ہر لائن میں آگے بڑھنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، ان بچوں کو اگر برا ماحول ملے تو پھر انہیں برے کاموں میں بھی نمایاں ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ لہٰذا آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اچھی بری صحبتوں پر دھیان دیں اور اس کو اچھی تعلیم دلانے کی کوشش کریں۔ بچوں سے محبت کرنے کا اصل تقاضہ یہی ہے کہ انہیں اچھا انسان بنائیں، ایسا انسان جو اپنے اہل خانہ کے لئے اپنے خاندان کے لئے اور تمام دنیا کے انسانوں کے لئے صاحب اخلاق ومروت ہو اور جس سے دوست اور دشمن سبھی محفوظ ہوں۔ آج کا انسان ایک طرح کا بھیڑیا بن کر رہ گیا ہے جس کا کام دوسروں کو پھاڑنا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا ہے، انسانوں سے لبریز اس دنیا میں اچھے انسان بالکل عنقا ہو کر رہ گئے ہیں، آپ اپنے بچے کو

اچھا انسان بنائیں اور اس کو اس قابل کریں کہ وہ پیاسی مخلوق کی پیاس بجھا سکے اور خود جل کر چراغ کی طرح ساری دنیا میں روشنی پھیلا سکے۔

آپ کا اسم اعظم "یاعلیمُ" ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اس اسم اعظم کی برکت سے آپ میں علم و ہنر کی صلاحیتیں پیدا ہوں گی اور آپ کے بگڑے کام بننے لگیں گے۔

آپ کی بیوی کا اسم اعظم "یاحمیدُ" ہے۔ عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھنا چاہئے۔

آپ کی بہن افشاں جبیں کا اسم اعظم "یاواسِعُ" ہے۔ ۱۳۷ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ اس اسم اعظم کی برکت سے آپ کی بہن کے ہاتھ پیلے ہو جائیں گے اور محبت کرنے والا شریک حیات میسر آئے گا۔

آپ کی بیوی کا کلی عدد ۲ ہے اور آپ کی بہن کا کلی عدد ۸ ہے۔

افشاں جبیں کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن مبارک ہے۔ یمنی عقیق اور موتی انہیں انشاء اللہ راس آئیں گے۔ آپ کی زوجہ عالیہ بیگم کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے، انہیں پنا، الماس اور اوپل انشاء اللہ راس آئیں گے، ان کے لئے جمعہ کا دن مبارک ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی طبیعت کی الجھن اور پیچیدگی کی وضاحت کرتے ہیں، ان دستخطوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سکونِ دل سے محروم ہیں اور سوچ و فکر کے پیچ و تاب میں آپ ہمیشہ غرق رہتے ہیں۔ آپ کی بیوی کے دستخط محبت اور وفاداری کی عکاسی کرتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لکیر کی فقیر بن کر بھی زندگی نہیں گزار سکتیں وہ حالات کے متبادل کی ہمیشہ متمنی رہتی ہیں۔ آپ کی بہن کے دستخط طبیعت اور مزاج کی پختگی کو ظاہر کرتے ہیں، لیکن یہ بھی ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزاج میں ایک طرح کا چڑچڑاپن اور ایک طرح کی انا موجود ہے۔

اپنے خط کے آخر میں آپ نے وہی مایوسی کی باتیں کی ہیں جو آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، کسی بھی مرض کے بارے میں یہ سوچنا کہ اس سے نجات نہیں مل سکتی، اہل ایمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ بے شک غفور رحیم ہے اس نے اس دنیا میں جتنے امراض پیدا کئے ہیں ان کا علاج بھی پیدا کیا ہے، کسی بھی مرض کو لاعلاج سمجھنا غلط ہے، کینسر اور ایڈز تک کا علاج دنیا میں موجود ہے یہ الگ بات ہے کہ کچھ مہلک امراض کے بارے میں ڈاکٹر اور اطباء واقف نہ ہوں جب واقف ہو جائیں گے تو ان ہی کی طرف سے یہ شور و غل شروع ہو جائے گا کہ فلاں فلاں مرض کا علاج دستیاب ہو گیا۔ ہماری سوچ و فکر تو یہ ہونی چاہئے کہ اللہ نے اس دنیا میں پہلے علاج پیدا کیا ہے اور بعد میں مرض اور یہی حقیقت بھی ہے۔ رب العالمین نے ہر غم کا بدل اور ہر مرض کا علاج اور ہر درد کا درماں پیدا کیا ہے۔ یہ سوچنا کہ میں ایسا مریض ہوں کہ میں ٹھیک ہی نہیں ہو سکتا ایک طرح کی مایوسی ہے اور مایوسی کفر کے خمیر سے پیدا ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں یہ الفاظ صریح یہ فرمایا گیا ہے کہ وَلَا تَيْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۝

اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہ ہو اور اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

ایک مسلمان کو مایوسی کی باتیں نہیں کرنی چاہئے اور خودکشی کی باتیں کرنا تو بالکل ہی غلط ہے، کیوں کہ خودکشی کرنے والے کی کبھی بخشش نہیں ہوتی اور خودکشی کسی مسئلے کا حل بھی نہیں ہے، کیوں کہ خودکشی کرنے کے بعد پس ماندگان کے لئے جو مسائل کھڑے ہوتے ہیں ان کا تصفیہ ممکن نہیں ہوتا اور خودکشی کرنے والے کو بھی سکون نہیں ملتا وہ بھی عتاب خداوندی کا شکار ہو جاتا ہے، پھر خودکشی کرنے سے کیا فائدہ؟ اور جب خودکشی سے فائدہ نہیں تو پھر اس طرح کی باتیں کر کے اپنے گھر والوں کو پریشان کرنے سے کیا حاصل؟

آپ نے علاج کے لئے بقول آپ کے درگاہوں کے بھی چکر کاٹے ہیں، جب کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے امراض سے شفا دینے والی ذات اللہ کی ہے۔ آپ کو صرف اور صرف اللہ سے رجوع کرنا چاہئے اور صرف اللہ کی چوکھٹ پر اپنا سر جھکانا چاہئے۔ اکابرین کے مزارات پر ایصال ثواب کی غرض سے جانا چاہئے اور ان بزرگوں کے طفیل میں اگر دعا بھی کر لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن ان ہی بزرگوں کو مستعان سمجھنا درست نہیں ہے، پھر آپ نے درگاہوں کی جو صورت حال بیان کی ہے اور مریضوں کے جھومنے اور چکر لگانے کا جو تذکرہ کیا ہے ہم اس طرح کی باتوں سے کوئی اتفاق نہیں کر سکتے۔ بہتر ہوگا کہ آپ کسی معتبر عامل سے رجوع کریں اور جب تک آپ کا رابطہ کسی معتبر عامل سے نہ ہو

تو اس وقت تک یہ چند فارمولے نوٹ کرلیں اور ان کو اپنے استعمال میں رکھیں انشاء اللہ اثرات سے بھی نجات ملے گی، نحوستیں بھی دور ہوں گی اور روزگار کے لئے بھی مواقعات میسر آئیں گے۔

مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے تین عدد لکھیں، ایک عدد نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کو خوب گرم کرلیں، پھر اس پانی کو غسل کے پانی میں شامل کرکے اس سے غسل کرلیں، غسل ایسی جگہ کریں کہ پانی نالی میں نہ جائے۔ دوسرا نقش ایک بوتل میں ڈال کر اس کا پانی دن میں دو بار تین دن تک پئیں۔ اگر اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کو خوب پکالیں اور پانی اتنا لیں کہ اس میں پکنے کے بعد چار بوتلیں بن جائیں، ایک بوتل کا پانی سات دن تک دن میں دو بار صبح شام پیا کریں۔ انشاء اللہ اس پانی کی برکت سے نس نس سے اثرات اتر جائیں گے اور طبیعت صحت کی طرف چل پڑے گی۔ تیسرا تعویذ کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ ہر طرح کے اثرات اور نحوستوں سے نجات مل جائے گی اور کاروبار کے لئے راہیں کھل جائیں گی اس نقش کا پانی بیوی بچوں کو اور گھر کے دیگر افراد کو بھی پلا سکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۳۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۳	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۹	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

یا قابض اقبض جمیع اثرات سحر جادو آسیب نظر بد بحق یا قابض العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الوحا الوحا الوحا

ہم آپ کے لئے دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو تمام اثرات سے نجات عطا کرے اور آپ کے اندر ہمت، استقلال اور استحکام پیدا کرے، آپ کو بزدلی، احساس کمتری اور پست ہمتی سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا عطا کرے آمین، بجاہ سید المرسلین۔

ہمزاد اور موکل کا فرق

سوال از: فتح محمد خاں۔

امید ہے کہ آپ رب العالمین کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں گے۔ بفضل رب العالمین ہم لوگ بھی آپ کے نیک دعاؤں سے خیرو عافیت سے ہیں۔ ہم آپ کو خط لکھنا ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسا ہمارے سوال خدا کے پاس جارہے ہیں۔

اس خط سے پہلے ہم نے جنوری میں آپ کو خط ارسال کیا تھا مگر جواب نہ پایا، اب ہم یہ دوسرا خط آپ کو ارسال کررہے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آپ ہمیں ضرور اب جوابات سے روشناس کراکر شکریہ کا موقع دیں گے، عین نوازش ہوگی۔

مولانا صاحب ہمیں پیر نے کہا کہ جو ذاتی نام سے موکل اخذ کیا جاتا ہے وہ ہمزاد کے قوت کے برابر نہیں ہوتا ہے، بقول پیر ہمزاد دور دراز کی خبریں اور وہاں سے چیزیں لاکر منٹوں کا کام ہوتا ہے اور جو جائز کام ہوتے ہیں چاہے کتنے ہی مشکل ہوں اور ناممکن بھی کیوں نہ ہو پورا کردیتا ہے اور گمشدہ جانوروں یا انسانوں کا پتہ دیتا ہے اور مہلک مرض کا علاج بتا سکتا ہے اور کرسکتا ہے اور سیکڑوں سالوں پرانے واقعات کی خبریں بتاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ بقول پیر یہ نام سے نکلا ہوا موکل ایسا نہیں کرسکتا ہے، یہ ہمزاد جیسا نہیں ہوتا ہے، ہمیں سچائی سے آگاہ کریں یہ پیر جس نے ہمیں اتنے ساری تعریف ہمزاد کی کی ہے کہاں تک سچ ہے، ہم آپ کے جواب کے اب بے حد انتظار میں بیٹھے ہیں تاکہ چراغ کے مقابلے میں ہمارے پاس روحانی ڈاک میں ہمارے پاس آفتاب و مہتاب سامنے پہنچے۔

دوسرا سوال: کیا بہ آسانی ہمزاد مسخر ہوتا ہے، یا یہ نام سے نکلا ہوا موکل۔ تیسرا سوال: عام طور پر پیر کہتے ہیں کہ ہمزاد اگر مسخر نہ ہو تو پھر وہ ستاتا ہے اور نقصان دیتا ہے، مگر یہ نام سے نکلا ہوا موکل اگر مسخر بھی ہو تو نہ پھر ستاتا ہے اور نہ پھر نقصان ہی دیتا ہے اور جس کے ماتحت ہوتا ہے اگر وہ آدمی مر بھی جائے تو پھر ہمزاد کی طرح پس ماندگان کو نہ ستاتا ہے نہ دولت ہی لے جاتا ہے اور بتایا یہ چراغ جلاکر نہیں بلکہ یہ نام کے موکل کا عمل صرف خاکی ہوتا ہے اور دوران عمل اگربتی جلاتی ہی کافی ہوتی ہے۔

جواب

سب سے پہلے یہ سمجھئے کہ ہمزاد کسے کہتے ہیں اور اس کے لغوی معنی کیا ہیں۔ ہمزاد کے لغوی معانی ہیں ساتھ پیدا ہونے والا۔ دراصل ہر ذی روح کے ۲ جسم ہوتے ہیں۔ ایک نظر آنے والا اور دوسرا نظر نہ آنے والا، ایک کثیف اور دوسرا لطیف، ایک مادّی اور دوسرا روحانی، مادی جسم وہ ہے جسے ہم اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں، مگر روحانی جسم وہ ہوتا ہے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا، اس کو دیکھنے کے لئے بصارت کی نہیں بصیرت کی ضرورت پڑتی ہے اور بصیرت ہر ایک کے پاس نہیں ہوتی۔ روحانی جسم مادی جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور جب مادی جسم فنا ہو جاتا ہے روحانی جسم اس وقت بھی باقی رہتا ہے۔ انسان کے ساتھ پیدا ہونے والے مادی اور روحانی جسم ایک دوسرے سے بالکل ملتے جلتے ہوتے ہیں، اتنے کہ اگر کسی کیمرے سے ان دونوں کو کسی فوٹو میں مقید کیا جا سکے تو یہ دونوں جسم ایک دوسرے کے بالکل مشابہ ہوں گے اور یہ اندازہ نہیں ہو سکے گا کہ ان میں کونسا جسم مادی ہے اور کونسا روحانی۔

کسی بھی انسان کی محنت اور ریاضت سے جب ہمزاد تابع ہونے کے لئے سامنے آتا ہے تو انسان کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ آئینے کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور اسی کی تصویر سامنے دکھائی دے رہی ہو۔

ہمزاد درحقیقت انسان کے لاشعور کی وہ قوی ترین صورت ہے جو انسان کے شعور سے پوری طرح میل کھاتی ہے۔ لیکن اس کی قوت لاشعور قوت شعور سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ انسان کا روحانی جسم ایک ہمزاد کی صورت میں جب ظاہر ہوتا ہے تو اس کی قوتوں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا، جتنی دیر پلک جھپکنے میں لگتی ہے اتنی دیر میں ہمزاد کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ ہمزاد منٹوں سکینڈوں میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور سمندر کی گہرائی میں پہنچ جاتا ہے، جس وزن کو پچاس آدمی مل کر نہیں اٹھا سکتے اس وزن کو ہمزاد اکیلے اٹھا لیتا ہے جو دقیق مسائل انسان کے ذہن میں نہیں اتر پاتے ہمزاد انہیں بہ آسانی انسان کے ذہن میں اُتار دیتا ہے۔ گزرے ہوئے واقعات کی برسہا برس پہلے کے واقعات کی ہمزاد منظر کشی کر سکتا ہے اور آنے والے واقعات کی بھی کسی نہ کسی درجہ میں نشاندہی کر سکتا ہے، زمین میں مدفون شدہ سحر اور خزانوں کی نشان دہی کر سکتا ہے، گمشدہ لوگوں کی خبر دے سکتا ہے، لوہے اور پتھر کی مضبوط ترین دیواروں سے بھی گزر سکتا ہے اور ان دیواروں کو کاغذ کی طرح پھاڑ سکتا ہے، جنگل کے وحشی جانور، شیر، چیتے اور خونخوار جانوروں کو منٹوں میں ختم کر دیتا ہے۔ اگر ہمزاد کو خدمت خلق کے لئے تابع کیا جائے تو وہ عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ عامل کی قدم قدم پر مدد کرتا ہے، لیکن اگر عامل ہمزاد کو دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے تابع کرے تو پھر اس عامل کو ہمزاد کسی بھی وقت بھاری نقصان پہنچا سکتا ہے، اس لئے ہمزاد تابع کرنے کی نیت صاف ستھری ہونی چاہئے جو عاملین اللہ کی مخلوقات کو نقصان پہنچانے کے لئے ہمزاد تابع کرتے ہیں اور لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ عاملین جب مرتے ہیں تو ہمزاد ان کی قبر کو بھی پھاڑ دیتا ہے اور عامل کی لاش کا مثلہ بنا دیتا ہے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے عاملین کی موت پر ہمزاد خون کے آنسو روتا ہے اور عامل کی قبر پر برائے ایصال ثواب حاضری دیتا رہتا ہے۔

آپ کے پیر صاحب نے سچ فرمایا ہے کہ ہمزاد کی طاقت مؤکل سے زیادہ ہے جب کہ ہمزاد کا تابع کرنا آسان ہے۔ مؤکل درحقیقت فرشتے کو کہتے ہیں اور اس فرشتے کو کہتے ہیں جو کسی خاص کام کی خدمت پر مامور ہو۔ فرشتے میں کسی کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی جب کہ ہمزاد میں نقصان پہنچانے اور نفع پہنچانے کی یعنی دونوں طرح کی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ فرشتے یعنی مؤکلین عاملین کو صرف خبریں پہنچا سکتے ہیں، یہ کچھ لاکر نہیں دے سکتے۔ ہمزاد عاملین کو اچھی بری خبریں بھی پہنچاتے ہیں اور دور دراز سے کچھ بھی لاکر دے سکتے ہیں۔ ہمزاد زمین کی گہرائیوں اور سمندر کی گہرائیوں سے خزانہ بھی لاکر دے سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دور میں مؤکل اور ہمزاد تابع کرنا آسان نہیں ہے، انسان سے ریاضت اور محنت ہو نہیں پاتی اور پرہیز کے معاملے میں تو انسان اس دور کا بالکل ہی کورا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس دور میں مؤکل اور ہمزاد کے لئے عمل کرنا دشوار ترین بات ہے، اس میں وقت ضائع ہوتا ہے اور ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ تاہم اگر ہمت ہو ممنوعہ چیزوں سے بچنے کی صلاحیت بھی ہو اور ریاضتوں کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی اہلیت بھی ہو تو قسمت آزمانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حاصل یہ ہے کہ آپ کو پیر صاحب نے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ بلفظہ درست ہے آپ ان باتوں پر کوئی شک نہ کریں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ خط ہمیں اس طرح لکھتے ہیں کہ جیسے آپ کے سوال خدا کے پاس جا رہے ہیں، یہ ایک غلط جملہ ہے اس طرح کے جملوں سے آئندہ پرہیز کریں، اس سے شرک کی بو آتی ہے۔

قسط نمبر: ۳۶

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

اَلْحِصَارُ السَّبْعَهْ

سلطان ابراہیم غزنوی نے ایک بار کسی بنا پر ملک شاہ سلجوق کے چچا کو قید کرلیا تھا، جس کی رہائی کے لئے سلجوق امیر سبکتگین نے غزنی پر اس وقت حملہ کردیا جب سلطان کی فوجیں ہندوستان میں تھیں، اس وقت اس نے نہایت پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی فریاد کی۔ اسی رات کو اس کو خواب میں سرورِ کونین محمد ﷺ کی زیارت ہوئی اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؒ نے قرآن عزیز سے فتح و نصرت کی آیات کا ایک مجموعہ منتخب کیا تھا جس کا نام ''حصار السبعہ'' ہے اور یہ مجموعہ اس وقت قاضی زاہد کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے جب قاضی زاہد سے ملاقات کی اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کی اور وہ آیات قرآن کا مجموعہ سلطان کو عطا کردیا اور ساتھ ہی یہ بھی وضاحت کردی کہ اس مجموعہ کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پیر سے شروع کرکے روزانہ ایک وظیفہ پڑھا جائے اور جب یہ وظائف پورے ہوجائیں تو پھر پیر کے دن روزہ رکھ کر ساتوں دن کے وظائف ایک بار پھر پڑھ لئے جائیں اور اس دن افطار سے پہلے کچھ صدقہ بھی کردیا جائے، انشاءاللہ ان وظائف کی برکت سے ہر طرح کے غم اور ہر طرح کی آفتوں سے نجات مل جائے گی۔

مورخ کہتا ہے کہ سلطان ابراہیم نے وظائف کی پابندی حسب قاعدہ کی، ایک رات ملک شاہ نے خواب میں دیکھا کہ غزنی کے ارد گرد لوہے کا ایک جنگلا بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلے کی حفاظت کے لئے سونڈ اٹھائے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی کو واپسی کا حکم دیدیا، اس طرح غزنی کا ملک محفوظ و مامون رہا۔ اس کے بعد سلطان ابراہیم کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ ان وظائف کو اسی طرح پڑھ لیا کرتے تھے اور انہیں مشکل سے نجات مل جاتی تھی۔

بزرگوں نے فرمایا کہ یہ وظائف ایک طرح کی روحانی ڈھال ہیں، اور ان وظائف کی مدد سے ہر طرح کے ظلم اور ہر طرح کی ارضی و سماوی آفتوں سے نجات مل جاتی ہے۔ یہ روحانی ڈھال جس کو ''حصار سبعہ'' کا نام دیا جاتا ہے دنوں کے حساب سے یہ ہیں۔

بروز پیر : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ. اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ

أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى. يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ. وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا. سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا. اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَا الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِفَضْلِكَ عَلٰى بِجَمِيْعِ خَلْقِكَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز منگل : رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّا اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ. يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيْهِ وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيُّ يَا رَبَّنَا وَيَا مَلْجَا يَا مُسْتَغَاثَنَا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ بِكَرَمِكَ اِلٰى كَرَمِكَ وَ بِفَضْلِكَ اِلٰى فَضْلِكَ وَبِجُوْدِكَ اِلٰى جُوْدِكَ وَ بِاِحْسَانِكَ اِلٰى اِحْسَانِكَ.

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ. يَا رَبِّ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا.

اَللّٰهُمَّ يَا حَفِيْظِيْ وَ يَا نَصِيْرِيْ وَ يَا مُعِيْنِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاَشْغَالِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز بدھ : قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ. ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ. يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ. لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا. اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا. جَزَاءً وِّفَاقًا. فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ. وَ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ. كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ. اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز جمعرات : قُلْ لَنْ يُصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ. وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا. قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا. اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ. مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ. بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ. فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِيَتِیْ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَائِكَ وَ تَقْدِيْرِكَ فَاِنِّیْ اَكْبَرُ بِحُكْمِكَ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ يَا حَوَالِ الْعِبَادِ وَ اَشْغَالِهِمْ وَ حَرَكَاتِهِمْ وَ سَكَنَاتِهِمْ فِی اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

وَ اَقْرَبُ نَقِيْرًا وَ اَوْضَحُ ذَلِيْلًا اَخْشٰی مِنَ الْاَعْدَاءِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز جمعہ : رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ. قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا حِيْلَةَ وَلَا مُحَالَةَ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُدَبِّرُهُمْ وَ مُحَوِّلُهُمْ مِنْ اِلٰی حَالٍ بَتْ اَحْوَالْ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذُلْنَا وَارْحَمْنَا وَلَا تُهْلِكْنَا وَاَنْتَ رَجَاءُنَا يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ.

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ. وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

بروز ہفتہ : اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ. اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ

تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ. اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ يَا كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَ يَا مَانِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ وَ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ وَ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِدْفَعْ عَنِّيْ وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ النَّكَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَاحْفَظْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاَهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز اتوار: قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ. ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا. وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا. وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ. وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ. وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ. وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا اَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا نَاصِرَ الْمُضْطَرِّيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ. اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ. اَللّٰهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ. اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا فِي الْعَافِيَةِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاَهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. وَ صَلِّ بِجَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

نجات دلانے والی سات سورتیں

بزرگانِ دین نے ان سات سورتوں کو منجیات (نجات دلانے والی) فرمایا ہے۔ وہ سات سورتیں یہ ہیں:

(۱) سورۂ الم سجدہ (۲) سورۂ یٰسین (۳) سورۂ دخان (۴) سورۂ واقعہ (۵) سورۂ ملک (۶) سورۂ دہر (۷) سورۂ بروج۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ پانچ نمازوں کے بعد پانچ سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے اور اپنے متعلقین کو بھی اس عمل کی تاکید کیا کرتے تھے۔

فجر کے بعد سورۂ یٰسین، ظہر کے بعد سورۂ فتح، عصر کے بعد سورۂ نبا، مغرب کے بعد سورۂ واقعہ، عشاء کے بعد سورۂ ملک۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ نبا کی تلاوت کرے گا وہ فرشتوں میں اسیر اللہ کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے۔ بزرگوں نے اس عمل کو اسرار الاولیاء میں شمار کیا ہے۔

مذکورہ سات سورتوں کے بارے میں اکثر اکابرین کے معمولات یہ رہے ہیں:

نمازِ فجر کے بعد سورۂ یٰسین، نمازِ اشراق کے بعد الم سجدہ، نمازِ ظہر کے بعد سورۂ دخان، نمازِ عصر کے بعد سورۂ دہر، نمازِ مغرب کے بعد

سورۂ ... نمازِ عشاء کے بعد سورۂ ملک اور سونے سے پہلے سورۂ بروج۔

بزرگوں نے فرمایا ہے: سورۂ یٰسین عذابِ قبر سے نجات دلائے گی، سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک عذابِ جہنم سے نجات دلائے گی، سورۂ ... دنیاوی مسائل سے نجات دلاتی ہے۔ سورۂ واقعہ غربت سے نجات دلاتی ہے، سورۂ بروج گھریلو مسائل سے نجات دلاتی ہے، سورۂ ... حسد اور بغض وعناد سے نجات دلاتی ہے، ان کے پڑھنے والے مذکورہ مسائل سے بفضلِ خداوندی نجات حاصل کرلیتے ہیں۔

مشکلوں سے نجات پانے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ "اقرأ" آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا کہ "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" سجدہ کریں اور اللہ سے زیادہ قریب ہوجائیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اسی لئے بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ قرآن حکیم کی چودہ آیات سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرے، پھر اللہ کے حضور اپنی حاجت بیان کرے یا جن مشکلوں کا لوگ ان سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرے تو دعا فوراً قبول ہوجاتی ہے۔ قرآن حکیم کی جن آیات میں سجدہ کا حکم ہے وہ آیات یہ ہیں:

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(۳) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (سورۂ نحل)

(۴) وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(۵) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآئِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا. (سورۂ مریم)

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ. (سورۂ حج)

(۷) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا. (سورۂ فرقان)

(۸) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (سورۂ سجدہ)

(۹) اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. (سورۂ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ. (سورۂ ص)

(۱۱) فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ. (سورۂ حم سجدہ)

(۱۲) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا. (سورۂ نجم)

(۱۳) فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ. (سورۃ انشقاق)

(۱۴) كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ. (سورۃ علق)

سخت ترین حالات سے نجات کے لئے

دیلمی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا نہ سکھادوں جو حضرت جبرئیلؑ نے مجھے سکھائی ہے؟ صحابہؓ نے فرمائش کی تو آپ نے فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے، کسی کنجوس ترین شخص سے تمہارا کچھ مطالبہ ہو، کسی ظالم بادشاہ کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا ہو، کسی قرض خواہ کی بدزبانی سے تم خوف زدہ ہو اور چاہتے ہو کہ وہ تمہیں ذلیل نہ کرے تو روزانہ ایک بار یہ دعا پڑھا کرو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس دعا کی برکت سے ہر طرح کی آفات اور مشکلات سے نجات مل جائے گی۔

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَبِيْرُ. وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ وَالذَّلِيْلُ الَّذِىْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِىْ فُلَانًا كَمَا سَخَّرْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى وَلَيِّنْ قَلْبَهُ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ فَاِنَّهُ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ نَاصِيَتُهُ فِىْ قَبْضَتِكَ قَلْبُهُ فِىْ يَدِكَ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اس دعا میں فلانًا کی جگہ اس کا نام لینا چاہئے جس کی بدزبانیوں سے نجات حاصل کرنے کی خواہش ہو، یہ دعا تیر کی طرح کام کرتی ہے۔ اس دعا کو اس وقت تک پڑھیں جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے۔ اس دعا کا بہترین وقت عشاء کے بعد ہے۔

کسی بھی حاجت کے لئے

کوئی بھی حاجت درکار ہو مکمل تنہائی میں بیٹھ کر یہ عمل کریں اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں، اپنے دائیں ہاتھ پر "یَا سَمِيْعُ" لکھ لیں اور بائیں ہاتھ پر "يَا مُجِيْبُ" لکھ لیں، پھر چار بار "يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ" اس کے بعد سو بار يَا سَمِيْعُ يَا مُجِيْبُ پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور اپنی حاجت کا ذکر کریں۔ آخر میں ایک بار درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر مل لیں پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو چاٹ لیں، اس عمل کو تین دن تک کریں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

کسی بھی حاجت کے لئے

کوئی شخص غریب ہو اور غربت سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو یا کوئی شخص اپنی دکان میں ترقی اور گراہکوں کا ہجوم دیکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔

جب بھی گھر سے نکلے اور جب بھی گھر میں داخل ہو گھر کی دہلیز پر کھڑے ہو کر ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے، اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھے اور جب بھی اپنی دوکان کھولے اور بند کرے تو تالی تالے میں ڈالتے ہوئے ایک بار آیت الکرسی پڑھے، اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھیں، اگر درود تام پڑھے تو بہتر ہے۔ درود تام یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ. کچھ دنوں کے بعد غربت سے نجات مل جائے گی اور دولت ہر طرف سے کھنچی آئے گی۔

قسط نمبر:۳۶

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے بڑی ہی سرگرمی کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کا آغاز کیا۔ اس نے اس تبلیغ کو اپنا مشن بنایا اور اس مشن کو فروغ دینے کے لئے اس نے دن رات کی جدوجہد شروع کی۔ اس کی ہر ممکن کوشش یہی تھی کہ عیسائیت کا کھویا ہوا وقار واپس آجائے اور عیسائیت کا پیغام گھر گھر میں پھیل جائے۔ وہ اپنی کوشش میں بڑی حد تک کامیاب رہا اور عیسائیت کی گونج شہر در شہر اور قریہ در قریہ ہونے لگی۔

لیکن جب اس نے یہ دیکھا کہ ملک ملک سے لوگ حج کے لئے مکہ جاتے ہیں اور وہاں جمع ہوکر دین ابراہیم کو تقویت پہنچاتے ہیں تو اس نے کوئی ایسا کام کرنے کی ٹھانی جس سے وہ کعبہ اور مکہ سے لوگوں کی توجہ ہٹا سکے نیز قریش اور اہل مکہ کو اس اعزاز سے محروم کرکے لوگوں کو اپنے ملک کی جانب مائل کرسکے۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس نے یمن کے ایک شہر میں جس کا نام "صنعا" تھا، ایک پرشکوہ اور جاذب نظر گرجا گھر تعمیر کرایا۔ جب یہ عمارت مکمل ہوگئی تو اس کی بہتر انداز میں زیبائش کی گئی اور اس کو جاذب نظر بنانے کے لئے قیمتی قسم کے جواہرات اس میں نصب کرائے گئے۔ اس کے لئے ایسے قالین مہیا کیے گئے جنہیں دیکھ کر اس زمانہ کے لوگوں کی بھوک اڑ جاتی تھی۔ اس عمارت میں ایسے پردے لگائے گئے کہ جنہیں دیکھ کر لوگ حیرت میں ڈوب جاتے تھے۔ اس کا خیال خام یہ تھا کہ اس خوبصورت عمارت کو دیکھ کر کوئی مکہ کو اپنی نظروں میں نہیں لائے گا اور رفتہ رفتہ مکہ کا تصور لوگوں کے دلوں سے نکل جائے گا، یہی لوگ اور حد یہ ہے کہ قریش اور مکہ کے لوگ بھی صنعا میں آنے لگیں گے، لیکن ہوا یہ کہ لوگوں نے اس گرجا گھر کی طرف کوئی توجہ مبذول نہیں کی اور مکہ سے ان کی عقیدت ذرے کے برابر بھی کم نہیں ہوئی، بلکہ یمن اور حبشہ کے لوگ مکہ کا سفر حسب معمول کرتے رہے اور مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ سے ان کی عقیدت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور رسم حج ادا کرنے کے لئے جوق در جوق مکہ پہنچنے والے لوگوں نے نجاشی بادشاہ کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ وہ لوگوں کے دلوں سے مکہ کی عقیدت ختم تو کیا کم کرنے میں بھی کامیاب نہ ہوسکا۔

ایک بار ایسا ہوا کہ مکہ مکرمہ سے ایک تجارتی قافلہ صنعا آیا۔ یہ قافلہ عرب تاجروں پر مشتمل تھا، یہ لوگ کاروبار کی غرض سے صنعا آتے تھے۔ اتفاقاً ان میں سے چند عرب لوگ گرجا گھر کے ایک کمرے میں ٹھہر گئے۔ اس زمانہ میں سردی بہت پڑ رہی تھی، اس لئے رات کو ان لوگوں نے آگ جلائی اور اپنے ہاتھ تاپنے لگے، جاتے وقت وہ لوگ آگ بجھانا بھول گئے، یہ آگ آہستہ آہستہ سارے کمرے میں پھیل گئی، اس کمرے کے بعد آگ کے شعلے ادھر اُدھر بھی پھیلنے لگے اور رات بھر میں پورا گرجا گھر جل کر خاک ہوگیا۔ اس آگ کی اطلاع جب نجاشی کے دربار تک پہنچی تو وہ بے حد غضب ناک ہوا اور وہ یہ سمجھا کہ یہ آگ عرب کے تاجروں نے جان بوجھ کر لگائی ہے، یہ سوچ کر اس کے دل میں انتقام کی آگ بھڑکنے لگی اور اس نے یہ ٹھان لی کہ میں اس کے بدلے میں خانہ کعبہ کو ڈھادوں گا اور خانہ کعبہ کا نشان تک مٹادوں گا۔

کئی دن تک وہ اس گناہ کی منصوبہ بندی کرتا رہا، بالآخر اس نے اپنے خاص سپہ سالار ابرہہ کو طلب کیا اور اس کے سامنے اپنا منصوبہ رکھا اور اس نے کہا کہ میں تمہیں اس لائق سمجھتا ہوں کہ تم میرے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچادو گے۔ چنانچہ نجاشی نے ابرہہ کو گھوڑوں اور ہاتھیوں سے مسلح کرکے بے شمار فوجیوں کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ کیا، یہ فوج پیدل چل کر خانہ کعبہ تک پہنچی۔

ابرہہ کی فوج، ظالم فوجیوں پر مشتمل تھی، یہ لوگ جب مکہ کی طرف کوچ کررہے تھے تو ان کے دلوں میں نفرت اور انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی، یہ دوران سفر راستے میں لوٹ مار کرتے رہے، انہیں کوئی بھی بکری یا گائے نظر آجاتی تو یہ اس کو ذبح کرکے کھا جاتے تھے، انہیں اس کے مالک کے آنسوؤں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ دوران سفر انہیں ایک شتربان ملا اس کے پاس دوسو اونٹ تھے، یہ اونٹ عبدالمطلب کے تھے اور یہ شتربان عبدالمطلب کے ملازمین میں سے تھا۔ ابرہہ نے ازراہ ظلم ان اونٹوں کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس کے بعد اس نے شہر مکہ میں اپنا

پڑاؤ ڈال دیا۔ ابرہہ اپنے خیمے میں ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی فوج کے افسر اس کے روبرو کھڑے ہوئے تھے، اسی دوران اس کا دربان اندر آیا اور اس نے آکر اطلاع دی کہ عبدالمطلب مکہ کے رئیس اور مکہ کے شہر کے کچھ لوگ اور قریش کے کچھ سردار خیمے کے باہر کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ ابرہہ نے کہا، اجازت ہے۔ ان کو اندر لے آؤ۔ اجازت ملتے ہی عبدالمطلب اور ان کے رفقاء خیمے میں داخل ہوگئے، ان سب کے چہروں پر بزرگی اور شرافت کا نور تھا۔

ابرہہ نے انہیں دیکھا تو بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھا اور چند قدم بڑھ کر ان کا استقبال کیا، اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو اپنے پہلو میں تخت پر جگہ دی اور ان کا پورا پورا احترام کیا اور اپنے ترجمان سے کہا کہ عبدالمطلب سے دریافت کرو کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔

عبدالمطلب نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے سپاہیوں نے میرے اونٹ پکڑ لئے ہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے اونٹ مجھے واپس کردیں۔

ابرہہ نے کہا۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ میں کعبہ کو ڈھانے اور اس شخص کی بزرگی کی بنیاد کو ختم کرنے آیا ہوں اور اس شخص کو اپنے اونٹوں کی فکر ہے! خدا کی قسم اگر یہ شخص مجھ سے کہتا کہ میں یہیں سے لوٹ جاؤں اور خانہ کعبہ کو نہ ڈھاؤں تو میں اس کے جذبے کا احترام کرتے ہوئے یہیں سے واپس ہوجاتا۔

عبدالمطلب نے فرمایا۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے مجھے اپنے اونٹوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور جو اس گھر کا یعنی خانہ کعبہ کا مالک ہے وہ خود اپنے گھر کی حفاظت کرے گا۔

ابرہہ نے حکم دیا کہ عبدالمطلب کے اونٹ واپس کردیے جائیں۔ اس کے بعد ابرہہ خانہ کعبہ کو ڈھانے کی نیت سے مکہ کی طرف بڑھا، لیکن ابھی وہ کچھ ہی دور چلا تھا کہ ابابیل پرندوں کا ایک جھنڈ آسمان پر پرواز کرتا ہوا نظر آیا، یہ جھنڈ بھی آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا، یہاں تک کہ یہ جھنڈ ابرہہ کی فوج کے اوپر آکر اڑنے لگا۔ ابابیل کا یہ غول چھوٹے چھوٹے سنگریزے ابرہہ کی فوج پر گرا رہا تھا، جس سے ابرہہ کے سپاہیوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ابابیل کی سنگ باری بڑھتی جارہی تھی، آہستہ آہستہ یہ موسلا دھار بارش کی صورت اختیار کرگئی اور پھر یہ ہوا کہ ابرہہ کی فوج کے کئی لوگ سنگ باری کی تاب نہ لاکر موت کے گھاٹ اتر گئے اور اس طرح ابرہہ کی فوج میں ایک خوف سا پیدا ہوگیا اور بہت زیادہ وقت نہیں

گزرا تھا کہ ابرہہ کی فوج کا ایک ایک سپاہی ہلاک ہوگیا، صرف ایک سپاہی باقی رہا اور یہ سپاہی وہاں سے بھاگ کر سیدھا نجاشی کے دربار میں پہنچا اور اس نے ساری صورت حال بادشاہ کو سنائی۔ بتایا کہ ہماری فوج پر ابابیل کے غول نے سنگریزوں سے کس طرح اور کس طرح ایک ایک ہماری پوری فوج تباہ و برباد ہوگئی۔

نجاشی نے حیرت سے پوچھا جن پرندوں نے ہماری ... ہلاک کیا، ان کی شکل وصورت کیسی تھی؟

عین اسی وقت ایک ابابیل فضا میں نمودار ہوئی، اس سپاہی نے ... حضور کا اقبال بلند ہو یہ پرندہ جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے تھے ... پرندوں میں سے ایک ہے۔ اس جیسے پرندوں نے ہی ہماری پوری ... ہلاک کیا ہے۔

جوں ہی اس سپاہی نے اپنی بات ختم کی ابابیل نے ایک ... اس کے سر پر مارا اور وہ سپاہی اسی وقت زمین پر گر کر مر گیا۔

ابابیل کی سنگ باری درحقیقت ایک معجزہ تھا اور اللہ نے ... قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہ معجزہ دکھایا۔ اللہ اس طرح بھی ... بندوں کی اور عبادت گاہوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے حکم پر بے ... جانور بھی بڑی بڑی فوجوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

ابرہہ فوج پر ابابیل کے حملے کی یہ داستان دنیا بھر کے انسانوں ... لئے ایک سبق آموز واقعہ ہے، لیکن ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ... طرح کی مدد ہر وقت نہیں آتی اور ہر طرح کے انسانوں کے لئے نہیں ... اللہ کی یہ مدد ان لوگوں کا نصیب بنتی ہے جو اللہ پر دل کی گہرائیوں سے ایمان لاتے ہیں، اس کی قدرت کاملہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کو بڑا اور عظیم سمجھتے ہیں۔ عبدالمطلب نے کس یقین کے ساتھ ابرہہ سے یہ کہہ دیا تھا ... میرے اونٹ مجھے واپس کردو اور اللہ اپنے گھر کی حفاظت خود کرے گا۔

یہ واقعہ اس سال پیش آیا تھا جس سال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی۔ یہ عظیم الشان معجزہ جس کو قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ایک غیبی نوید تھی اور ظلم کرنیوالے بادشاہوں پر یہ ثابت کرتا تھا کہ اس دنیا میں اصل طاقت اللہ کی ہے اور اصل اقتدار اسی کا ہے جس نے اس دنیا کو بنایا اور جس نے انسانوں کو انسان بنانے کے لئے اتنے رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ اس سبق آموز واقعہ سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ دشمن پر فتح پانے کے لئے اوپر سے یعنی اس دور میں میزائلوں سے حملہ کرنا چاہئے، تب ہی دشمن پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر:۳۱

اسلام الف سے ی تک

خائے معجمہ (خ)

مختار بدری

خودکشی

جو شخص پریشانیوں سے تنگ آکر حالات کا مقابلہ کیے بغیر اپنے آپ کو ہلاک کرلے وہ بزدل ہے اور دربار الٰہی میں وہ سزا کا مستحق ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گلا گھونٹ کر اپنی جان دیتا ہے وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص اپنے زخم مار لیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنے زخم مارا کرے گا۔

خودکشی کرنا حرام ہے مگر خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے دفن کیا جائے گا۔

خوشبو

دل کو خوش کرنے والی بو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عطر دان تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے عطر استعمال فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب۔

(معمولات نبیؐ)

خوش کلامی

خوش کلامی کے معنی ہیں خوش اخلاقی اور شیریں زبانی، سخت کلامی و بدزبانی سے پرہیز کرنا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا. لوگوں سے اچھی بات کہو۔

حدیث میں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی اور خوش خلقی سے بات چیت کرنا نیکی ہے۔ ایک اور حدیث نبویؐ ہے کہ بدزبانی ظلم ہے اور ظلم کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

خوف خدا

اللہ کی عظمت اور اس کی بڑائی کا صحیح تصور ذہن میں ہو تو دل میں خوف خدا کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ جسے یہ احساس ہو کہ اسے اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اور سزا یا جزا کا مستحق ہونا ہے تو وہ یقیناً خدا کا خوف کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۝

مجھ سے ڈرو اگر حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔ (۱۷۵:۳)

اور اس خوف کو ایمان کا تقاضا قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کے احسانات کا جہاں شکر ادا کریں وہیں اس سے ڈرتے بھی رہنا چاہئے کہ کہیں کسی خطا کی پاداش میں یہ نعمتیں چھین نہ لی جائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ (۱۰۲:۳)

خوف خدا انسان کو تمام گناہوں سے باز رکھتا ہے اور نیک کاموں کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ دنیا میں جس کے دل میں خوف خدا ہے اسے آخرت میں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جس کی آنکھیں خوف الٰہی سے آنسو بہائیں، خواہ وہ مکھی کے سر جتنا ہو وہ عذاب نار سے بچ جائے گا۔

خون

اسلام میں بہتا ہوا خون حرام کر دیا گیا ہے۔ فقہاء نے ضرورت

شدید کے تحت بیمار کو خون چڑھانا جائز قرار دیا ہے۔ خواہ یہ خون معاوضہ سے لیا جائے یا بلا معاوضہ۔ البتہ اس کے ساتھ دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ خون نہ دینے میں جان کا خطرہ ہو، دوسرے یہ کہ جان کا خطرہ تو نہ ہو مگر ڈاکٹروں کی رائے میں اس کے علاوہ علاج کی بھی کوئی صورت نہ ہو اور خون دینے کی وجہ سے صحت کے جلد بحال ہونے یا زخم کے بھرنے یا آپریشن کے کامیاب ہونے کا خیال غالب ہو اور نہ دینے کی صورت میں مریض کو شدید تکلیف ہونے کا اندیشہ ہو۔

خیار

اختیار، پسندیدگی، کسی سودے کی تکمیل کے بعد وہ مدت جس میں کوئی بھی فریق اس سودے کو رد کر سکتا ہے۔ عبدالحق نے لکھا ہے کہ اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) خیار الشرط: تین دن یا اس سے کم کی مدت کوئی فریق چاہتا ہے تاکہ وہ اس سودے پر خوب سوچ بچار کر لے۔ (۲) خیار العیب: مال میں کوئی عیب نظر آئے تو فریق اس اقرار نامہ کو رد کر سکتا ہے۔ (۳) خیار الرویہ: جانچ کا اختیار، مال کو دیکھنے کے بعد فریق وہ سودہ نامنظور کر سکتا ہے۔ (۴) خیار التعیین: جب کوئی آدمی ایک ہی چیز کی کئی قسمیں خریدے اور ان میں اختیار کے لئے وقت چاہے۔ (۵) خیار المجلس: جب تک فریق ملتے رہیں تب تک ان کو آزادی ہو کہ اقرار نامہ کو نامنظور کر سکیں، حنفی مسلک پانچویں قسم کو نہیں مانتا، باقی تینوں مسالک اس کی آزادی فریق کو دیتے ہیں۔

خیانت

دغا، امانت کی ضد خیانت، قرآن کریم اور احادیث میں بددیانتی، بے ایمانی اور منافقت کے لئے اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے اور اس کا دائرۂ انطباق بھی انسان کی پوری زندگی پر حاوی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور رسولؐ سے اور نہ آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت کرو۔ (۸:۲۷)

خدا اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی اور جس کام پر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور کیا ہو دخل کرنا بھی خیانت ہے۔ خیانت میں جھوٹ، بے ایمانی، دھوکہ اور دغا بازی جیسی سماجی برائیاں شامل ہیں اور اسلام خیانت کو ایک بہت بڑا جرم تصور کرتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جن بری باتوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک خیانت بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ، مجھے خیانت سے بچائے رکھنا کیوں کہ یہ بہت برا ساتھی ہے۔"

علامہ رشید رضا مصری نے لکھا ہے کہ خیانت سے اللہ کی مراد اس کے فرائض کو چھوڑ دینا ہے اور اس کی مقرر کردہ حدود شریعت سے تجاوز کرنا ہے۔ جس کا بیان قرآن مجید میں کیا گیا ہو اور رسول کی خیانت سے مراد یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے احکام کی جو تشریح قول و عمل سے فرمائی ہو اس کو چھوڑ کر اپنی من مانی تعبیرات اختیار کرنا اور آپس کی خیانت سے مراد یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں اسلام نے مسلمانوں پر عائد کی ہیں ان کو پورا نہ کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیرے پاس امانت رکھوائی اس کی امانت ادا کرو اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو (ابوداؤد، ترمذی)

خیانت کرنا منافق کا کام ہے، مومن کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتا، منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ دوسروں کی رکھی ہوئی امانت میں خیانت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک روز کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور حقوق میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا گناہ قرار دیا، پھر فرمایا کہ میں تم سے قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو اور بلبلا رہا ہو یا گھوڑا ہو جو ہنہنا رہا ہو یا آدمی ہو جو چلا رہا ہو یا کپڑے کے ٹکڑے ہوں اور حرکت کرتے ہوں یا سونا چاندی ہو) وہ کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد رسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کے احکام کو تم تک پہنچا دیا تھا۔ (مسلم)

خیبر

ایک سرسبز و شاداب وادی جس پر یہودی قابض تھے۔ سات ہجری میں مسلمانوں نے اس پر فتح پائی تھی، یہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔

خیر

نیکی، بھلائی، نیک کام، عمدگی۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۝

اور جو بھلائی تم کروگے خدا اس کو جانتا ہے۔ (۲:۲۱۵)

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۝

جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش مجھ میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔ (۳:۳۰)

خیر القرون

عمدہ لوگ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تین نسلوں تک کے لوگ خیر القرون کہلاتے ہیں۔ دورِ صحابہ، دورِ تابعین، دورِ تبع تابعین۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دور میرا ہے، پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں، پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔

خیرات

نیکیاں، خوبیاں، حسین خوش رو عورتیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝

(اور) خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیک و کار ہیں۔ (۳:۱۱۴)

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ۝

ان میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں۔ (۵۵:۷۰)

خیط

سفید دھاگہ، سفید ڈورا، اس سے صبح صادق مراد ہے۔ اَلْخَيْطُ الْاَسْوَدُ. کالا دھاگا، کالا ڈورا، اس سے رات کی سیاہی مراد ہے۔

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ.

(روزہ کی راتوں میں تم کو اختیار ہے کہ) ان سے (یعنی اپنی عورتوں سے) مباشرت کرو اور خدا نے جو چیز تمہارے لئے (اولاد) لکھ دی ہے اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر (روزہ رکھ کر) رات تک پورا کرو۔ (۲:۱۸۷)

خیل: گھوڑے، گھوڑوں پر سوار ہونے والے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا

کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

چھوٹا دروازہ محلہ خویشگیان گنج کی مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 9319982090

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیو بند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829 - 8937937990

راہِ طریقت

تصوف و سلوک

قسط نمبر: ۱۴

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

(۳) **درود شریف**: سید السادات اور معدن السادات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ تو ان کا حق ادا ہو سکتا ہے نہ ہی شمار ہو سکتا ہے۔ لہٰذا سالک کی باقاعدگی اور محبت واخلاص سے درود شریف پڑھے وہ کم ہے، چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے اس پر سیکڑوں اجر و ثواب عطا فرما دیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، اولیائے کرام کا صبح و شام کا معمول رہا ہے۔ دلائل وفضائل کے لئے آیات واحادیث بکثرت ہیں۔ اختصار کی وجہ سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (سورۃ احزاب: آیت نمبر ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت شریفہ کو "اِنَّ" کے لفظ سے شروع فرمایا گیا جو نہایت تاکید کی دلیل ہے۔ مزید برآں مضارع کا صیغہ استعمال کیا گیا جو استمرار اور دوام کی دلیل ہے۔ مفہوم یہ ہوا کہ یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، اس سے بڑھ کر عزت افزائی کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف بھیجنے کی نسبت پہلے اپنی طرف کی پھر فرشتوں کی طرف پھر مومنوں کو حکم دیا کہ تم بھی درود شریف بھیجو، احسان کا بدلہ چکانا مکارم اخلاق میں سے ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محسن اعظم ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی مکافات کا طریقہ بتا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبیت کا عجب عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ شہادت میں آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ذکر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ، آپ کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ اور آپ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔

حضرت شیخ عبد القادرؒ لکھتے ہیں:

"اللہ سے رحمت مانگی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان (کی شان) کے لائق رحمت اترتی ہے اور مانگنے والے پر ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں۔ اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کرے۔"

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں امام زین العابدینؒ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی نشانی ہے۔

احادیث سے دلائل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللّٰہ علیہ عشرا"

(رواہ مسلم وابوداؤد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے۔ اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوۃ بھیجتے ہیں۔

طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ

درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر "براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار" لکھ دیتے ہیں۔

امام مستغفریؒ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز مجھ پر سو دفعہ درود شریف بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں، تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔ مشائخ نقش بندی اسی لئے سالکین طریقت کو صبح و شام سو سو دفعہ درج ذیل درود پاک پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ" یہ درود پاک نہایت مختصر اور جامع ہے۔

علامہ سخاویؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ایک جو مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے، دوسرے جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ کثرت درود کے ثمرات میں سے یہ ہے کہ خطاؤں کا کفارہ ہونا۔ درجات کا بلند ہونا، اعمال کا بڑی ترازو میں تلنا، ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا، خطرات سے نجات پانا، نبی علیہ السلام کی شفاعت نصیب ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ بننا، عرش کا سایہ ملنا، حوض کوثر پر حاضری نصیب ہونا، قیامت کے دن کی پیاس سے بچنا، پل صراط پر سہولت سے گزرنا، جہنم سے خلاصی ہونا، مرنے سے پہلے مقرب ٹھکانا دیکھ لینا، ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا، نادار کے لئے صدقہ کا قائم مقام ہونا، مال میں برکت ہونا، پڑھنے والے کے بیٹے اور پوتے کا مستفیض ہونا، دشمنوں کا غلبہ ملنا، نفاق سے بری ہونا، دل کا زنگ دور ہونا، لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونا، جو شخص ساری دعاؤں کو درود بنائے، اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت ہونا، خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت نصیب ہونا، سالکین طریقت کو چاہئے کہ صبح و شام محبت وادب کے ساتھ بارگاہ نبوی میں درود کا ہدیہ بھیجا کریں۔

بقول شخصے

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

درود شریف کے متعلق پوچھے جانے والے چند عمومی سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال نمبر ۱: جب اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس وجہ سے نہیں کہ نبی علیہ السلام کو اس کی احتیاج ہے، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ ہمارا درود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ مزید برآں درود شریف پڑھنا تو ہمارے اپنے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر ۲: سنا ہے کہ ایک گنہگار امتی کے پلڑے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹا سا پرچہ ڈالیں گے تو پلڑا بھاری ہو جائے گا وہ کیسے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اخلاص کی قدر ہے، جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر منتہائے نظر تک پھیلا ہوگا اس پر غالب آجائے گا، اس کی دلیل ہے۔

سوال نمبر ۳: کیا درود شریف میں "صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یا "اُصَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھ سکتے ہیں۔

جواب: نہیں پڑھ سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات عیب سے پاک ہے، جب کہ ہم سراپا عیوب ونقائص ہیں، لہٰذا جو سراپا عیب ہو وہ سراپا پاک کی کیا ثنا بیان کر سکتا ہے۔

بقول شخصے

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

لہٰذا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" میں ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وصلوٰۃ ہو۔

سوال نمبر ۴: کیا حائضہ عورت درود پڑھ سکتی ہے؟

جواب: حائضہ عورت اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے سکتی ہے کلمہ پڑھ سکتی ہے، درود اور استغفار پڑھ سکتی ہے، صرف قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی معلمہ ہو

شاگرد کو اس حالت میں سبق دینا چاہے تو قرآن کا ایک ایک لفظ جدا جدا کر کے پڑھائے مگر قرآن پاک کو ہاتھ نہ لگائے۔

سوال نمبر ۵: کیا بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے مگر باوضو پڑھنا ''نور علی نور'' ہے۔

سوال نمبر ۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: بعض احادیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے والد کی پشت سے ماں کے پیٹ میں تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح نبیوں کے سردار ہیں، جمعہ کا دن باقی دنوں کا سردار بنا۔ پس جمعہ کے دن درود کی کثرت کو مناسبت ہوتی۔

سوال نمبر ۷: درود ابراہیمی میں ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کے ساتھ ''کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ'' کہنا ظاہر کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فضیلت نصیب ہے۔

جواب: عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ ''کما'' کا لفظ کبھی مثل کے لئے استعمال ہوتا ہے، کبھی ادنیٰ کے لئے۔ جیسے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے ''مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ''

(سورۃ النور، آیت ۳۵)

اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔

حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں سے کیا نسبت۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس سوال کے دس جواب لکھے ہیں۔ مکتوبات امام مجدد الف ثانی میں بھی اس کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

(۴) استغفار

روزانہ صبح و شام ایک سو مرتبہ استغفار پڑھنا، مشائخ نقش بند ایک نہایت مختصر اور جامع استغفار پڑھتے ہیں۔ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' قرآن و حدیث سے اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

دلیل نمبر ۱: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ'' (سورۃ ہود: آیت ۵۲)

تم استغفار کرو اپنے رب کے سامنے اور توبہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس مشائخ نقشبند اسی حکم کی روزانہ تعمیل کرتے ہوئے نہایت ندامت سے استغفار پڑھتے ہیں اور یہی تعلیم اپنے سالکین کو بھی دیتے ہیں۔

دلیل نمبر ۲: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۝ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ۝ (سورۂ نوح: آیت ۱۰،۱۲)

پس میں نے (ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو، بے شک بخشش ان کی دائمی صفت ہے۔ وہ تم پر بارش نازل فرماتے ہیں اور بارش بھی موسلا دھار اور مال و اولاد دے کر تمہیں بڑھاتے ہیں اور تمہاری خاطر باغات اور نہروں کا انتظام کر رکھا ہے۔

دلیل نمبر ۳: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (سورۃ الانفال: آیت نمبر ۳۳)

حق تعالیٰ آپ کی موجودگی میں ان کو عذاب نہیں دیں گے اور (اسی طرح) جب وہ استغفار کر رہے ہیں تو بھی ان کو عذاب نہیں ہوگا۔

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

''کان فیھم امنان النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاستغفار فذھب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبقی الاستغفار'' (ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۱۲)

امت میں عذاب سے بچنے کے لئے دو ذریعے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور استغفار، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دنیا سے رخصت ہوئے البتہ استغفار اب بھی باقی ہے۔

دلیل نمبر ۴: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (سورۃ الذاریات: آیت ۱۷،۱۸)

یہ حضرات رات کو بہت کم سوتے ہیں اور سحر کے اوقات میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

قرآنی عملیات

نام مرض یا مقصد	نسخہ نورانی یا عمل	طریقہ استعمال
اسقاط حمل	سورۃ یٰسین مکمل	سات تار نیلا دھاگہ قد عورت کے برابر لیکر مکمل پڑھو اور ہر مبین پر دھاگہ کو گرہ دو پھر عورت کے گلے میں ڈالو۔ بچہ ہونے پر بچہ کے گلے میں ڈالو۔
اولاد نرینہ	پ۱۲ سورۃ یوسف مکمل	مکمل سورۃ کو پڑھ کر ایام حمل میں عورت کے گلے میں ڈالے اور روزانہ تلاوت کرے۔
اٹھرا	سورۃ مومنون مکمل سورۃ الکوثر	ایک بوتل سادہ پانی پر ہر صبح کو ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور رات سوتے وقت دو چار گھونٹ پی لیں۔
چیچک	سورۃ کوثر مکمل	سات عدد چاول لے کر ہر چاول پر ایک دفعہ دم کریں دوا سے پہلے یا بعد میں کھلائیں شفاء ہوگی۔
خسرہ	سورۃ فاتحہ مکمل	سات بار پڑھ کر دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں۔
خارش	سورۃ القدر مکمل	خارش خشک یا تر ہو پانی پر ۷ بار دم کر کے پلائیں اور تیل پر دو بار پڑھ کر مالش کریں۔
برص سفید	سورۃ بقرہ نمبر۲۵۹	کھونگچی کے تیل پر دم کر کے مالش کریں۔
درد پاء	سورۃ کہف آیت نمبر ۴۷	درد پاء کے لئے مجرب ہے۔ ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
امراض قلب و معدہ	سورۃ انبیاء آیت نمبر ۸۷ تا ۸۸	یہ آیات امراض قلب و معدہ کے لئے اکسیر ہیں ۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ سورۃ فاتحہ پڑھیں۔
دل کے امراض	سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۲۴ تا ۲۸	دل کے امراض کے لئے آیات مبارکہ ۲۵ مرتبہ پانی پڑھ کر پر دم کریں ۴۱ دن روزانہ کریں۔
نظر بد	سورۃ ن و سورۃ قلم آخری آیت	دونوں آیات کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔
بواسیر	سورۃ اعلیٰ مکمل	ہر نماز کے بعد پڑھا کریں صحت ہوگی۔
احتلام	سورۃ طارق مکمل	سونے سے پہلے سورۃ مبارکہ کو پڑھ کر سو جائیں۔
بہرہ پن	سورۃ حشر کی آیت نمبر ۲۱ تا ۲۴	متاثرہ کان پر ان آیات مبارکہ کو ۶۶ مرتبہ روزانہ پڑھ کر دم کریں۔
جنسی کمزوری	سورۃ دہر کی پہلی پانچ آیات	روزانہ ۶۶ مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کر کے پیا کریں۔
درد سینہ و دل	سورۃ الم نشرح مکمل	اس سورۃ مبارکہ کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر روزانہ سینہ پر دم کریں۔
شوگر	سورۃ رحمٰن مکمل	پانچ مرتبہ پڑھ کر رات کو ہی ڈھکا ہوا پانی پر دم کر کے پیا جائے۔ ۴۰ دن کرنا ہے
رسولی	سورۃ انشقاق	کو مکمل پڑھیں اور رسولی پر دم کریں یہ پانچ دن کرنا ہے۔
گردوں کی تکلیف یا ناکارہ ہونا	سورۃ التکاثر	مکمل کو ۲۱ روز تک پڑھ کر مریض پر دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں۔

مفید عملیات

لاعلاج بیماریوں سے شفاء کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ایک ہزار بار پڑھ کر سرسوں کا تیل ایک بوتل پر دم کر کے محفوظ رکھئے۔ جب کوئی مریض کسی قسم کے درد یا دیگر تکالیف کے لئے تو ذرا سا تیل اس میں سے دیا جائے اور کہہ دیں کہ ایک ایک قطرہ سوتے وقت مریض کے کان میں ڈالیں اور درد کی جگہ مالش کریں۔ اس سے ہر قسم کی تکلیف رفع ہوگی۔

اگر سوتے میں طرح طرح کے ڈراؤنے خواب آتے ہیں تو اس سے نجات ہوگی۔ اگر کسی قسم کا خطرہ آسیب وغیرہ کا ہو گا تو اس سے نجات ہوگی۔ اور جو دوا مریض کے استعمال میں آ رہی تھی اور وہ اثر نہیں کرتی تھی انشاءاللہ اثر کرنے لگے گی۔

بچوں کا رونا

اکثر بچوں کا جب دودھ چھڑایا جاتا ہے تو بہت روتے اور انتہائی ضد کرتے ہیں۔ والدین بہت پریشان ہو جاتے ہیں اور بچہ بھی بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی بچے کو کئی مرتبہ پلادیں تو اللہ تعالیٰ بچے کو صبر عطا فرمائے گا۔

امراض چشم اور برائے بینائی

سات بار آیت کریمہ اور ۹۰ / بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ پڑھ کر دم کرے تو انشاءاللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

آشوب چشم سے نجات

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کسی چینی کی رکابی پر لکھے اور اس پر ۷۰ / بار آیت کریمہ پڑھ کر دم کرنے کے بعد اس کو ہری گلو کے عرق سے دھو کر قدرے افیون گھس کر آنکھ کے اوپر لیپ کرے۔ انشاءاللہ پھر کسی دوا کی ضرورت نہ پڑے گی۔ کیسا ہی سخت آشوب چشم کیوں نہ ہو دفع ہو جائے گا۔ اگر وقت پر یہ دونوں چیزیں نہ ملیں تو پانی سے دھو کر آنکھ پر لگائیں مجرب ہے۔

کنٹھ مالا کا علاج

(والعیاذ باللہ تعالیٰ) سات تار نیلے سوت کی مریض کے قد کے برابر یعنی مریض کو کھڑا کر کے اس کی پیشانی کے بالوں سے ناخن پاؤں تک بالکل ٹھیک ناپے اور اس میں اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ اور بسم اللہ پڑھے اور دم کرے اور گنڈہ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالے، باذن اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

چیچک سے نجات

اگر چیچک یا خسرا نکلنے کا خوف ہو تو انشاءاللہ نہ نکلے گی اور اگر نکل آئی ہو تو چینی کے رکابی پر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ لکھ کر آب زمزم سے اور اگر آب زمزم نہ ملے تو بارش کے پانی سے اور یہ بھی نہ ملے تو تازہ پانی سے دھو کر پلائیں انشاءاللہ صحت کاملہ ہوگی۔

چیچک کا عمل

اس عمل کے ذریعہ اگر چیچک نہ نکلی ہو تو نکلے گی نہیں اور اگر نکل آئی تو آسانی سے نکل کر بغیر نقصان پہنچائے واپس لوٹ جائے گی۔ انشاءاللہ مریض بہت جلد شفا پائے گا۔ عمل یہ ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ لڑکا ہو تو سیدھے کان میں اور لڑکی ہو تو الٹے کان میں تین بار دم کریں اور شیرینی میں تقسیم کرے۔

عمل دفع دمبل

سات مرتبہ سورہ قریش مع اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ شریف پڑھے اور دمبل کہ ہاتھ کی ہتھیلی میں نکلتا ہے اور کرسول کے درد پر دم کرے۔ بواسیر پیچش خون آلود اور دست اور مروڑ کے واسطے پانی پر دم کر کے پلانے انشاءاللہ صحت ہوگی۔

خواب میں ڈرنا

برائے دفع ڈر خوف۔ جولڑکا یا کوئی اور خواب میں ڈرتا ہو اس کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بہت مفید ہے۔ اس کو لکھ کر ڈرنے والے کی گردن میں باندھے پھر وہ کبھی خواب میں نہیں ڈرے گا اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

نیند نہ آنے کا طلسم

اگر کسی کو زیادہ نیند آتی ہو تو الو کو ماریں اور مرنے کے بعد اس کی جو ایک آنکھ کھلی رہتی ہے اس کو لے کر کپڑے میں باندھیں اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ پڑھ کر گردن میں لٹکائیں۔ جب تک وہ لگی رہے گی نیند نہ آئے گی اور جب اتاریں گے تو نیند آجائے گی۔ الو کی ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے لہذا کھلی ہوئی آنکھ لیں گے تو نیند نہ آئے گی۔

بانجھ عورت کے لئے

چار روز تک سورہ مزمل شریف اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ باوضو پڑھ کر کسی چیز پر دم کرکے کھلائے۔ شروع چاند سے بعد نماز صبح پڑھا کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

عورتوں کی ہر بیماری کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ عورتوں کی ہر بیماری خصوصاً عورتوں کی پوشیدہ بیماریوں نیز حفاظت حمل کے لئے خاص عطیہ ہے۔ زعفران سے نقش کی طرح لکھ کر گلے میں ڈالے اور حمل کے زمانہ میں ڈورا اتنا بڑا کردیں کہ ناف سے اوپر رہے اور اسی کو زعفران سے لکھ پلائے۔ مجرب ہے۔

بواسیر کے لئے

خونی اور بادی بواسیر کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کا تعویذ بنا کر چاندی کے خول میں ڈال کر بازو پر باندھے تو جلدی فائدہ ہوگا۔

بانجھ عورت کے لئے

گیارہ سپاری (چھالیہ) لے کر ہر سپاری پر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ہزار بار پڑھے اور ہر روز ایک سپاری نہار منہ عورت کو کھلانے سے پہلے آیت کریمہ ۸۹ بار پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

پاؤں کے امراض

پاؤں میں کسی طرح کی کوئی تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کو تیل پر دم کرکے مالش کیا جائے تو انشاء اللہ تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔

درد انگلی

اگر پاؤں کی انگلی میں درد ہو تو تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ہاتھ پر دم کرکے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

پستانوں کا عدم ابھار

کسی عورت کے پستان ابھرے ہوئے نہ ہوں تو چالیس دن تک اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ روزانہ اکتالیس مرتبہ پانی پر دم کرکے پلایا جائے۔

عورت میں دودھ کی کمی

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ نہ پیدا ہوتا ہو تو ایک سو ایک بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بارش کے پانی دم کرکے پلایا جائے تو انشاء اللہ خوب دودھ ہوگا۔

ورم پستان

اگر پستانوں پر ورم آگیا ہو تو سورہ اخلاص، آیت کریمہ اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ دس بار پانی پر دم کرکے پلایا جائے۔ انشاء اللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

سیلان الرحم سے نجات

سیلان الرحم کی بیماری ہوگئی ہو تو تین سو بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ عرق گلاب پر دم کرکے اکتالیس روز تک پلایا جائے تو انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔

کمی حیض سے نجات

جسے حیض بہت کم مقدار میں آتا ہو اسے روزانہ سات سو بار

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ آب زمزم پر دم کر کے ایک ہفتہ تک پلایا جائے اور اسی کو لکھ کر گلے میں بھی ڈالا جائے۔

کثرت حیض کا خاتمہ

اگر حیض کا خون زیادہ مقدار میں آرہا ہو تو اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ لکھ کر پیٹ پر باندھی جائے۔

بخار سے نجات

ہر طرح کے بخار میں اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ کو تین دن تک روزانہ کاغذ پر لکھ کر صبح نہار منہ دھو کر پلانا بہت مفید ہے۔

برص کا علاج

جسے برص کی بیماری ہو اگر وہ ایام بیض میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسم باری تعالیٰ المجید اور اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بکثرت پڑھے انشاء اللہ وہ صحت یاب ہوجائے گا۔

بخار کا خاتمہ

اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ کو کاغذ یا برتن پر لکھ کر مریض کے ماں اور باپ کا نام بھی لکھے اور پھر اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلایا جائے۔ شدید ترین بخار بھی انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

ہر مرض کے لئے

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ طشتری پر لکھ کر دھو کر پلانا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا ہر طرح کے مرض میں بہت مفید ہے۔ اگرچہ کتنا ہی سخت مرض کیوں نہ ہو۔ ساتھ آیت کریمہ کا کھلا ورد کرے۔

پریشان کن خواب دیکھنا

جو نیند کی حالت میں پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ کو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ خواب بد سے محفوظ رہے گا۔

بچے کی زبان نہ چلنا

اگر بچے کی زبان نہ چلتی ہو تو سورہ بنی اسرائیل اور اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ آیت کریمہ زعفران سے لکھ کر دھو کر پلائی جائے تو انشاء اللہ زبان چل پڑے گی۔

آدھے سر کا درد

سورج نکلنے سے پہلے جس شخص کے سر میں آدھے سر کا درد ہو تو درد کی جگہ اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔

ایک ہی دن میں تین مرتبہ اسی وقت یہ عمل کیا جائے۔ یعنی تین مرتبہ گیارہ گیارہ بار کل ۳۳ بار۔ انشاء اللہ مریض کو پہلے ہی دن ورنہ دوسرے دن اور تیسرے دن تو بالکل آرام ہوجائے گا۔

دردسر کے لئے

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ لکھ کر اور موم جامہ کر کے سردرد کی صورت میں سر پر باندھا جائے تو فوراً آرام آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

گردے کی پتھری

اگر گردہ میں پتھری ہو تو سورہ تبت یدا اور اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر عرق مکوہ سے دھو کر گیارہ دن تک پلانا بہت مفید ہے۔

مثانہ کے لئے

مثانہ کے درد میں اکتالیس مرتبہ اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ گلاب کے عرق پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے۔

اعوذ باللہ کا نقش

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ کا نقش یہ ہے جو ہر بیماری میں اللہ کے فضل سے مفید ثابت ہوتا ہے اس کو کالی روشنائی سے لکھ کرائے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ ہر مرض سے اور ہر تکلیف سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۳۹۷	۴۱۱	۴۰۸	۴۰۲
۴۰۹	۴۰۳	۳۹۸	۴۱۰
۴۰۴	۴۰۶	۴۱۳	۳۹۹
۴۱۲	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۷

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۳۶

شمار	نام	علاقہ	T. No.
954	فضل الرحمٰن	گاؤں پنچورہ، محلہ ہولی والا، ضلع سہارنپور یوپی	T/1001/13
955	احمد خان	تاؤ لے صاب گلی، ماتا کی کھڑکی، حیدرآباد، آندھرا پردیش	T/1002/13
956	محمد عمر	گاؤں کبیر پور، پوسٹ ہرسولی، ضلع مظفرنگر یوپی	T/1003/13
957	احمد عبدالشافی ذکوان	ممتاز کالونی، سعید آباد، حیدرآباد، آندھرا پردیش	T/1004/13
958	محمد ابراہیم	گلی نمبر 6، اے بلاک، میرو ہار، مدن پور باس، دہلی	T/1005/13
959	فریدہ انگوری بیگم	گلی نمبر 6، اے بلاک، میرو ہار، مدن پور باس، دہلی	T/1006/13
960	شیخ محمد شفیق الرحمٰن	گاؤں انتر ولی، تعلقہ گیوراے، ضلع بیڑ، مہاراشٹر	T/1007/13
961	عزیز احمد	رفیع احمد قدوائی مارگ، نزد پرانی مچھلی مارکیٹ، نگیان ضلع تھانہ، مہاراشٹر	T/1008/13
962	محمد الطاف حسین	ویلگوڈو، منڈل، کرنول، آندھرا پردیش	T/1009/13
963	ہارون رشید	محلہ مدینہ، نیوگوتم منادی، ضلع بیلگام، کرناٹک	T/1010/13
964	محمد انصر	عثمان پیٹ، فرسٹ اسٹریٹ، مینل وشارم، ضلع ویلور، تمل ناڈو	T/1011/13
965	محمد حنیف الدین	نرساریڈی کالونی، تاڑبن نزد پارک، حیدرآباد، آندھرا پردیش	T/1012/13
966	محبوب باشا	امام وخطیب مکہ مسجد، مندی کنکر، ضلع کرنول، آندھرا پردیش	T/1013/13
967	عبدالخلیل	گلی نمبر 5، مری نگر، بے سیہ روڈ، کرمند، بھوپال، ایم پی	T/1014/13
968	ڈاکٹر شیخ رفیق	ہمدرد یونانی کلینک، ایسٹ امام پاڑہ، ضلع کیندر پاڑہ، اڑیسہ	T/1015/13
969	حافظ محمد الیاس	کنڈے پلاٹ، راماناتھ نگر، بھاجی ورگاہ، سانگلی، مہاراشٹر	T/1016/13
970	محمد اختر قاسمی	نظیر آباد، مرکز والی مسجد، منڈ، ایم پی	T/1017/13
971	نظام الدین	جنسی بازار، گول کونڈہ، حیدرآباد، آندھرا پردیش	T/1018/13
972	سید محمد [illegible]	این اے بے کالونی، بنگرا نو، پیٹا فلم، ترو چراپلی، تمل ناڈو	T/1019/13
973	محمد یوسف الیاس	ایم آر اسٹورس، لونگ بازار، ویلور، تمل ناڈو	T/1020/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۳۷

شمار	نام	علاقہ	T. No.
974	محمد عمران	گاؤں ایچ بی ہلی، محلہ محبوب نگر، ضلع بلاری، کرناٹک	T/1021/13
975	سید سلمان	پولیس اسٹیشن کے سامنے، ماڈی والا، بنگلور، کرناٹک	T/1022/13
976	یوسف علی	کیر آف جد، فاطمہ، پھول باغ، چندرائن گٹہ، حیدر آباد، آندھرا پردیش	T/1023/13
977	محمد فصیح الدین	محلہ نیل، ویلوگوڑو، ضلع کرنول، آندھرا پردیش	T/1024/13
978	عبدالبصیر	حضرت امداد اللہ کے پلٹنی، بنگلور، کرناٹک	T/1025/13
979	مبارک خاں	میل کوٹی، ففتھ کراس، ڈنکائی، کوتائی، ضلع کرشنا گری، تمل ناڈو	T/1026/13
980	محی الدین	دیسایادر، ویدیمانام تھلور، سواد تی، بیلگام، کرناٹک	T/1027/13
981	مطیع الرحمن	گوکھلا بازار گاؤں، پوسٹ سسوا، موتی ہاری، بہار	T/1028/13
982	محمد عظیم اللہ	چھتی، ضلع سپول، بہار	T/1029/13
983	حافظ مشتاق	کاجو بھائی خلجی، نوی نگری، اسٹیشن جمبوسر، ضلع برج، گجرات	T/1030/13
984	محمد شبیر	جوڑ مارکیٹ، ضلع کنجھر، اڑیسہ	T/1031/13
985	محمد سعید	ارتھانگل، تھیم اسٹریٹ ون، پرنام بٹ، ویلور، تمل ناڈو	T/1032/13
986	عادل رشید بٹ	کیر آف فیوچر کیئر، ڈبل کامپلیکس، نیو عبداللہ نیوز ایجنسی، لال چوک، سری نگر، کشمیر	T/1033/13
987	عمران حسین	جے جے کالونی، بلاک بی، بوانہ دہلی	T/1034/13
988	محمد ریاض	بیونا مرادہ روڈ، ویداوتی نگر، ہری یور چترو رگ، کرناٹک	T/1035/13
989	ایم عبداللطیف	محلہ ملا پیٹ، گاؤں راجولی، وڈے پلی، ضلع محبوب نگر، اے پی	T/1036/13
990	محمد شفیع اللہ	کوسالہ نگرم، ویپاپورم، ضلع چتور، آندھرا پردیش	T/1037/13
991	محمد رزاق یتیم	ست گرو کینٹی چول، انا بھاؤ ساٹھے نگر، مان خورد، ممبئی	T/1038/13
992	محمد یعقوب قاسمی	دیوا بپارائی، سندگی، ضلع بیجاپور، کرناٹک	T/1039/13
993	حافظ محمد یوسف	سامنے حکیم فیض اللہ، مسجد چندر کلا، راوتی، برہان پور، مدھیہ پردیش	T/1040/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

ممبئی کی مشہور ومعروف مٹھائی ساز فرم

طھوراسوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھوراسوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۱۲۷۳

GRAPHTECH

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: کانپور

نام: اشفاق حسین

نام والدین: زرینہ بیگم، محمد ابراہیم

تاریخ پیدائش: ۱۹۸۷؍۷؍۱۷

نام شریک حیات: انجم بانو

شادی کی تاریخ: ۱۵؍فروری ۲۰۱۲ء

قابلیت: بی۔اے

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۵ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۴ حروف، حروفِ صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف آتشی، ۲ حرف بادی، ۲ حرف آبی اور ایک حرف خاکی ہے۔ بہ اعتبار تعداد کے آپ کے حروف میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے اور بہ اعتبار اعداد بھی آپ کے نام میں آتشی حروف ہی کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۶۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۱۰ ہیں۔

سات کا عدد منکسر المزاجی کی علامت مانا گیا ہے۔ جن لوگوں کا عدد سات ہوتا ہے وہ سیمابی مزاج رکھتے ہیں، دم میں تولہ اور دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوا کرتی ہے۔ سات عدد کے لوگوں میں اپنے نفس کو مارنے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ لوگ قوت صبر وضبط سے مالا مال ہوتے ہیں اور ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔

سات عدد کے لوگ تنہائی اور خاموشی کو اہمیت دیتے ہیں، عافیت پسند ہوتے ہیں، جھگڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، یہ لوگ دور اندیش ہوتے ہیں اور حکمت عملی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ سات عدد کے لوگ کسی قدر تنقید مزاج بھی ہوتے ہیں، نازک دل ہوتے ہیں، اکثر معمولی باتوں پر ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے، قناعت ان کی فطرت میں ہوتی ہے، یہ لوگ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں، اس لئے بر موقع کوئی اقدام نہیں کر پاتے، یہ لوگ ترش رو بھی ہوتے ہیں، ان کا اخلاق اچھا ہوتا ہے، لیکن ترش روئی اکثر ان کے اخلاق اور ان کے اوصاف کو نقصان پہنچاتی ہے اور لوگ ان سے کچھ فاصلے پر چلے جاتے ہیں۔

سات عدد کے لوگ پیٹ کے بہت کچے ہوتے ہیں، یہ اپنا کوئی راز محفوظ نہیں رکھ پاتے۔ سات عدد کے لوگوں کو اپنا راز بتا کر یہ خواہش رکھنا کہ وہ راز کو محفوظ رکھ سکیں گے، بے سود ہوگا۔ یہ لوگ اپنے بھی راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، دوسرے کے رازوں کی حفاظت کیسے رکھ سکیں گے۔

سات عدد کے لوگوں کو سیر وتفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور اکثر انہیں سیر وتفریح کے مواقعات ملتے بھی رہتے ہیں۔ سات عدد کے لوگوں کی یہ کمزوری عام ہوتی ہے کہ یہ لوگ خود کو معزز، دور اندیش اور صاحب فراست سمجھتے ہیں۔ سات عدد کے لوگ بالعموم خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے وہ امیر گھرانوں میں بیاہی جاتی ہیں۔ سات عدد کے لوگ سوچتے زیادہ ہیں، لیکن عمل کم کرتے ہیں، یہ لوگ اکثر کاہل قسم کے ہوتے ہیں اور ہر وقت ان پر ایک طرح کی سستی سوار رہتی ہے۔

سات عدد کے لوگوں کی کامیابی کا انحصار ان کے حلقۂ احباب پر ہوتا ہے، ان کے دوست اگر درست ہوں تو انہیں کامیابیاں میسر آتی ہیں اور اگر ان کے دوست بے کار اور نکمے ہوں تو انہیں محرومیوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ سات عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، سوچ وفکر کر کے نئی نئی اسکیمیں اختراع کرنا ان کی فطرت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

چونکہ آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ بہت نرم دل واقع ہوئے ہیں، آپ کے مزاج میں نرمی تو ہے لیکن استحکام نہیں ہے، آپ کسی وقت آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور کسی وقت زمین کی تہہ میں اتر جاتے ہیں، آپ قناعت پسندی کی دولت سے

مالا مال ہیں، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں، لیکن سیم وزر اکٹھا کرنے کی خواہش آپ کے دل سے کبھی نہیں نکلتی، آپ دن میں خواب بہت دیکھتے ہیں، حالانکہ دن میں دیکھے ہوئے خوابوں کو کبھی تعبیر نصیب نہیں ہوتی، آپ اچھی بری صحبت کا اثر جلد قبول کرلیتے ہیں، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اچھے دوستوں کی صحبت اختیار کریں اور برے لوگوں کی صحبتوں سے حتی الامکان دور رہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی۔ آپ کا کلی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ آپ کی دوستی ۲ اور ۶ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی اور ان لوگوں سے آپ کو مالی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ ۴، ۵، ۸ اعداد آپ کے لئے عام سے ثابت ہوں گے، ان عدد کے لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ پہنچے گا نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، یہ عدد آپ کو ہمیشہ نقصان پہنچائیں گے، ان عدد کے لوگوں سے اور چیزوں سے جس قدر آپ محتاط رہیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۷۱ ہے۔ اس عدد کو اچھا نہیں مانا گیا ہے، یہ عدد حادثوں کا عدد ہے اور یہ عدد بے اطمینانی لاتا ہے۔ اس عدد کے لوگ اکثر نحسوں کا شکار رہتے ہیں اور تردد اور تذبذب ان کی زندگی کا حصہ بن کر رہ جاتے ہیں

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں اگر آپ اپنے اہم کاموں کی شروعات اور افتتاح وغیرہ کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ ۱۷ تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے اور ۱۷ تاریخ ہی کو آپ کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ آپ ۱۷ تاریخ سے جس قدر گریز کریں گے اسی قدر آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ پیر کا دن آپ کے لئے خصوصیت کا حامل ہے، اپنے خاص کاموں کو آپ پیر کے دن کریں تو بہتر ہوگا۔ یمنی عقیق اور سچا موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں انشاء اللہ سنہرا انقلاب آئے گا، پتھر کا وزن ۴ رتی سے کم نہ ہو اور چاندی کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہو۔

جنوری، فروری، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔ ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں دردِ سینہ، نظام ہاضمہ کی خرابی، امراض پیٹ، کھانسی نزلہ زکام، امراض جلد، خرابی خون جیسی شکایات پیدا ہو سکتی ہیں۔

آپ کے نام میں ۳ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مجموعی اعداد ۴۰ ہوتے ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۱۳۶ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا اور یہ نقش آپ کو انشاء اللہ راس آئے گا۔

۷۸۶

۳۳	۳۷	۴۰	۲۶
۳۹	۲۷	۳۲	۳۸
۲۸	۴۲	۳۵	۳۱
۳۶	۳۰	۲۹	۴۱

آپ کے مبارک حروف ج، د ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گی۔ زرد اور ہرا رنگ ہمیشہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، اگر آپ ان رنگوں کے پردے اپنے گھر میں لگائیں گے یا کسی بھی طرح ان رنگوں کو فوقیت دیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کے اندر نفس کو مارنے کی صلاحیت ہے، آپ قوت صبر وضبط سے مالا مال ہیں، آپ عافیت پسند بھی ہیں، لیکن آپ اکثر وبیشتر بے آرامی کا شکار رہتے ہیں، آپ کو خواہ مخواہ کی تنقید سے بچنا چاہئے، تنقید سے آپ کی خوبصورت شخصیت پامال ہو کر رہ جاتی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، فرزانگی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر، پراسراریت، ایثار وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، بے آرامی، ترش روئی، احساس کمتری، سستی، مایوسی، نقادی، بدگمانی وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی اور خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹
		۸
۱۱		۷۷۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۲ بار آیا ہے جو آپ کی قوتِ اعتماد اور قوتِ گویائی کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ خود اعتمادی کے ساتھ اپنا مافی الضمیر بیان کر لیتے ہیں اور دوسروں پر گفتگو کی اچھی چھاپ چھوڑ دیتے ہیں۔

۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات سمجھنے میں لاپرواہی برتتے ہیں، آپ کو زیادہ تخیل پسند ہونے کی ضرورت ہے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بھی کمزور ہیں اور اس کمزوری کو دور کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔

۴ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور بروقت اقدام کرنے میں پس وپیش سے کام لیتے ہیں۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تمناؤں کا اظہار کرنے میں بھی شرم محسوس کرتے ہیں، آپ گھریلو ذمہ داریوں سے منہ چراتے ہیں، جو بہت بڑا عیب ہے۔ آپ کے چارٹ میں ۷ تین بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ مخفی علوم سے آپ کی دلچسپی حد سے بڑھی ہوئی ہے، آپ مخفی علوم کے سلسلے میں کسی کی مدد لینا پسند نہیں کرتے، آپ خود بھی گتھی کو سلجھا لیتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر دوسروں کے کاموں کو جانچنے اور پرکھنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے اندر مچلنے والے جذبات واحساسات کو واضح کرتی ہے، آپ کے خیالات میں ایک طرح کی وسعت موجود ہے، آپ تنگ دل اور تنگ نظر نہیں ہیں، آپ اپنے حریفوں کے لئے بھی ایک طرح کی گنجائش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے جو ایک طرح کی محرومی کی علامت ہے، اس لائن کے خالی رہنے کی وجہ سے آپ گھریلو زندگی میں پراگندگی اور گوناگوں اختلافات کا شکار ہو سکتے ہیں اور ضد بازی کا شکار ہو کر حقائق سے روگردانی بھی کر سکتے ہیں اور ایسا کرنا آپ کے لئے بہتر اقبار مضر ثابت ہوگا۔

آپ کے دستخط آپ کے مزاج کی شگفتگی لیکن خیالات کی بے چینی کو ثابت کرتے ہیں، لیکن ان میں ایک طرح کی پختگی موجود ہے اور یہ پختگی اس بات کی علامت بھی ہے کہ آپ کچھ بننے کی آرزو رکھتے ہیں۔

آپ کا فوٹو آپ کے اندر چھپے ہوئے فلسفے کی غمازی کرتا ہے اور آپ کی آنکھوں سے حمیت اور خودداری ٹپکتی ہے۔

آپ کی شخصیت کا یہ خاکہ پیش کر کے ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی جدوجہد کریں گے اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کا رول بھی ادا کریں گے۔ اس کالم کا مقصد یہی ہے کہ لوگ اپنی خامیوں کو دور کر کے اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کر کے اپنی شخصیت کو مزید نکھار سکیں۔

گولی فولادِ اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولادِ اعظم ہے جہاں عیش وعشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی "فولادِ اعظم" استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُراثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی -/17 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/500 روپے ہے (علاوہ محصول ڈاک) رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

قیمتی اوقات کے قیمتی نقوش

قرانِ شمس و مشتری

یہ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے اور یہ وقت سال میں ایک بار ضرور آتا ہے۔

۲۳ر جولائی ۲۰۱۳ء شام ۵ بجکر ۲۹ رمنٹ سے ۲۹ رجولائی دن ۱۱ ربجکر ۵۷ رمنٹ تک رہے گا۔

اس قیمتی وقت میں جو نقش بنے گا وہ بہت قیمتی ہوگا اور اس کی روحانی تاثیر بہت مستحکم ہوگی، اس نقش کے نتائج باذن اللہ بہت جلد برآمد ہوں گے۔ یہ نقش ان لوگوں کے لئے مفید ہوگا جو تسخیر خلائق اور دولت وثروت کے متمنی ہوں مثلاً ڈاکٹر لوگ، وکیل لوگ یا دوکاندار لوگ یا وہ لوگ جو اس بات کے خواہش مند ہوں کہ اہل دنیا ان سے رجوع کریں اور خلقت ان کی طرف متوجہ ہو اس طرح کے تمام لوگوں کے لئے یہ نقش انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کے پترے پر یا کاغذ پر یہ نقش لکھیں۔

اس نقش کے کل اعداد ۹۵۸ ہیں۔ اس نقش کی ہر لائن کا ٹوٹل ۹۵۸ ہوگا۔ اس نقش کے اوپر نعم النصیر لکھیں۔ دائیں بائیں یا مجید، یا رفیع لکھیں اور نقش کے نیچے وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ لکھیں

اس نقش کی پشت پر اسم الٰہی یا رحمن اور اسم الٰہی یا منعم کا نقش لکھیں۔ ان دونوں اسم کے مشترکہ اعداد ۴۹۸ ہیں اور ان کا نقش مخمس حسب قاعدہ بنے گا۔ پہلے جو نقش بنے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

نعم النصیر

یفعل	اللہ	مایشاء	ویحکم	مایرید
۳۵۴	۹۵	۲۶۱	۱۹۱	۶۷
۲۶۲	۱۹۳	۶۸	۳۵۵	۸۱
۶۹	۳۵۱	۸۲	۲۶۳	۱۹۴
۸۳	۲۶۴	۱۹۴	۶۵	۳۵۲

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

جو نقش اس نقش کی پشت پر بنے گا وہ یہ ہے۔ نقش ۴۹۸ کا بنے گا۔ نقش میں کسر آئے گی اس لئے ۱۱ ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش کے نیچے یا صمد لکھیں۔

۷۸۶

۸۷	۹۳	۱۰۰	۱۰۶	[illegible]
۱۰۱	۱۰۷	۱۰۸	۸۸	[illegible]
۱۰۹	۸۹	۹۵	۱۰۳	[illegible]
۹۶	۹۸	۱۰۴	۱۱۰	[illegible]
۱۰۵	۱۱۱	۹۱	۹۴	[illegible]

یا صمد

ان دونوں نقوش کی چال یہ ہے۔

۱	۷	۱۳	۱۹	[illegible]
۱۴	۲۰	۲۱	۴	[illegible]
۲۲	۳	۹	۱۵	[illegible]
۱۰	۱۱	۱۷	۱۳	[illegible]
۱۸	۲۳	۵	۶	[illegible]

اس نقش کو سبز یا زرد کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں اور ۴۰ دن تک لگاتار "یا رحمن یا منعم" سو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوں گے۔ عقل حیرانی ہوگی۔

تثلیث عطارد و زحل

یہ وقت بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔ یہ وقت اس سال ۱۲ر فروری کو آرہا ہے۔

یہ وقت اس سال ۲۳ر جولائی صبح ۸ بجکر ۸ رمنٹ سے شروع ہوکر ۲۵ر جولائی رات ۹ بجکر ۹ منٹ تک رہے گا۔

جن مریضوں کا علاج کسی بھی طرح ممکن نہ ہو رہا ہو اور ان کے علاج سے ڈاکٹر اور اطبا لوگ عاجز آگئے ہوں اور تیمار دار تشویش میں مبتلا ہوں ان کے لئے اللہ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ صحت بحال ہوگی اور بیماری کیسی بھی ہو نجات ملے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ بیس کلو گیہوں لائیں، اگر مریض خود خرید کرلائے تو بہتر ہے۔ اگر مریض چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو تو اس کا کوئی بھی خونی رشتے دار گیہوں خرید کرلائے اور ان گیہوں پر ۷ مرتبہ مندرجہ ذیل اعا

کو پڑھ کر دم کردے۔ اگر مریض یہ دعا خود پڑھے تو بہتر ہے۔ مجبوری میں وہی پڑھے جو گیہوں خرید کر لایا ہے۔ اس کے بعد مریض کو چت لٹا دیں اور وہ گیہوں مریض کے دائیں بائیں اوپر نیچے اور مریض کے پورے جسم پر ڈالیں۔ ۵ منٹ کے بعد ان کو سمیٹ لیں اور فقیروں کو تقسیم کر دیں۔ اگر فقیروں کی تعداد ۷ ہو تو بہتر ہے۔ مجبوراً ۳ فقیروں میں بھی دے سکتے ہیں۔ گیہوں اس وقت سے جس کی وضاحت اوپر کی گئی ہے خریدے جاسکتے ہیں اور تقسیم کرنے کا وقت بعد کا بھی ہو سکتا ہے لیکن مریض کے اوپر اور دائیں بائیں ڈالنے کا وقت وہی ہو جس کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ وقت اس سال ۲۲ جولائی کو پڑ رہا ہے۔ آئندہ اس بات کا لحاظ رکھیں کہ اس عمل کو تثلیث عطارد و زحل کے وقت کرنا ہے۔

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ ذَا اَسْئَلُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ کَشَفْتَ مَابِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَ عَلَبْتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْتَهٗ خَلِیْفَتَكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ فِیْ عِلَّتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

تربیع شمس و زحل

کسی برائی سے کسی کو بچانے کے لئے یا دو ایسے شخصوں میں نفرت ڈالنے کے لئے جن میں ناجائز تعلقات ہوں یا جن کے آپسی تعلق کی وجہ سے لوگوں کا نقصان ہو رہا ہو یہ عمل کرنا چاہئے۔ نفرت و عداوت کے لئے یہ وقت بہت قیمتی مانا گیا ہے اور اس وقت جو عمل اس مقصد کے لئے کیا جاتا ہے اس میں زبردست تاثیر ہوتی ہے۔ یہ وقت اس سال یعنی ۸ راگست کو پڑ رہا ہے۔

اس وقت کی شروعات ۸ راگست شام ۹ بجکر ۲۷ منٹ سے ہوگی۔ اور یہ وقت ۱۰ راگست رات دس بجکر ۳۵ منٹ تک رہے گا۔

جس شخص کو کسی برائی سے بچانا ہو تو اس کا نام لکھیں اور جس برائی سے بچانا ہو اس برائی کا نام لکھیں پھر الگ الگ حروف میں سطر بنالیں، اس کے بعد اس سطر کو الٹ کر دوسری سطر بنائیں۔ یعنی جو پہلی سطر کا آخری حرف تھا اس سے دوسری سطر شروع کر کے اسی طرف سے حرف لکھتے چلے جائیں پھر اس سطر کی تکسیر جفری کریں یعنی ایک حرف ادھر سے اور ایک حرف ادھر سے لے کر سطریں پوری کرتے رہیں یہاں تک کہ نام نکل آئے۔ نام صحیح طور سے جب نکل آئے گی تو جو ہماری الٹی ہوئی سطر تھی آخیر میں بھی بالکل وہی سطر بن جائے گی اس کے بعد ان تینوں سطروں کو قینچی سے کاٹ لیں یعنی پہلی سطر آخری سطر اور درمیان کی تمام سطور۔ ان کی گندے کپڑے میں تین بتیاں بنا کر سرسوں کے تیل میں مٹی کے چراغ میں ۳ دن تک جلائیں۔ پہلی سطر کی بتی پہلے دن، درمیان کی سطر کی بتی دوسرے دن اور آخری سطر کی بتی تیسرے دن جلا دیں۔ یہ عمل مذکورہ اوقات میں کریں اور بتیاں اگر اس زمانہ میں جلائیں جب چاند عقرب میں ہوتا ہے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ ایک ہی ہفتے میں نتائج برآمد ہوں گے۔

مثلاً اگر زید کو جس کی ماں کا نام نجمہ ہے شراب سے محفوظ کرنا ہو تو سطر اس طرح بنے گی۔

ز ی د ن ج م ہ ش ر ا ب

اب اس سطر کو اس طرح الٹ دیں گے۔

ب ا ر ش ہ م ج ن د ی ز

اب اس سطر کی تکسیر جفری حسب قاعدہ ہوگی۔

اگر دو شخصوں کے درمیان نفرت ڈالنی ہو تو ان کے نام مع والدہ لکھ کر پھر سطر کو الٹ کر تکسیر جفری کریں گے۔ یہ عمل انتہائی قیمتی عمل ہے جو مذکورہ اوقات میں کرنے سے تیر بہدف ثابت ہوگا۔

شرف قمر

شرف قمر کا وقت بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اس وقت جو بھی مثبت اور مفید عمل کیا جاتا ہے اس میں باذن اللہ بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ اچھے کاموں کے لئے اس وقت کی قدر کریں اور خدمت خلق کے لئے اس وقت کو اہمیت دیں۔ یہاں ہم حضرت کاش البرنی سے استفادہ کرکے تین عمل پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ضرورت مند حضرات ان تینوں عمل سے فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ترقی، تسخیر اور فتوحات کے لئے یہ نقش تیار کریں۔

کلمات مقدسہ یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَفِیْعُ جَلَالُهٗ۔ ان کلمات کے اعداد ۵۹۳ ہیں۔ ان کلمات کا موکل جنتائیل ہے اسم الٰہی یا رفیع ہے۔

جس شخص کے لئے عمل تیار کرنا ہو اس کا نام مع والدہ اعداد نکال کر مذکورہ اعداد میں شامل کر دیں اور حسب قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے تیار کریں۔ اور دو نقش بنائیں۔ ایک بازو پر بندھے گا اور دوسرا گھر میں لٹکے گا اور ۲۱ دن تک عمل کی مجموعی تعداد کے مطابق کلمات مقدسہ کو روزانہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی۔ اپنے کاموں میں ترقی ملے گی اور لوگوں میں مقبولیت بڑھے گی۔ خلق

خدا محبت اور شفقت کا معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مربع کا نقش بنانے کے لئے کل اعداد میں سے ۳۰ تفریق ہوں گے۔ اس کے بعد جو اعداد باقی رہیں گے انہیں ۴ سے تقسیم کیا جائے گا۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو ۱۳ ویں خانے میں اگر ۲ باقی رہیں تو نویں خانہ میں اور اگر ۳ باقی رہیں تو پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

مال و دولت حاصل کرنے کے لئے اس آیت سے استفادہ کریں۔ یُغۡنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ اس آیت کے اعداد ۲۱۸۶ ہیں۔ موکل ھمفقفضاییل ہے اور اسم الٰہی یا مغنی ہے۔

اس کا نقش بھی اسی طرح بنے گا۔ طالب کے نام اور والدہ کے نام کے اعداد ان اعداد میں شامل کر کے حسب قاعدہ مربع کا نقش بنایا جائے اور دو نقش بنائے جائیں۔ ایک نقش بازو پر رہے گا اور ایک گھر میں آویزاں ہوگا۔ اس کے بعد طالب کو چاہئے کہ مذکورہ آیت کو عمل کی مجموعی تعداد کے مطابق ۲۱ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ جلد اس کے لئے دولت کمانے اور زندگی کی فراوانی کے راستے کھل جائیں گے۔

اگر کسی شخص کا کوئی کام رکا ہوا ہو یا اس کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں تو اس کو اس آیت سے استفادہ کرنا چاہئے۔

آیت یہ ہے نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ اس آیت کے اعداد ۸۲۴ ہیں۔ موکل کلمائیل ہے۔ اسم الٰہی یا نصیر ہے۔

اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کر کے ان میں ۸۲۴ شامل کرلیں اور ۳۰ سے تفریق کر کے باقی اعداد کو ۴ سے تقسیم کردیں اور حسب قاعدہ آتشی چال سے نقش تیار کرلیں۔ نقش دو عدد بنائیں، ایک اپنے بازو پر باندھ لیں اور ایک نقش کو اپنے گھر میں لگالیں اور ۲۱ دن تک عمل کی مجموعی تعدد کے بعد نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ تمام بندشوں سے نجات ملے گی اور رکے ہوئے کام سب پورے ہوجائیں گے۔

قارئین کی آسانی کے لئے یہاں ہم ایک مثال دے رہے ہیں تاکہ نقش تیار کرنے میں آسانی ہوجائے۔

مثال: سلیم احمد ابن زاہدہ کے لئے بندشیں ختم کرنے کا نقش بوقت شرف قمر تیار کرنا ہے تو وہ اس طرح بنے گا۔

سلیم احمد۔ اعداد ۱۹۳
زاہدہ۔ اعداد ۴۲
آیت کے اعداد ۸۲۴
کل ۱۰۳۹
قانون کے گھٹے ۳۰
)۱۰۰۹(۲۵۲
۸
۲۰
۲۰
۹
۸
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا نقش میں کسر ہے ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵۹	۲۶۲	۲۶۶	۲۵۲
۲۶۵	۲۵۳	۲۵۸	۲۶۳
۲۵۴	۲۶۸	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۲۶۷

یہ نقش دو بنیں گے اور سلیم احمد ۲۱ روز تک ۱۰۳۹ مرتبہ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ پڑھیں گے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہر نقش کے نیچے عزیمت لکھنی ضروری ہے۔ عزیمت سے نقش کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

جو نقش ترقی اور فتوحات کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی: یارافع ارفع فلاں ابن فلاں اجب یاجشائیل بحق لا الہ الا اللہ رفیع جلالہ جو نقش حصول دولت کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی: یا مغنی اغنِ فلاں ابن فلاں اجب یاھمفقفضاییل (Ham.qifzailu) بحق یغنیھم اللہ من فضلہ جو نقش بندشیں ختم کرنے کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی یانصیر انصر فلاں ابن فلاں اجب یاکلمائیل بحق نعم المولیٰ و نعم النصیر

تینوں عزیمتوں میں فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے گا۔ شرف قمر کے اوقات ہر ماہ آتے ہیں۔ ان اوقات میں اگر مذکورہ عمل کئے جائیں گے تو انشاء اللہ نتائج بہت جلد برآمد ہوں گے۔ جو لوگ خود یہ نقش نہیں بناسکتے وہ کسی عامل کی خدمات حاصل کریں اور عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کا فائدہ اٹھا کر اللہ کے ضرورت مند بندوں کی مدد کریں۔

ناموں کے اثرات اور ان کے جواہر

روحانی علوم میں ناموں کے نمبر کا ایک خاص اثر گنا گیا ہے۔ میں بڑے آسان طریقے سے یہ بتا سکتا ہوں کہ کس شخص کے نام کا نمبر اس کے لئے اچھا ہے یا برا اور وہ اس کی زندگی پر کیا اثر ڈالے گا۔ ہمارے ہاں نام علی نام بے حساب رکھے جاتے ہیں جو چاہا رکھ دیا لیکن اس بات کو کوئی بھی مدنظر نہیں رکھتا کہ نام کا اثر زندگی بھر شخصیت کے ساتھ وابستہ رہتا ہے اور قانون ارتعاش کے تحت اثر انداز ہوتا ہے، اس دنیا کے اندر آواز کے ذریعہ لہروں میں ارتعاش کے پیدا ہونے کا اثر ہی وہ نتیجہ دیتا ہے جس سے وہ ایک خاص قسم کی قسمت کو اپنے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے۔

عیسائیوں میں جب پوپ کا انتخاب ہوتا ہے تو اسے اپنا ایک نام انتخاب کرنا ہوتا ہے اس منتخبہ نام سے لاکھوں اس کے چاہنے والے دعاؤں میں اس کا نام لیتے ہیں اور اپنے وقار، قوت اور دنیاوی سہولتوں کے حصول کے لئے اسے واسطہ قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ناموں کو لیں وہ خود فرماتا ہے کہ جو کچھ مانگنا ہو تو مجھے میرے اسماء الحسنیٰ کے ذریعے سے پکارو اگر اس کے مکرم رسول ﷺ کا اسم گرامی لیں تو کیا شان ہے دنیا کے کسی دوسرے فرد کی اتنی تعریف نہیں کی گئی نہ کی جائے گی جتنی اس عظیم پیغمبر ﷺ کی کی گئی ہے۔

بہت کم لوگ ہیں جو بچوں کے نام کا انتخاب صاحب علم لوگوں سے کرواتے ہیں۔ اکثر ماں باپ اور اعزا کے رکھے ہوئے نام ہوتے ہیں اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جو چاہا اور جو پسند آیا رکھ دیا، یہ یاد رکھئے کہ نام کے الفاظ کا ارتعاش کچھ مخفی اثر رکھتا ہے، یہ نام اکثر اوقات بڑے ہو کر بدل بھی جاتے ہیں یا بدل دیئے جاتے ہیں یعنی اس پر وارد ہونے والی ارتعاشی لہروں کو بدل دیا جاتا ہے مثلاً محمد علی جناح کی شخصیت کو لیں محمد علی اور محمد علی جناح میں فرق ہے پہلا ایک نام ہے دوسرا ایک مخصوص نام ہے اس کے بعد نام ختم ہو کر صرف جناح نے جگہ لی پھر جناح بھی ختم ہوا اور قائد اعظم پکارے جانے لگے۔ گویا محمد علی جناح نمبر ۳ رتھا پھر جناح یعنی نمبر ۸ر نے کام کیا یہ عرصہ کے لئے خالص جدوجہد اور مقصد کے تعین کا تھا بالآخر یہ قائد اعظم یعنی نمبر ایک بن گئے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

علم الاعداد میں حرف کے نمبر ہوتے ہیں عبرانی میں بھی یہی قواعد تھے۔ قبالہ کی تھیوری ہی حرمت اور نمبروں کی تھی۔ عبرانی زبان میں ہر ایک عدد کی ایک طویل تشریح کی گئی ہے لیکن میں اسے مختصر طریقہ سے بیان کروں گا تاکہ آپ یہ معلوم کر سکیں کہ ہمارا نمبر کیا اثر رکھتا ہے۔

نمبر ایک

یہ خوش قسمت نمبر ہے، یہ ذاتی جاہ طلبی لاتا ہے کامیابی اور امارت پسندی اور اعلیٰ کارکردگی کا مظہر ہے۔

نمبر دو

یہ نمبر ایک جتنا خوش بختی کا نمبر نہیں ہے کیوں کہ اس میں انتہائی جدوجہد سے بھی واسطہ پڑتا ہے یہ ایک مہذبانہ آئینک اور متلون مزاج فطرت ظاہر کرتا ہے اور اکثر اسے متنازعہ نمبر بھی مانا گیا ہے جو دوسروں کے لئے مسئلہ بنتا ہے اس نمبر کی بدقسمتی کی زد میں جو لوگ آتے ہیں ان کا انجام بھی غیر فطری موت ہے مثلاً فرانس کے بادشاہ چارلس دوم کو زہر دیا گیا، انگلینڈ کا ایڈورڈ دوم مارا گیا ولیم دوم حادثہ کی نذر ہوا جن لوگوں میں اس نمبر کی قوت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے وہ اس نمبر کی نحوست پر حاوی ہو جاتے ہیں۔

نمبر تین

یہ ایک طاقتور نمبر ہے اور وہ تمام مرد و خواتین جن کے نام کا نمبر تین ہوتا ہے وہ خوش بخت ہوتے ہیں اور وہ ہر شعبہ میں اور کام میں ترقی کرتے ہیں، جس کو بھی وہ اختیار کر لیں، یہ تین، چھ، نو میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتا ہے نمبر تین مشتری سے متعلق ہے وہ دوسروں پر حکومت اور اقتدار کو ظاہر کرتا ہے ان لوگوں کو تین، بارہ، اکیس اور تیس تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے چاہئیں۔

میں نے پڑھا تھا کہ مغرب کے ایک بادشاہ کا نام بسمارک تھا اس کے نام کا نمبر تین تھا اس نے زندگی میں تین لڑائیاں لڑیں، اس کے تین بچے تھے، اس کی نوج کا نشان پھول کی تین پتیاں تھیں اس کو اتنا

وہم تھا کہ وہ اپنے ہر کام میں تین کے لئے جوڑ توڑ کرتا رہتا تھا۔

نمبر چار

یہ روحانی اور اسراری طریقوں میں خاص کام کرتا ہے دنیاوی نقطہ نظر سے یہ کوئی خاص خوش بختی کا نمبر نہیں یہ ان لوگوں کے لئے خوش بختی نہیں لاتا۔ جو غلط انداز فکر اختیار کرتے ہیں غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا زندگی میں تنہائی پسند ہوتے ہیں، کیوں کہ نمبر چار والے محنتی ہوتے ہیں اور کام کے لئے دل سے کام لیتے ہیں لیکن ان کے پلان عموماً دوسرں کے پلان کے مطابق نہیں ہوتے۔ انعامی اسکیموں میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا، ان کا نمبر یہ بتاتا ہے کہ کماؤ محنت کرو اور کھاؤ۔ محبت رومان میں ناکام رہتے ہیں رنج وغم اٹھاتے ہیں یا غیر معمولی تجربے سے ہو کر گزرتے ہیں ان لوگوں کو چاہئے وہ اپنے مستقبل کے لئے تخیلی اندازوں کو قائم نہ کریں بلکہ اپنی دنیا اپنے ہاتھوں سے بنائیں اور پھر ان کا رب جو دے اس پر قناعت کریں۔

نمبر پانچ

اس نمبر کو جادو اثر قرار دیا گیا ہے یونانی اور رومی اس کا نقش پہنتے تھے جو پانچ پہلو کے ایک ستارہ کی شکل کا ہوتا تھا۔ زمانہ قدیم سے اسے پاس رکھنا بابرکت سمجھا جاتا ہے۔ یہ نمبر ان لوگوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے جو تبدیلیوں کو پسند کرتے ہیں اور رسم ورواج کی پابندیوں سے آزاد رہنا چاہتے ہیں، مہم بازی اور خطرات کو دعوت دینے والے ہوتے ہیں لیکن وہ لوگ جو عام قسم کی زندگی گذارتے ہیں ان کے لئے یہ نمبر کوئی خاص اثر ظاہر نہیں کرتا۔

نمبر چھ

اس کی کل قوت ساحرانہ قدروں کی ملکیت گنی جاتی ہے، چھ کونا ستارہ جو دو تکونوں سے مل کر بنتا ہے اور جسے مہر سلیمانی بھی کہتے ہیں اسی نمبر سے متعلق ہے یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ وہ تمام لوگ جن کا نام تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے ان کی تاریخ پیدائش میں نمبر چھ تھا اور اکثر کے نام کے کا نمبر بھی چھ تھا مثلاً چھ، پندرہ، چوبیس تاریخ میں پیدا ہونے والوں کو تلاش کیا جائے تو نپولین کی پیدائش پندرہ اگست تھی ملکہ وکٹوریہ کی چوبیس مئی آلیورکیا مویل چوبیس جنوری اور فریڈرک اعظم کی چوبیس مئی کی۔

میں ایسے ہزاروں نام گنا سکتا ہوں جن کی مضبوط قوت مقناطیسی دنیا میں عظیم کام کر گئی اور وہ سب چھ نمبر کے ماتحت تھے محبت عزت مرتبہ اور طاقت پر ان کی حکومت تھی ساحرانہ اور روحانی علوم میں چھ نمبر کو اس نوجوان کی صورت میں دکھایا جاتا ہے جو دو عورتوں کے درمیان کھڑا ہے ان میں سے ایک عورت سے مراد آواز ہے اور دوسری سے حسن سیرت، اس سے ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مضبوط جنسی احساس ان دونوں میں سے کسی طرف جھک سکتا ہے لہٰذا چھ نمبر اور اس کے تمام اعلیٰ نمبر پندرہ، چوبیس، تینتیس وغیرہ (قانون کے مطابق) بہت خوش بختی کے نمبر ہیں۔

نمبر سات

ہر عمر کا آدمی سات نمبر کو اس کے باطنی اثرات کے لحاظ سے مقدس گنتا ہے اور اسے خوش آمدید کہتا ہے درحقیقت یہ نمبر اسراری قوتوں اور عارفانہ محبت سے وابستہ ہے قدیم لوگوں نے سات کے نمبر کو کائنات کی اکثر تقسیم میں پایا اور اس کا اظہار کیا مثلاً سات رنگ، موسیقی کے سات سر، سات زمینیں، سات آسمان، سات کواکب، ہفتہ کے سات دن، ہندوؤں کے نقطہ سے سپت رشی، سپت سندھو اور عیسائیوں کے نقطہ نظر سے حضرت داؤدؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک سات نسلوں وغیرہ میں سات کا عدد ہی کام کرتا نظر آتا ہے۔

اسی طرح جادو میں بھی اس کا اثر حیرت انگیز پایا جاتا ہے دراصل مخفی روحانی ترقیوں کی سربلندی تک یہی نمبر وابستہ ہے اس کے علاوہ بھی سات نمبر سے بہت سی چیزیں وابستہ ہیں لیکن جس شخص کا نمبر سات ہو وہ اپنے مخفی روحانی اور ذاتی صفات میں اس شخص کے اندر قائم ہو جائیگا ایسا شخص روحانی اور مذہبی قدروں کی دل میں عزت رکھے گا اور ایسے ہی لوگوں کی صحت اور باتوں کو پسند کرے گا مذہبی آدمی ہوگا اگر اس نمبر کا اثر اعلیٰ ہوا تو روحانی آدمی ہوگا۔

نمبر آٹھ

اکثر لوگوں نے اس کی تشریح میں مشکل ہی محسوس کی ہے اس لئے کہ الفاظ کے زاویے سے ہیر پھیر سے اس کے معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں یہ نمبر دو دنیاؤں سے وابستہ ہے یہ دو برابر نمبر چار اور چار سے مل بنا ہے ابتدائی دور زمانہ سے ہی یہ ناقابل تسخیر (ہاتھ سے نکلا ہوا) مقصد سمجھا گیا ہے دونوں صورتوں میں انفرادی زندگی میں بھی اور بطور اجتماعی زندگی کے بھی علم نجوم میں اسے زحل کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے جو کہ بدقسمتی کا استارہ ہے۔ دراصل اس کا حامل بدقسمت نہیں ہوتا لیکن وہ زیادہ تر مقدر پر بھروسہ کرنے والا ہوتا ہے اور آسمان سے برسنے والے

بادلوں کی طرف لولگائے رکھتا ہے۔

اس نمبر کی فطرت ایک طرف تو معاشرتی انقلاب کی ہے خود رائے ضدی اور کروی کا اختیار دیتا ہے دوسری طرف یہ فلاسفی فہم اور سوچ سے وابستہ ہے مذہبی عقیدت اور مقصود میں انتہائی غور خوض لاتا ہے کسی اصول یا معاملہ کی حمایت میں سرگرمی سے حصہ لینا اور عین اسی وقت یا اسی دوران اپنی تمام کوششوں کو غیر معمولی طور پر مقصد کے حوالہ کردینا نمبر آٹھ کی فطرت ہے۔ وہ تمام لوگ جن کا نمبر آٹھ ہے وہ صاف طور پر ایسی زندگی سے وابستہ ہیں جو دوسروں سے مختلف ہوتی ہے وہ الگ نظریہ رکھتا ہے اور بہت غلط فہمیاں دیتا ہے اور گاہ بہ گاہ وہ اپنے اچھے افعال کا انعام بھی حاصل کرتا ہے اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے اسی میں مصروف رہتا ہے۔

وہ لوگ جن کا پلان یا طریق کا نمبر آٹھ کے حقیقی خصائل سے گرا ہوا ہوتا ہے یا کمزور ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے وہ انسانی منصفانہ قدروں سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض کی زندگی کا انجام عبرت انگیز ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اسی نمبر کی اعلیٰ اور مکمل قدروں سے وابستہ ہوتے ہیں وہ غلط تعبیر کے نظریہ (یعنی کسی امر کے منشاء کو غلط سمجھنا) اور ربانی انصاف سے قبل ہی المیہ سے دوچار ہونے کے نظریہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کرنا کہ ان دونوں طرح کے نمبر آٹھ کی قوتوں سے یہ شخص کس نظریہ کا حامل ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنی تاریخ پیدائش کے نمبر سے موازنہ کرے اگر دونوں طرح سے وہ نمبر ۸ر کے ماتحت نام کا عدد بھی آٹھ ہے اور تاریخ پیدائش بھی آٹھ ہے تو اس کو کسی قسم کے المیہ سے ضرور واسطہ پڑے گا۔ لہٰذا اگر ہم کسی ایسے شخص سے ملیں جس کا نمبر ۸ر ہو یا اس نمبر سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہوں تو وہ ہمیشہ اہم واقعات کی کانٹ چھانٹ میں لگا رہے گا۔ یا اگر نمبر چار بھی عموماً ساتھ پایا جائے (نمبر چار قضا وقدر سے وابستہ ہے) تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایسے شخص کے سامنے ہیں جو تقدیر کے ہاتھوں کھلونا بنا ہوا ہے۔ مجھے ایک ایسے شخص کے حالات کے مطالعہ کا موقع ملا تھا جو چار اور آٹھ ہر دو نمبروں کے اثرات سے وابستہ تھا یعنی عقیدہ قضا وقدر کا حد سے زیادہ قائل تھا۔ وہ ۴۸ر سال کی عمر میں ایک حادثہ کا شکار ہوا جبکہ چار اور آٹھ دونوں اس کی زندگی میں پہلی بار مشترک واقع ہوئے تھے۔

نمبر نو

نمبروں کے پر اسرار رازوں میں سے ایک کا حامل ہے نمبر ساتویں، روحانی قوتوں سے وابستہ ہے تو نمبر نو ہر امر میں فزیکل قوت سے متعلق ہے اور مادی قدروں سے وابستہ ہے اگر اس نمبر کا محتاط طریقہ سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ملکی انقلاب بھی برپا کرتا ہے یہ آزادی چاہنے والوں کا نمبر ہے۔ انسانی ذہن صدیوں سے اس معمہ کو سمجھنے کی کوشش کررہا ہے کہ نمبر نو قدے مختلف نمبر ہے اور ۶۶۶ کا مفرد نمبر بھی نو ہے لیکن یہ انسان سے کیوں متعلق ہے؟ یہ حقیقت ہے کہ انقلاب صرف آدمی ہی پیدا کرسکتا ہے لیکن مار دھاڑ حیوانی فعل ہے۔

نمبر نو کے باطنی معنی مخفی اور پر اسرار کے ہیں وہ آدمی جس کا نمبر نو ہے وہ اوائل عمر میں ہی حالات سختی سے مقابلہ کرتا ہے اور کرسکتا ہے۔ اگر وہ ملک میں کوئی معزز اور بااختیار پوزیشن حاصل کرلے تو وہ ایک نمایاں کردار ادا کرتا ہے یا جنگ کا سبب پیدا کرتا ہے۔

وہ لوگ جن کی پیدائش کا نمبر نو ہے یا تاریخ پیدائش کا نمبر نو وہ عموماً خوش بخت ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ پر امن زندگی یا اکتا دینے والی یک رنگ زندگی کو پسند نہ کریں۔ تاریخ میں مندرجہ ذیل لوگ نمبر نو پر یزیڈنٹ روزویلٹ پیدائش ۲۷ر اکتوبر۔ یولیسیس ۲۷ر اپریل۔ جب نام کا نمبر اور پیدائش کا نمبر جمع کرنے سے بھی نمبر نو ہی رہے نمبر اور تاریخ مل کر خواہ نمبر کچھ ہی ہوجائے پھر بھی وہ اہم ہی گنا جاتا ہے۔

ہمارے نظام شمسی میں نو کواکب ہیں ہم اپنے حساب میں بھی نو نمبر کو اہم خیال کرتے ہیں اس کے بعد تمام نمبروں کو دہرانا ہی ہوتا ہے۔ اعداد میں ایک سے نو تک بنیادی عدد ہیں اور اس علم میں نو سے زیادہ عدد نہیں رکھا جاتا، بڑھ جائے تو پھر مفرد کرلیتے ہیں۔ مثلاً دس کا مفرد ایک، گیارہ کا دو، بارہ کا مفرد تین ہے علیٰ ہذا القیاس۔ اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

حروف اور نمبروں کی جدول

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اردو ابجد سے اپنا نمبر نکالیں اور انگریزوں کو چاہئے کہ وہ انگلش کی ابجد استعمال کریں۔

اردو ابجد	عدد	انگریزی ابجد
ای ق غ	۱	AIJQY
ب ک ر	۲	BKR
ج ل ش	۳	CGLS
د م ت	۹	DMT

ہ ن ث	۵	EHNX
و س خ	۶	UVW
ز ع ذ	۷	OZ
ح ف ض	۸	FP
ط ص ظ	۹	

مثلاً احمد دین کا نمبر نکالنا ہو تو (الف کا ا ر ح کے ۸ ر م کے ۴ ر د کے ۴ ر ی کے ا ر اور ن کے ۵ ر) کل ستائیس ہوئے ۲۷ ر مفرد نمبر ۷+۲=۹ ہوا پس احمد دین کا نمبر ۹ ر ہے۔ تاریخ کے دن کا مفرد نمبر بھی اسی طرح حاصل کریں مثلاً کسی کی ۲۵ ر تاریخ ہے تو سات نمبر ہوا تاریخ پیدائش کا نمبر نکالنے کے لئے تاریخ ماہ و سن کا نمبر لینا چاہئے۔

مثلاً ۲۳ جون ۱۹۶۰ کا نمبر نکالنا ہے تو ۲۳ ر کا نمبر ۵ ر جون کا نمبر ۶ ر اور سن کا نمبر ۰+۶+۹+۱+۱۶=۲۷ ر ہوا اور ۲۷ ر کا مفرد عدد نو ہے پس اس تاریخ پیدائش کا نمبر ۹ ر ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل نام کے اعداد کی ہے اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا نمبر نام کے مطابق ہو یا نام اور تاریخ کا نمبر یا تاریخ پیدائش کا نمبر ملا کر ایک ہی نمبر نکلے جو نام کا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نمبر کا زیادہ اثر اس پر ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

اعداد بولتے ہیں

علم الاعداد کے موضوع پر ایک بے مثال کتاب

مرتب مولانا حسن الہاشمی

یہ کتاب یہ ثابت کرتی ہے کہ ایک ایک عدد کس کس طرح انسان کے کردار اور کیریکٹر کی ترجمانی کرتا ہے۔

قیمت:۔ 120 علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ۔ مکتبہ روحانی دنیا دیوبند، پن. 247554

فون نمبر: 09-756-726-786

نادِ علی کے خواص

یا اللہ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　۷۸۶

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِنُبُوَّتِكَ يَامُحَمَّدُ بِوِلَايَتِكَ يَامُحَمَّدُ بِوِلَايَتِكَ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ.

جو شخص ہر روز ستتر (۷۷) مرتبہ نادِ علیؑ پڑھے تو ابواب علوم و حکمت اس پر ظاہر ہوں گے۔ اگر کوئی شخص ایک سو چالیس (۱۴۰) مرتبہ نادِ علیؑ پڑھے گا۔ تو اس پر (ا) امور غیب ظاہر ہونگے۔ قید سے رہائی پانے کے لئے ہر روز سولہ (۱۶) مرتبہ پڑھے مہمات کے انجام اور اتمام کے واسطے ہر روز سولہ (۱۵) مرتبہ پڑھے۔ دفع دشمناں کے لئے اٹھ روز تک ہر روز سترہ (۱۷) مرتبہ پڑھے۔ دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے بیس (۲۰) دن تک ہر روز اٹھارہ (۱۸) مرتبہ پڑھے۔ اور اس کی طرف پھوک مارے اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ترقی عہدہ اور توجہ حکام کے لئے چھ (۶) روز تک ہر روز سولہ (۱۶) مرتبہ پڑھے۔ افزائشِ اقبال اور حصولِ مطالب کے لئے سولہ (۱۶) روز تک ہر روز پچاس (۵۰) مرتبہ پڑھے۔ عداوت اور جھگڑے دور کرنے کے لئے بیس (۲۰) دن تک ہر روز تیس (۳۰) مرتبہ پڑھے۔ اگر کسی کو سانپ نے کاٹا ہو تو سات (۷) مرتبہ نادِ علیؑ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔ اگر بچھو نے کاٹا ہو تو سات (۷) مرتبہ پڑھ کر اس مقام پر پھونکے زہر دور ہو جائے گا۔ جو شخص ہر روز چالیس (۴۰) مرتبہ پڑھے گا۔ وہ مرگ مفاجات سے بے خوف رہے گا۔ اگر کسی بچے کو آسیب ہو تو نادِ علیؑ گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کرے جلد شفا پائے گا۔ نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے تین دن ہر روز ۲۰ مرتبہ پڑھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

طب وصحت

مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

ناخنوں سے بیماریوں کی شناخت

ناخن آپ کی صحت اور خوبصورتی کا بہترین آئینہ ہے۔ ناخنوں کا خود کوئی رنگ نہیں ہوتا۔ وہ ٹرانسپرنٹ ہوتے ہیں۔ تندرست حالت میں ناخنوں کا رنگ جو موتیوں کی طرح گلابی دکھائی دیتا ہے وہ ناخن کے نیچے کے تندرست خون کے باعث چمکتا ہے۔ اگر آپ کسی ناخن کو زور سے دبا کر دیکھیں تو وہ خون کے اِدھر اُدھر سمٹ جانے کے باعث دودھیا رنگ کا دکھائی دینے لگتا ہے۔

جن لوگوں میں خون کی کمی ہوتی ہے یا جو تناؤ میں مبتلا ہوتے ہیں یا افسردہ رہتے ہیں، ان کے ناخن گلابی نہ ہوکر زرد یا سفید نظر آتے ہیں۔ چکنے، سفید، دھبے یا دھاریوں والے ناخن آپ کی تندرستی اور خوبصورتی کی صحیح شناخت ہیں۔

دل کی بیماری: انگلیوں کے آخری سرے کے اوپر ناخن مڑے ہوئے ہونا دل یا پھیپھڑوں کی بیماریوں کی علامت ہے۔

اعصابی کمزوری: ناخن ٹیڑھے یا تو شکل کے ہوں تو خون کی کمی میں مبتلا ہونے کے باعث ایسا ہوتا ہے۔ ناخنوں میں آڑے اُبھار پیدا ہونا ناخنوں کے اضافے میں رکاوٹ سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کمزور یا خاص کر زیادہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہونا ہے۔

کبھی کبھی بغیر ناخنوں کی انگلیوں والے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس علامت والے بچے میں عموماً پیدائشی گونگا پن پایا جاتا ہے۔

ناخن ٹوٹنا: اگر ناخن ٹوٹنے، پھٹنے، جلد سے الگ ہوگئے ہوں تو سرسوں کے نیم گرم تیل میں انگلیاں دس منٹ تک ڈبوئیں، بعد میں آہستہ آہستہ ملیں، جس سے ان میں خون کا دورہ ہو۔ اگر آپ کے ناخن آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں تو کیلشیم والا کھانا اور دودھ زیادہ مقدار میں لیں۔ ناخنوں کی ہر طرح کی شکایتوں میں دودھ مفید رہتا ہے۔

کیلشیم کی کمی: ناخنوں میں کھردرا پن ہے، ہموار پن نہیں ہے، چھوٹے بچے ناخن چباتے ہیں، یہ سب کیلشیم کی کمی سے ہوتا ہے۔ کیلشیم کی کمی سے ناخن چھوٹے رہ جاتے ہیں اور چٹک جاتی رہتی ہے، یا ناخن بڑھتا ہے تو بہت پتلا اور ملائم رہتا ہے۔

لیموں: اگر آپ کے ناخن نہ بڑھتے ہوں تو گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر اس میں پانچ منٹ انگلیاں رکھیں، پھر فوراً ہی ہاتھ ٹھنڈے پانی میں رکھیں، اس سے ناخن بڑھنے لگیں گے۔

ناخنوں پر لیموں کا رس لگانے سے وہ بہت مضبوط اور خوبصورت رہتے ہیں۔ انگلیوں کو دھوکر ان کا اگلا حصہ لیموں میں رگڑ کر خشک کرلیں۔

بستر پر پیشاب کرنے کی بیماری کا غذائی علاج

(ENURESIS)

آنولہ: ایک گرام پسا ہوا آنولہ، ایک گرام پسا ہوا سیاہ زیرہ اور دو گرام پسی ہوئی مصری ملاکر پھانک لیں، اوپر سے ٹھنڈا پانی پئیں، بستر میں پیشاب کرنے کی بیماری دور ہوجائے گی۔

جامن: جامن کی گٹھلی کو پیس کر ایک چائے کا چمچ بھر کر پانی سے پھانک لیں، اس سے بستر میں پیشاب کرنے کا مرض رفع ہوجاتا ہے۔

چھوہارا: بچہ بستر میں پیشاب کرتا ہو تو روزانہ رات کو چھوہارے کھلائیں، دن میں دو بار چھوہارے کھلائیں، رات کو چھوہارے کھلاکر دودھ پلائیں۔ بوڑھے آدمی بار بار پیشاب کے لئے جاتے ہوں تو روزانہ چھوہارے کھلائیں، دن میں دو بار چھوہارے کھلائیں، رات کو چھوہارے کھلاکر دودھ پلائیں۔

تل: ۵۰ گرام سیاہ تل، ۲۵ گرام اجوائن، ۱۰۰ گرام گڑ میں ملالیں، اسے ۸ گرام صبح اور شام کو ۸ گرام روزانہ دینے سے بار بار پیشاب جانا اور بچوں کا بستر پر پیشاب کرنا بند ہوجاتا ہے۔

اخروٹ: جو بچے بستر پر پیشاب کرتے ہیں، انہیں دو اخروٹ اور بیس گرام کشمش روزانہ دو ہفتے کھلائیں۔ اس سے بچے بستر پر پیشاب کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

شہد: سوتے وقت شہد کا استعمال کراتے رہنے سے بچوں کی نیند میں پیشاب نکل جانے کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

اسقاط حمل

(ABORTION)

تین ماہ سے پہلے اگر حمل گرتا ہے تو اسقاط حمل کہلاتا ہے۔ جب اسقاط حمل ہوتا ہے تو خون ڈسچارج ہونے لگتا ہے۔ صرف خون ڈسچارج ہی ہوتا ہے تو یہ "تھری ٹینڈ ابورشن" (Threatened Abortoon) کہلاتا ہے۔ اگر خون ڈسچارج کے ساتھ درد ہے تو اسقاط حمل ہونے کا زیادہ امکان رہتا ہے۔

وجوہات: نئی بیماریاں، جیسے نمونیہ، متعددی بخار، پرانی بیماریاں، جیسے سفلس، ٹی بی، بچہ دانی سے متعلقہ خرابی، پیٹ پر چوٹ لگنا، خوف، ذہنی صدمہ، بچے کا ٹھیک طریقے سے ارتقاء نہ ہونا۔ اسقاط حمل کا رجحان، وٹامن ای کی کمی، نکاسی گلینڈز کی خرابی وغیرہ کئی وجوہات سے بھی اسقاط حمل ہوتا ہے، اگر کسی عورت کو لگاتار دو بار حمل گر چکا ہو تو، اگلا حمل بھی گرنے کا امکان ہو سکتا ہے۔ تین بار حمل گرنے پر تو چوتھی بار اسقاط حمل کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ ٹی بی مبتلا عورتیں جو نازک، نرم فطرت کی ہوتی ہیں، عموماً حمل گراتی ہیں۔

اسقاط حمل روکنے کا معاون علاج

جس عورت کو اسقاط حمل ہوتا ہو، اسے بھاری بوجھ نہیں اٹھانا چاہئے، آرام کرنا چاہئے۔ خون ڈسچارج میں پیٹ درد ہونے پر تو مکمل آرام کرنا چاہئے۔ خون ڈسچارج کی حالت میں چارپائی کے پایوں کی طرف کے پایوں کے نیچے اینٹ لگا کر اونچا کر دینا چاہئے، جو وجہ سمجھ میں آئے اسے دور کرنا چاہئے۔ مباشرت نہیں کرنی چاہئے۔ ماں کو صحت مند رہنا چاہئے، صحت مند ماں ہی صحت مند بچے کو پیدا کر سکتی ہے۔

علاج: جن کا بار بار حمل گرتا ہو، انہیں استقرار حمل کے پہلے ماہ ہی سے علاج شروع کر دینا چاہئے، جن کو اسقاط حمل کا رجحان ہو، بغیر حمل کے بھی اسقاط حمل روکنے والی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔

وٹامن "ای": یہ گیہوں اور دوسرے بیجوں کی کونپلوں میں ملتا ہے۔ نرم پتوں اور دودھ میں ملتا ہے۔ استقرار حمل کے لئے یہ ضروری ہے۔ وٹامن "ای" کی کمی سے مرد میں جرثوموں کو پیدا کرنے والی تھیلی برباد ہو جاتی ہے، جن مردوں کے مادہ تولید میں جرثومے نہیں ہوتے انہیں وٹامن "ای" باقاعدہ لینا چاہئے۔

غذا سے علاج

گیہوں: گیہوں کو بارہ گھنٹے پانی میں بھگوئیں، پھر گیلے موٹے کپڑے میں باندھ کر چوبیس گھنٹے رکھیں، ان میں کونپلیں نکل آئیں گی، ان کونپلوں والے گیہوں کو کچا ہی کھائیں، ذائقے کے لئے کشمش یا چینی ملا سکتے ہیں۔ اس کونپلوں والے گیہوں میں بھرپور وٹامن "ای" ہوتا ہے۔

پستہ: پستے میں بھی وٹامن ای ملتا ہے۔ وٹامن ای حمل گرنے کو روکتا ہے۔

انار: ۶۰ گرام انار کے پتے پیس کر پانی میں چھان کر پلانے اور پتوں کا رس پیڑو پر لیپ کرنے سے حمل گرنا رک جاتا ہے۔

سنگھاڑا: بچہ دانی کی کمزوری سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ حمل گر جاتا ہے اس میں کچھ ہفتے تازہ سنگھاڑے کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

چنا: اگر اسقاط حمل کا خون ہو تو سیاہ چنے کا کاڑھا پلائیں۔

پھٹکری: پسی ہوئی پھٹکری چوتھائی چمچ ایک کپ کچے دودھ میں ڈال کر گھول کر پلانے سے اسقاط حمل رک جاتا ہے۔ اسقاط حمل کے وقت جب درد، خون ڈسچارج ہو رہا ہو تو ہر دو دو گھنٹے بعد ایک خوراک دیں۔

سونف: اگر بار بار حمل گرتا ہو تو استقرار حمل کے بعد ۶۲ گرام سونف، ۳۱ گرام گلقند پیس کر پانی ملا کر ایک بار روزانہ پلانے سے اسقاط حمل نہیں ہوتا۔

پورے حمل کے دوران میں سونف کا عرق پیتے رہنے سے حمل قائم رہتا ہے۔

جو: ۱۲ گرام جو کا چھنا ہوا آٹا، ۱۲ گرام سیاہ تل اور ۱۲ گرام شکر باریک

پیس کر شہد ملا کر چاٹنے سے اسقاط حمل نہیں ہوتا۔

سیلان رحم (لیکوریا)

(LEUCORRHOEA)

یہ عورتوں کے پوشیدہ عضو سے بہنے والا پانی جیسا سیلان ہے۔
سیلان رحم یا لیکوریا کوئی بیماری نہیں ہے، بلکہ کئی بیماریوں کا نتیجہ ہے۔
اچھی صحت بنائے رکھنا، مکمل صفائی، ہلکی ورزش، قبض دور کرنا، چائے، میدہ، تلی ہوئی چیزوں کو ترک کرنا، پھل سبزیاں کھانا لیکوریا کو دور کرنے کے طریقے ہیں۔ غصہ، جنسی خواہش، رنج وغم، تفکرات وغیرہ ذہنی پریشانیوں سے بچنا چاہئے۔

غذا سے علاج

آنولہ: ۳ گرام پسا ہوا آنولہ، گرم شہد میں ملا کر روزانہ ایک بار ۳۰ دن لینے سے سیلان رحم میں فائدہ ہوتا ہے، کھٹائی کا پرہیز رکھیں۔
۴۰ گرام آنولے کا رس شہد میں ملا کر ایک ماہ لگاتار پینے سے سیلان رحم میں مفید ہے۔

کیلا: کیلا کھا کر اوپر سے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے سیلان رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔
ایک کیلا ۸ گرام گھی کے ساتھ صبح شام دو بار دس دن تک کھائیں، کیلے کی دودھ میں کھیر بنا کر کھا سکتے ہیں۔ کچے کیلے کی سبزی بنا کر کھائیں۔ ۲ کیلے اور ۲ چمچ شہد ملا کر کھائیں۔

فالسہ: سیلان رحم میں فالسہ مفید ہے۔

ٹماٹر: ٹماٹر کا استعمال سیلان رحم میں مفید ہے۔

سنگھاڑا: سنگھاڑے کے آٹے کا حلوہ کھانے سے سیلان ... روٹی کھانے سے سیلان رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

انار: انار کے تازہ پتے ۳۰ اور ۱۰ سیاہ مرچ پیس کر آدھا گلاس پانی ... کر چھان کر روزانہ صبح وشام پئیں۔

چاول: آدھا کپ چاول، ایک کپ پانی میں بھگو دیں۔ ۱۰۰ ... مونگ توے پر سینک کر پیس کر شیشی میں بھر لیں، ایک چمچ مونگ کا یہ ... بھیگے ہوئے چاول کے پانی کے ایک کپ میں حل کر کے روزانہ ایک بار پئیں۔ سیلان رحم میں فائدہ ہوگا۔

چنا: بھنے ہوئے چنے پیس کر ان میں گڑ ملا کر کھائیں، بعد میں دودھ میں دیسی گھی ملا کر پینے سے سیلان آنا بند ہو جائے گا۔

مسور کی دال: مسور کی دال آٹے کا چورن، علیحدہ بنا کر کھانے سے سیلان رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پھٹکڑی: سیلان رحم اور خون کی سیلان میں چوتھائی چمچ پسی ہوئی پھٹکڑی پانی سے روزانہ تین بار چاٹ کر لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
پھٹکڑی کے پانی سے پوشیدہ عضو کو گہرائی تک صبح وشام دھوئیں، پچکاری دیں۔

زیرہ: سیلان رحم ہونے پر زیرہ بھون کر چینی کے ساتھ کھائیں۔

سونٹھ: ۱۰ گرام سونٹھ، ۲۵۰ گرام پانی میں ڈال کر اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر پئیں، اس طرح تین ہفتے تک پئیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس اور شہد برابر مقدار میں ملا کر صبح وشام کو پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
تلسی کے رس میں زیرہ ملا کر گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تلسی کے پتوں کے رس میں مصری ملا کر استعمال کرنے سے سیلان رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ضروری اعلان

ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے اگست کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ اگست وستمبر کا مشترکہ شمارہ انشاء اللہ عید کے بعد ہی منظر عام پر آئے گا۔
انتظار کی زحمت نہ فرمائیں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

زبان کی حفاظت

میرے معزز مسلمان بزرگو عزیز بھائیو اور امت مسلمہ کی مقدس ماؤں اور بہنوں! اللہ رب العزت نے انسانی جسم کے اندر مختلف قسم کے اعضاء رکھے ہیں۔ ان میں سے ہر عضو کی اپنی قیمت ہے، آنکھ کی قیمت اپنی جگہ ہے، جس کے پاس نہ ہو اسے اس کا احساس ہوتا ہے کہ اس کی کیا قدر و قیمت ہے؟ اسی طرح میرے دوستوں! زبان (قوت گویائی) بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ان ساری نعمتوں سے مقصود یہ ہے کہ ان سے وہ کام کیے جائیں جن سے اللہ راضی ہو رہے، ان کا استعمال اس انداز میں ہو جس سے اللہ راضی ہو جائے۔

ہر عضو کی اپنی اپنی قدر و منزلت ہے مگر انسانی جسم میں دو چیزیں (دل اور زبان) ایسی ہیں کہ یہ اگر خیر (بھلائی) میں استعمال ہوں تو ان جیسی بہترین چیز کوئی نہیں اور اگر شر (برائی) میں استعمال ہوں تو ان جیسی بری چیز کوئی نہیں۔ جب زبان سے : "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" کہا جاتا ہے تو ان کلمات کے ادا کرنے سے آدمی ساری زندگی کی گندگیوں سے نکل کر پاکیزگی والی زندگی میں آ جاتا ہے چاہے اس نے اپنی زندگی کے سو (۱۰۰) سال کفر میں ہی کیوں نہ گزارے ہوں۔ بول تو یہ بھی زبان ہی کے ہیں لیکن ان کی قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بولنے والے کی سو سالہ زندگی کے گناہ اس ایک جملہ کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت میں ایک شخص کے پاس یہی عمل ہوگا یعنی صرف کلمہ کے بول ہوں گے جو اس نے اپنی زبان سے کہے ہوں گے یہی بول اس کے نامۂ اعمال میں رکھے جائیں گے اور اس کی نجات کا ذریعہ بن جائیں گے۔ اس بات سے ان الفاظ کی قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

زبان کے غلط استعمال کے نقصانات

لیکن اگر خدانخواستہ یہی زبان غلط استعمال ہو جائے تو آدمی جنت کے بالکل قریب پہنچنے کے باوجود زبان کے غلط بولوں (الفاظ) کی وجہ سے جہنم کے بیچوں بیچ جا گرتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "بے شک ایک انسان اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی کلمہ زبان سے نکالتا ہے (یعنی ایسا کلمہ زبان سے ادا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والا ہوتا ہے) اس کی توجہ اس کی طرف نہیں ہوتی (یعنی جس وقت کلمہ زبان سے ادا کرتا ہے اس وقت اسے اس کلمہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا) مگر اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی بدولت جنت میں اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔

(اس کے برعکس بعض اوقات) ایک انسان زبان سے ایسا کلمہ نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہوتا ہے وہ شخص لاپرواہی میں اس کلمہ کو ادا کرتا ہے اور وہ کلمہ اسے جہنم میں لے جا کر گرا دیتا ہے۔

(بخاری شریف، باب حفظ اللسان، جلد ۲ صفحہ ۹۵۹)

میرے دوستوں! خصوصاً اس پرفتن دور کے اندر جہاں جہالت بہت عام ہے اور جہالت بھی ایسی ہے کہ جاہل اپنے آپ کو جاہل سمجھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے، نادان اپنے آپ کو نادان کہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ اس زبان کا غلط استعمال انسان کو اللہ سے بہت دور کر دیتا ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) صرف بات سمجھانے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ ایک آدمی سے کسی نے کہا: میاں! یہ کام شریعت کے مطابق یوں ہے۔ اور اس نے جواب میں یہ کہہ دیا: "دور رکھو اپنی شریعت کو" (العیاذ باللہ) تو یہ جملہ بظاہر اس نے بڑے معمولی انداز میں کہا ہے لیکن اس کی وجہ سے یہ آدمی اسلام کو چھوڑ کر کفر میں داخل ہو چکا ہے، اس لئے میرے عزیز! زبان کا غلط استعمال نہ جانے آدمی کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے۔ بظاہر کہنے والا اپنے الفاظ کو معمولی سمجھتا ہے لیکن انہی الفاظ کی وجہ سے جنت کے قریب پہنچنے کے باوجود بھی جہنم میں جا گرتا ہے۔

خاموشی میں نجات ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جو آدمی خاموش رہا اس نے نجات پائی۔" (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان صفحہ ۴۱۳)

ایک دوسرے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اپنے

مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ بولے تو خیر (اچھا) بولے یا خاموش رہے۔'' (بخاری شریف، باب من کان یوم باللہ والموم الاخر، جلد۲، صفحہ۸۸۹)

خاموشی کے فائدے

ایک دانا کا قول ہے کہ خاموشی میں سات ہزار فائدے ہیں جو سات کلمات میں جمع ہیں ان کلمات میں سے ہر کلمہ ہزار فائدوں پر مشتمل ہے۔(۱) خاموشی بلا مشقت عبادت ہے (۲) خاموشی زیور کے بغیر زینت ہے (۳) خاموشی بلا سلطنت کے ہیبت ہے (۴) خاموشی بغیر دیواروں کے قلعہ ہے (۵) خاموشی اختیار کرنے والے کو کسی سے معذرت نہیں کرنی پڑتی (۶) خاموشی کراماً کاتبین کے لئے راحت ہے (۷) خاموشی عیوب کے لئے پردہ ہے۔(تنبیہ الغافلین، باب حفظ اللسان، صفحہ۱۲۲)

حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی پچھتایا بات بول کر پچھتایا، خاموش رہ کر نہیں۔

زبان، شخصیت کی ترجمان ہے

انسان کی زبان اس کی شخصیت کی ترجمانی کرتی ہے اس کے الفاظ سے اندر کا انسان پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حقیقی مومن طعنے دینے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش گو اور بدگوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔'' (ترمذی شریف باب ماجاء فی اللعنۃ، جلد۲، صفحہ۱۸)

نجات کا راستہ

ایک مرتبہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! نجات کا راستہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک تو بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ جایا کرو، یعنی اپنا زیادہ وقت گھر میں گزارا کرو۔ آج کا یہ نادان انسان سکون کی تلاش میں کہاں کہاں گھومتا رہتا ہے، راحت کے حصول کے لئے نہ جانے کہاں کہاں گھومتا ہے لیکن اسے پھر بھی سکون حاصل نہیں ہوتا، راحت اسے پھر بھی نصیب نہیں ہوتی بلکہ ہر طرف ظلمت ہی ظلمت نظر آتی ہے، اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دیتا ہے، فتنے ہی فتنے پیدا ہو رہے ہیں حالانکہ سکون تو اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر رکھ ہوا ہے، راحت اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر رکھی ہے، چین اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر رکھا ہوا ہے اور یہ بھولا انسان اسے باہر تلاش کرتا پھرتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جتنا یہ تلاش کرتا ہے اتنا ہی سکون سے دور ہوتا چلا جاتا ہے، جتنا راحت کے پیچھے لگا ہوا ہے اتنا ہی راحت سے دور ہو رہا ہے حالانکہ یہ چیز تو اللہ نے انسان کے دل کے اندر رکھی ہوئی تھی، کیوں؟ اسلئے کہ وہ انسان کی ضرورت تھی، غریب کی بھی ضرورت تھی، امیر کی بھی ضرورت تھی، دیہاتی کی بھی ضرورت تھی، شہری کی بھی ضرورت تھی، عالم کی بھی ضرورت تھی، جاہل کی بھی ضرورت تھی سب ہی کی ضرورت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے دل میں رکھ دیا تاکہ وہ خود اسے آسانی سے تلاش کر لے لیکن آج کے انسان کو کیا ہوا کہ اسے گھر میں چین ہی نہیں ہے اسے گھر میں سکون ہی نہیں ہے۔

گھر بہترین جائے پناہ

حالانکہ تمام گندگیوں سے بچنے کے لئے بہترین جگہ اس کا گھر ہے، بہترین مقام اس کا گھر ہے، بہترین جائے پناہ اس کا گھر ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے: ''وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا'' ترجمہ: اور اللہ رب العزت نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے سکون کی جگہ بنایا (سورۃ النحل آیت ۸۰)

اصل بات یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بسا اوقات نعمت کی شکل تو رہنے دیتا ہے لیکن اس کے اندر سے اس نعمت کی خوبیاں نکال لیتا ہے، جب گھر کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہوتی ہیں تو گھر کی شکل تو باقی رہتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس گھر سے سکون اور راحت کو نکال دیتا ہے۔

نعمتوں کی قدر کیجئے

میرے عزیزو! عزت بھرے روزگار کا مل جانا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن جب اس کے اندر اللہ کی نافرمانیاں ہوتی ہیں، اس کے حکم ٹوٹنے لگتے ہیں تو اس کی شکل تو باقی رہتی ہے لیکن اس سے جو مقصد تھا وہ حاصل نہیں ہوتا، جب اولاد کی تربیت میں ماں باپ اللہ کو ناراض کر دیتے ہیں تو اولاد کی یہ نعمت بطور شکل کے تو باقی رہتی ہے لیکن اولاد ماں باپ کے لئے دردِ سر بنتی ہے۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ گھر جو

مسلمان کے لئے جائے پناہ تھی، ایمان کی حفاظت کی جگہ تھی، مسلمان اس میں رہ کر اپنے ایمان کی حفاظت کیا کرتا تھا، باہر سے تھکا ماندہ گھر آتا تو اسے گھر میں داخل ہوتے ہی سکون مل جاتا تھا، چین مل جاتا تھا، اب حال یہ ہے کہ میرے دوستوں! کہ گھر میں بیٹھنے کو جی ہی نہیں چاہتا، اب یہ بیچارا سیر کے لئے جاتا ہے تفریح کے لئے جاتا ہے، نہ معلوم کن کن چکروں میں کہاں کہاں مارا مارا پھرتا ہے کہ اس کا غم ختم ہو جائے، اسے راحت مل جائے، اسے سکون مل جائے، لیکن جب لوٹ کے واپس گھر آتا ہے تو اس کے غم میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے، اس کی بے چینی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے، اس کی بے سکونی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے، یہ بیچارہ چاہتا ہے کہ کچھ تفریح ہو جائے گی لیکن نہیں ہوتی، لیکن غم اور پریشانی میں مبتلا ہو کر واپس لوٹ آتا ہے۔

فتنوں سے بچاؤ کا طریقہ

میرے عزیزوں! حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو "وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ" بغیر کسی ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلنا۔ ضرورت ہو تو ٹھیک ہے ورنہ گھر میں قرار پکڑنا، اور ایک بات جو ہمارے بڑے بوڑھے کیا کرتے تھے کہ جب رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے تو وہ بچوں سے کہتے کہ بیٹے باہر مت جانا۔ ارے! بڑے دانا لوگ تھے اس لئے کہ جب رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے تو شیاطین شہروں کا رخ کر لیتے ہیں، گندگی اور شیطانیت عروج پر پہنچ جاتی ہے اس لئے یہ بڑے بوڑھے بہت دانا ہوا کرتے تھے کہ بیٹے سے کہتے کہ بیٹے! اندھیرا ہونے سے پہلے گھر کو آ جانا ورنہ کواڑ بند ہو جائے گا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے بھی ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: "اپنے گھر میں رہو، اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔"

حضور نبی کریم ﷺ فتنوں سے بچنے کا نسخہ عطا فرما رہے ہیں، نجات کا راستہ بتلا رہے ہیں کہ اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ اپنی خطاؤں پر رونا بہت بڑی دولت ہے، اللہ جسے نصیب فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونا نہ آنا اور آنکھوں کا خشک ہو جانا دل کی قساوت (سختی) کی علامت ہے، بعض خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو دل سے بھی روتے اور آنکھوں سے بھی روتے ہیں، اور بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن میں تو آنسو نہیں آتے لیکن دل سے روتے رہتے ہیں، جنہیں یہ دولت نصیب ہو جائے بڑے خوش قسمتی لوگ ہیں، بڑے خوش نصیب لوگ ہیں۔

دل پاکیزگی کی علامت

حضرت عمر رضی اللہ جیسے خلیفہ اور امیر المومنین اتنا روتے کہ ان کے چہرے پر رونے کی وجہ سے نشان پڑ جاتے تھے۔ ارے میرے دوستوں! کیا وہ نافرمانی کی زندگی گزار رہے تھے؟ نہیں میرے عزیزو! نہیں، بلکہ یہ تو ان کے دل کی پاکیزگی اور طہارت کی علامت تھی کہ ان کا رونا ہر وقت جاری تھا۔ میرے دوستوں! جو اس جہاں میں رو لیتا ہے تو اللہ رب العزت اسے آخرت کے رونے سے بچا لیا کرتا ہے اور جسے یہاں رونا نہیں آتا تو پھر وہ آخرت میں روتا ہی ہے، اتنا روئے گا کہ اس کی آنکھوں کا پانی خشک ہو جائے گا لیکن رونا بند نہیں ہوگا، اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔"

گناہوں کا اعتراف کیجئے

میرے دوستو! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو خطا کار سمجھیں، آج کا مسلمان تو اپنے آپ کو خطا کار سمجھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے لیکن گناہ کو گناہ نہ سمجھنا سب سے بڑا جرم ہے، گناہ کو گناہ نہ سمجھنا اپنی جگہ جرم ہے لیکن گناہوں پر فخر کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ گناہوں پر اصرار کرنا بڑا گناہ ہے، اور گناہوں کو گناہ نہ سمجھنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور گناہوں پر فخر کرنا، گناہوں کی زندگی کو عزت کا سامان سمجھنا ان سب سے بڑا گناہ ہے جیسے دانا لوگ قرض کو معمولی نہیں سمجھتے اگر چہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح دانا اور عقل مند آدمی دشمنی کو بھی معمولی نہیں سمجھتے اگر چہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اسی طرح دانا اور عقل مند آدمی آگ کو بھی معمولی نہیں سمجھا کرتا اگر چہ تھوڑی سی کیوں نہ ہو۔ وہ کہتا ہے تھوڑی ہے تو کیا ہوا شعلے اسی سے تو بھڑکتے ہیں، چھوٹا سا شعلہ ہے تو کیا ہوا؟ بڑی آگ اسی سے تو بھڑکا کرتی ہے، اس لئے وہ آگ کو کبھی معمولی نہیں سمجھا کرتا۔

خطا کو معمولی نہ سمجھیں

ایسے ہی میرے عزیزو! خطا چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ارے میاں! جس طرح قرض کو معمولی نہیں سمجھتے، آگ کو معمولی نہیں سمجھتے، دشمنی کو معمولی نہیں سمجھتے، اسی طرح گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھیں۔ آگ کے نقصانات کو تو آنکھیں دیکھتی ہیں اس لئے ہر بینائی والا آدمی اسے معمولی نہیں سمجھتا اور جسے اللہ نے دل کی آنکھیں

بھی عطا فرمائی ہوں تو وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ آگ کو معمولی سمجھنا اتنا بڑا نقصان نہیں جتنا بڑا نقصان گناہ کو معمولی سمجھنا ہے، اس لئے کہ اگر آگ کو معمولی سمجھ کر چھوڑ بھی دیا تو زیادہ سے زیادہ گھر ہی جلے گا، زندگی ختم ہو جائے گی لیکن اگر گناہ کو معمولی سمجھ لیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان کی ساری پونجی ہی چلی جائے، گزشتہ تمام سالوں کی زندگی ہاتھوں سے نکل جائے، اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو مومن اپنی خطاؤں پر رونے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے چہرے پر بہہ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ الحزن والبکاء صفحہ ۳۰۹)

آنسو بظاہر چھوٹا سا ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ آنسو بندہ کی آنکھ سے ندامت کی وجہ سے نکلا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی بڑی قیمت ہے۔ یہ ایک عام فہم بات ہے کہ جس چیز کا جہاں وجود نہ تو وہاں اس چیز کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ بڑی قیمت ہوتی ہے اللہ کے ہاں چونکہ ندامت کے آنسو نہیں ہیں اس لئے جب کوئی شخص اپنے گناہوں پر ندامت کے اشک بہاتا ہے اور اس کے یہ ندامت کے آنسو اللہ کے ہاں پہنچتے ہیں تو اللہ کے ہاں اس کی بہت قدر و قیمت ہوتی ہے، ان کے بہت زیادہ دام لگتے ہیں بلکہ انہیں شہید کے خون کے قطروں کے ہم وزن کر کے تولا جاتا ہے۔

اللہ کے ہاں محبوب قطرے

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عظیم الشان ہے: ''اللہ کے یہاں دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک گناہ گار کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا قطرہ اور دوسرا شہید کے خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں میدان جہاد میں بہایا گیا ہو۔'' یہ دو قطرے اللہ کے ہاں بڑے پسندیدہ ہیں، ان کی اللہ کے ہاں بڑی قدر و قیمت ہے۔

زبان پر قابو رکھیں

تیسری بات آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنی زبان کو ہر قسم کی غلط بیانی اور فضول گوئی سے بچائے رکھو لایعنی گفتگو سے اپنے آپ کو دور رکھو۔'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن جانے لگے تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جہاں اور بہت ساری نصیحتیں فرمائیں، وہیں آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا ''یعنی اپنی زبان کا بہت خیال رکھنا'' حضرت معاذؓ نے فرمایا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہماری گفتگو کی وجہ سے بھی ہماری پکڑ ہوگی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیری ماں تجھے گم کرے (یہ جملہ اہل عرب کے ہاں تنبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے) کیا لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے والی ان کی زبان کی کھیتیوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہوگی؟ (یعنی زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔)

زبان کی چوٹ تلوار کی چوٹ سے سخت ہے

تلوار جسم کو کاٹ دیتی ہے اور زبان دل کو کاٹ دیا کرتی ہے۔ تیر جسم کو زخمی کرتا ہے اور زبان دل کو زخمی کرتی ہے، جسم کے زخموں کا علاج مرہم تو موجود ہے وہ تو مندمل ہو جایا کرتے ہیں لیکن دلوں پر لگے ہوئے زخم مندمل نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے میرے عزیزو! اس بات کو بھی سوچا کریں کہ اگر آپ کے الفاظ سے کسی کا دل دکھ گیا تو آپ کا کیا بنے گا؟ آج تو حالت یہ ہے کہ مرد کا ہاتھ تیز چلتا ہے اور عورت کی زبان تیز چلتی ہے۔ مرد کا ہاتھ قابو میں نہیں اور عورت کی زبان قابو میں نہیں۔ اے میاں! پاؤں سے پھسلنے والا پھر بھی سنبھل جاتا ہے لیکن زبان کا پھسلا ہوا سنبھلا نہیں کرتا اس لئے یہ بات خوب ذہن نشین کر لیں کہ جب تک زبان سے الفاظ نہیں نکلے تو آپ ان کے بادشاہ ہیں جیسے مرضی الفاظ نکالیں لیکن جیسے ہی زبان سے الفاظ نکل گئے تو اب آپ ان الفاظ کے غلام بن گئے۔ اب آپ انہیں واپس نہیں لا سکتے۔ وہ بڑے سعادت مند ہیں جو اپنی زبان کو سنبھال کر استعمال کرتے ہیں۔ احتیاط سے استعمال کرتے ہیں اس لئے آدمی جب اسے غلط استعمال کرنے لگتا ہے تو اس کے اندر قساوت (سختی) شروع ہو جاتی ہے۔

فضول گوئی سے پرہیز کریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا اسلام مزین ہو جائے، خوبصورت ہو جائے، آراستہ ہو جائے تو فضول گوئی سے پرہیز کرو۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''لایعنی امور کو چھوڑ دینا آدمی کے اسلام کی خوبی ہے۔'' (ابن ماجہ باب کف اللسان فی الفتنہ صفحہ ۲۸۶) یعنی اپنے اعضاء کو خاص کر زبان

کو ایسے کاموں میں استعمال نہیں کرتا کہ جس میں اس کا نہ تو کوئی دنیاوی فائدہ ہو اور نہ ہی کوئی اخروی فائدہ ہو۔ اللہ رب العزت نے اہل ایمان کی صفات بیان فرماتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. ترجمہ: اور جو لغو باتوں (خواہ قولی ہوں یا فعلی) سے دور رہنے والے ہیں۔ (المومنون آیت ۳)

میرے عزیزو! مومن اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ زیادہ بولے گا تو زیادہ غلطیاں کریگا، زیادہ بولے گا تو زیادہ پھسلے گا۔ اب تو لوگوں کو بولنے کی عادت بہت ہے اور سننے کی عادت بہت کم ہے، حالانکہ یہ اس کی فطرت کے خلاف ہے اس لئے کہ اگر بظاہر انسان کے جسم کو دیکھا جائے تو اللہ نے سننے کے لئے دو کان دیئے ہیں اور بولنے کے لئے ایک زبان دی ہے کہ دو باتیں سنے اور ایک بات بولے۔ سنو دو، بولو ایک، لیکن آج کا انسان ایک بھی سننے کو تیار نہیں، بولتا ہی چلا جاتا ہے، اور بسا اوقات تو ایسے لگتا ہے کہ محفل میں شریک سب لوگ دیواروں کو سنا رہے ہیں، اور وہ بھی بول رہا ہے یہ بھی بول رہا ہے، بیوی بول رہی ہے شوہر بھی بول رہا ہے پتہ نہیں کس کو سنا رہے ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد اور فضول باتوں سے پرہیز کرے، اور گفتگو کرے تو اچھی گفتگو کرے۔

نادانی کی علامت

ایک عقل مند اور دانا نے لکھا ہے کہ چند چیزیں آدمی کی نادانی کی علامت ہوا کرتی ہیں۔ جس شخص میں وہ پائی جائیں تو اس کے جاہل ہونے کا ثبوت ہوتی ہیں۔ پہلی چیز "اَلْغَضَبُ فِیْ غَیْرِ شَیْءٍ" یعنی بے محل غصہ کرنا، ہر کس و ناکس پر غصہ کرنا جہاں غصہ کرنے کا موقع نہ ہو وہاں بھی غصہ کرنا۔ دوسری چیز "اَلْکَلَامُ فِیْ غَیْرِ نَفْعٍ" یعنی بلا فائدہ گفتگو کرنا، کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے، نہ دنیا میں نہ آخرت میں لیکن پھر بھی بولے چلا جا رہا ہے۔ "تیسری چیز "اَلْعَطِیَّةُ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ" کرنا اجر و ثواب سے خالی ہو۔" چوتھی چیز ہے "اَفْشَاءُ السِّرِّ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ" یعنی اپنے رازوں کو ہر ایک کے سامنے بیان کرتا کہ ہر ایک کے سامنے اپنے راز کھولتا ہے۔" پانچویں چیز ہے "اَلثِّقَةُ بِکُلِّ اِنْسَانٍ" یعنی ہر شخص پر اعتماد کرنا، ہر ایک کو اپنا سمجھنا، ہر ایک کی بات پر بغیر تحقیق یقین کر لینا، اعتماد کر لینا۔ چھٹی چیز ہے "اَنْ لَّا یَعْرِفَ صَدِیْقَهٗ مِنْ عَدُوِّهٖ" یعنی اپنے دوست اور دشمن کی پہچان نہ کر سکے کہ میرا دوست کون ہے اور دشمن کون ہے؟ شیطان کو دوست بنا رکھا ہے اس سے بڑی نادانی اور کیا ہوگی حالانکہ وہ اللہ کا بھی دشمن ہے اور تمہارا بھی دشمن ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ" ترجمہ: "بلاشبہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے"۔ (سورہ یوسف آیت: ۵) جس آدمی کے اندر یہ خصلتیں ہوں گی وہ نادان اور جاہل آدمی ہوگا۔ (تنبیہ الغافلین باب حفظ اللسان، صفحہ ۱۲۰)

حضرت علیؓ کی اپنے بیٹوں کو نصیحت

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔
☆ جہاد فی سبیل اللہ کو نہ بھولنا۔
☆ دنیا حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔
☆ ہمیشہ حق اور صداقت کو ملحوظ رکھنا
☆ یتیم بچوں، بیوہ عورتوں اور مظلوم مردوں پر رحم کرنا۔
☆ اپنی آخرت کی فکر کرنا اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہونا۔
☆ ہمیشہ نماز کو وقت پر ادا کرنا۔
☆ زکوٰۃ کو نہایت اہتمام سے باقاعدہ ادا کرنا۔
☆ لوگوں کے عیبوں پر چشم پوشی کرنا۔
☆ غصہ کو ضبط کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔
☆ اپنے رشتہ داروں سے بسلوک حسن پیش آنا۔
☆ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا۔
☆ کبھی فحش کلمات زبان سے نہ ادا کرنا۔
☆ جو چیز تم سے چھین لی جائے اس پر غم نہ کرنا۔
☆ لوگوں کو برے کاموں سے روکنا اور اچھی باتوں کی نصیحت کرتے رہنا۔
☆ قرآن کریم کی تلاوت کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔
☆ ہر کام میں استقامت اور استقلال رکھنا۔
☆ خود اتفاق سے رہنا اور مسلمانوں کو متفق رکھنے کوشش کرنا۔
☆ صحابہ کرامؓ کی عزت و توقیر کو قائم رکھنا۔
☆ غلاموں کے حقوق پورے ادا کرنا۔
☆ کبھی کسی مسلمان کی امداد و اعانت سے منہ نہ موڑنا۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اَ چہ ۔۔ ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی تمکین دوران الیکشن کٹی پتنگ کی طرح اِدھر سے اُدھر اُڑے اُڑے پھر رہے تھے۔ ان کی سفید شیروانی جو صدیاں گزر جانے کی وجہ سے پیلے سے رنگ کی ہوگئی تھی، بہرحال انہیں "نیتا" ثابت کرنے میں اہم رول ادا کرتی تھی۔ ان کی گاندھیائی ٹوپی ان پر بہت کھلتی تھی، انہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے پنڈت جواہر لال نہرو کی روح ان میں حلول کر گئی ہو۔

وہ تقریر نہیں کر سکتے، لیکن انہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر وہ تقریر کرتے تو بت دلفریب قسم کی تقریر کرتے۔ کانگریس کے لئے جب وہ ووٹوں کی تشکیل کرتے تھے تو نابالغ بچے تک ووٹ ڈالنے کے لئے بیتاب ہو جاتے تھے۔ کانگریس کے لئے جب وہ قوم سے ووٹ مانگتے تھے تو ان کا انداز تبلیغی جماعت والوں کا سا ہوتا تھا۔ ووٹروں کی طرف مخاطب ہو کر خالص واعظانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے، محض ووٹ دینے سے بات نہیں بنے گی، محنت کرنی پڑے گی اور وقت بھی لگانا پڑے گا، جس طرح نبیوں نے اپنی قوم کے لئے کام کیا ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنی پارٹی کے لئے گھر گھر جا کر دعوت دینی پڑے گی۔ تب ہی پارٹی اُبھرے گی اور تب ہی وہ گرد چھٹے گی جو پارٹی کے چہرے نہ جانے کیوں اٹ گئی ہے۔ انہوں نے محلہ در محلہ گشت بھی کئے اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر پارٹی کے لئے ووٹوں کی بھیک بھی مانگی۔ ایک دن وہ میرے غریب خانہ پر بھی آدھمکے، میں اس وقت ودائی خواب میں کسی انجانی خاتون کے ساتھ حسن و عشق کے مزے لوٹ رہا تھا اور میرے بے کیف خراٹوں کی صدائیں دروازے تک پہنچ رہی تھیں جو یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھیں کہ میں ابھی محو خواب ہوں۔ صوفی تمکین نے جب میرے گھر کی کنڈی بجائی تو بانو نے میرے پیر کے انگوٹھے کو کھینچ کر الارم دیا کہ اٹھ جاؤ آپ کے ایک پرانے رفیق صوفی تمکین صاحب شاید مدظلہ العالی تشریف لائے ہیں اور آپ سے بغل گیر ہونا چاہتے ہیں، لاحول ولاقوۃ۔ الفاظ میرے اندر سے نکلے، لیکن کہاں سے نکلے یہ اندازہ نہ ہو سکا۔

میں نے جھلا کر کہا۔ یہ وقت ہے کسی کے گھر آنے کا۔

موت کا اور آپ کے دوستوں کے آنے کا کبھی کوئی وقت ہوتا ہے۔ "بانو بولی" آپ کے دوست تو کسی بھی وقت آجاتے ہیں۔ ایک زمانہ میں آپ کے ایک دوست ہوا کرتے تھے خواجہ باقی باللہ، ہمیشہ رات کو ۲ بجے آیا کرتے تھے۔ "بانو کا لہجہ طنز سے بھرا ہوا تھا۔"

میں نے کہا۔ بیگم دور اندیش لوگ تنہائی کی خاطر آدھی رات کے بعد ہی کسی کے گھر جائیں گے تاکہ گوشہ عافیت میں بیٹھ کر گپ شپ کر سکیں۔

لیکن کافی دنوں سے ان کا نزول نہیں ہوا۔" بانو نے کہا۔"

ممکن ہے کہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہوں اور یہی تو میرے دوستوں کی خوبی ہے کہ وہ جب وہ مرتے ہیں تو دفعتاً مر جاتے ہیں، پہلے سے اپنے مرنے کا کوئی پروگرام نشر نہیں کرتے۔ میرے دوستوں کی یہ ادائیں ان کے اندر ملکوتیت پیدا کرتی ہیں اور ان کا قد اتنا اونچا ہو جاتا ہے کہ ان کے چہرے کو ایک بار دیکھنے کے لئے تین بار اپنی ٹوپی زمین پر گرتی ہے۔

اچھا، اب خدا کے لئے اٹھ جایئے اور صوفی تمکین کو کسی طرح مطمئن کیجئے، نہ جانے صبح ہی صبح کیوں آگئے ہیں؟

بیگم جب صبح ہی صبح آئے ہیں تو ناشتہ کئے بغیر تو نہیں جائیں گے۔ "میں نے کہا" میں منہ پر چھپکا مار کر ان سے ملتا ہوں اور تم کچن میں جا کر مصروف ہو جاؤ۔ بیگم یہ صوفی لوگ اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں

ان کی خاطر تواضع کرنا اسلام کا [illegible] ہے [illegible] سے روح میں طہارت پیدا ہوتی ہے۔

بانو نے مجھے [illegible] ہوں، حالانکہ بیویوں سے [illegible] بات نہیں۔

میں نے بیٹھک [illegible] سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ ان کے ایک چیلے [illegible] ہیں۔ صوفیوں کی یہی بات کبھی کبھی بہت کھلتی ہے کہ یہ اپنے ساتھ ایک تبرک بھی لے کر آتے ہیں۔ چیلے عرف تبرک کے [illegible] وقت مکمل نہیں ہوتی۔

صوفی تمکین کا یہ تبرک بالکل عجیب وغریب قسم کا تھا۔ اس کو دیکھ کر پہلے ہنسی چھوٹی تھی، پھر [illegible] میری زبان بھی بہت آوارہ قسم کی ہے ان کے اس تبرک کو دیکھ کر میری زبان سے یہ نکل گیا، یہ دنیا کی کونسی مخلوق ہے؟

یہ میرے مرید ہیں۔ "صوفی تمکین بولے" اور فرضی صاحب ان کو میں نے جنت کی چھت پر بیٹھ کر مرید کیا تھا۔ مرید بنتے ہی ان کو ملائکہ کی طرف سے یہ اعزاز ملا کہ ان کی پانچوں وقت کی نمازیں معاف کر دی گئیں اور عید بقرعید کی نمازوں کے لئے انہیں اختیار دیا گیا کہ یہ پڑھیں یا نہ پڑھیں۔

کیا یہ اعزاز ملائکہ نے انہیں زمین پر آ کر دیا تھا؟" میں نے یوں ہی پوچھ لیا۔"

نہیں، ان کو یہ اعزاز عالم برزخ کی کسی گلی میں ایک درجن حوروں کی موجودگی میں دیا گیا تھا اور تو اور ایک فرشتہ نے یہ تک ان سے کہہ دیا تھا کہ تم اگر جھوٹ بھی بولو گے تو وہ اعمالنامے سچ ہی کی فہرست میں لکھا جائے گا۔

پھر تو میں ان سے مصافحہ کرلوں۔ یہ کہہ کر میں نے ان کے ہاتھ پکڑ لئے۔ میری اس حرکت پر وہ ہنسے تو مجھے اس طرح ڈر لگا، جس طرح معصوم بچے جن کے تصور سے دن کی چہل پہل میں بھی ڈر جاتے ہیں۔

آپ کی تشریف آوری کا مقصد؟ "میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔"

ناشتے کے بغیر ہم لب کشائی کرنے کی غلطی نہیں کر سکتے۔ صوفی تمکین نے اس طرح کہا کہ جیسے ناشتہ ایمان مفصل کا کوئی حصہ ہو۔

ناشتہ تو آ ہی جائے گا۔ آپ اپنے شان نزول کی توضاحت کیجئے۔

یار بہت دن ہوگئے سوجی کا حلوہ کھائے ہوئے اور جیسا حلوہ تمہاری زوجہ بناتی ہے ایسا حلوہ تو بس جنت الفردوس میں ہی نصیب ہوسکتا ہے۔ ذرا اندر جا کر آپ حلوے کی فرمائش درج کرا دیجئے، ہم آپ کے بھی شکر گزار رہیں گے۔

مرتا کیا نہیں کرتا۔ مجھے اندر جانا پڑا اور میں نے بانو سے بحالت رکوع یہ عرض کیا کہ صوفی تمکین بہت پہنچے ہوئے صوفی ہیں۔ ان کی اگلی پچھلی سات نسلوں کی مغفرت کا اعلان عام ہو چکا ہے۔ آپ کو سلام عرض کر رہے ہیں اور ایسے سوجی کے حلوے کی فرمائش کر رہے ہیں جس کو کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیوں سے خوشبو پندرہ دن تک نہیں جاتی۔

حضرت! میں نے سوجی کی حلوے کی تیار کرلی ہے۔ آدمی کتنے ہیں۔" بانو نے پوچھا۔"

مجھ سمیت پونے تین آدمی ہیں۔

پونے تین؟

دراصل ان کے چیلے عمر کے لحاظ سے تو بالغ ہی ہیں البتہ قد وقامت کے اعتبار سے مکمل نہیں لگتے۔ ان کا ادھورا پن انہیں ایک عدد میں گنتے نہیں دیتا، ان کو تین پاؤ مان کر چلئے۔

اور خوراک کے حساب سے؟ یعنی کہ خوراک کے حساب سے کتنے لوگ ہیں۔

بانو تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میرا ایک دوست تین آدمیوں کے برابر کھاتا ہے اور میرے دوستوں کا کمال تو یہ ہے کہ کتنا بھی سوڑ لیں لیکن کوئی ایک بھی ڈکار لینے کی غلطی نہیں کرتا۔ صوفی حشمت تو ایک بار یہ کہہ رہے تھے کہ ڈکار لینا کھانے کی توہین ہے۔

خوب خشوع خضوع سے کھاتے ہیں۔ دسترخوان پر ایک دوڑ سی ہوتی ہے، لیکن ڈکار کا کوسوں پتہ نہیں ہوتا۔ بانو جی آپ ناشتہ تیار کیجئے۔ میں ان سے ان کے آنے کی وجہ پوچھ لوں۔

میں واپس بیٹھک میں آگیا تو صوفی تمکین اس طرح بیٹھے تھے جیسے لیٹے ہوں۔

مجھے دیکھ کر اٹھنے لگے تو میں نے کہا، آپ بے تکلف پڑے رہئے، صوفیوں کو کہاں موقع ملتا ہے آرام کا اور آج کل تو آپ الیکشن میں بزی ہیں۔ آج کل تو آرام حرام ہوگا۔

جی ہاں۔ ''وہ چہک کر بولے۔'' کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ہے، بس جہاں جاتا ہوں وہیں کچھ کھالیتا ہوں۔

پیشاب پخانے کے لئے کیسے ٹائم نکالتے ہیں؟

چلتے پھرتے کہیں بھی یہ فریضہ ادا کرلیتے ہیں۔ آج کل تو مجھے سر کھجانے کے لئے بھی سوچنا پڑتا ہے۔ ہر وقت ایک ہی دھن سوار رہتی ہے کہ کس طرح پارٹی کے ہاتھوں پر مہندی رچائی جائے۔

آپ کچھ بھی کرلیں، آپ کی پارٹی سرخرو نہیں ہوسکتی۔ ''میں نے دعویٰ کیا۔''

گستاخی معاف۔ ''وہ بولے۔'' آپ صرف اپنے محلے کی بات کررہے ہیں۔ میں دیوبند بھر میں گھومتا ہوں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ نابالغ بچے تک کانگریس کو دلہن بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور تو اور صوفی شبتوت کا پورا گھرانہ جو پیدائشی طور پر لیگی تھا وہ بھی تائب ہوکر حلقہ بگوش کانگریس ہوگیا ہے۔ جیت دوپہر کے سورج کی طرح صاف طور پر نظر آرہی ہے۔ دوسری پارٹیوں کے خیموں میں کھل بلی پھیلی ہوئی ہے، کل ہی کی بات ہے کہ سپا کے ایک نیتا پرچون کی ایک دکان پر کھڑے ہوئے رو رہے تھے، روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

لیکن میں نے تو یہ سنا ہے کہ جب سے سپا کے ساتھ مولوی جل تو جلال تو لگے ہیں سپا کی قسمت ہی بدل گئی ہے۔ مولوی صاحب کے سارے مرید آنکھیں بند کرکے ملائم سنگھ کی نظر اُتار رہے ہیں اور سپا ہی کی ووٹ دینے کی قسمیں کھارہے ہیں۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مولوی جل تو جلال تو کی کون سنتا ہے۔ جلسے میں بھیڑ اکٹھی کرلینا ایک الگ بات ہے۔ وہ تو سڑکوں پر تماشہ دکھانے والے مداری بھی اکٹھی کرلیتے ہیں، لیکن کسی کو ووٹ دینے پر مجبور کرنا دوسری بات ہے۔ قوم ان مولویوں کو چندہ دے سکتی ہے لیکن ان کے کہنے سے کسی کو ووٹ نہیں دے سکتی۔

میں نے تو یہ تک کسی سے سنا ہے کہ جس مظفر نگر کے مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا تھا اور ان کی عورتوں کی عزتیں لوٹی گئی تھیں اسی مظفر نگر کے دیہاتوں کے مسلمان مولوی جل تو جلال تو کے تابڑ توڑ دوروں کے باوجود لوگ کانگریس کو ووٹ دینے کی ٹھان چکے ہیں۔ آپ دیکھ لیجئے۔ ''ان کے لہجے میں عجیب طرح کا جوش تھا۔'' سپا کا وجود تک یوپی میں باقی نہیں رہے گا۔ چاروں خانہ چت گرے گی اور پھر مولوی جل تو جلال تو ڈھونڈنے سے بھی کسی کو نہیں ملیں گے، کیوں کہ وہ خود جانتے ہیں کہ وہ قوم کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

اور بہوجن سماج پارٹی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا بہن جی وزیر اعظم بن جائیں گی؟

میرے اس سوال پر وہ ایسی ہنسی ہنسے کہ میں اس کا مفہوم نہیں سمجھ سکا۔ اس ہنسی میں طنز بھی تھا، استہزا بھی تھا، اور نہ جانے اس ہنسی میں کیا کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی بین الاقوامی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ یہ ساری پارٹیاں لاپتہ ہوجائیں گی، ہر طرف کانگریس ہی کانگریس ہوگی۔ مسجدوں میں دعائیں ہورہی ہیں، درگاہوں پر چادریں چڑھ رہی ہیں، لنگر خانوں میں کھانے بٹ رہے ہیں اور فرضی صاحب اس سے زیادہ میں کیا کہوں کہ قبرستان کے مردے تک بیک آواز کانگریس کو جتوانے کی باتیں کررہے ہیں تو کیا اللہ میاں ان سب باتوں کو نظر انداز کردیں گے۔ آپ دیکھ لینا کہ کانگریس کی جیت کتنی شاندار ہوگی اور اس کو اس بار بے تحاشہ ووٹ پڑیں گے۔ میری بیوی تو پیدائش کے پہلے دن سے کانگریس کی مخالفت تھی اور جس کے اعصاب پر جب وہ اپنی ماں کا دودھ پیتی تھی تب ہی سے مسٹر جناح کسی جن کی طرح سوار تھے وہ بھی اب کانگریس پر ایمان لے آئی ہے اور پچھلی غلطیوں کی تلافی کرنے کے لئے اس بار ایک نہیں کئی ووٹ کانگریس کو دے گی۔ جب سے الیکشن کا بگل بجا ہے تب سے مصلے پر بیٹھی رہتی ہے اور کانگریس کے لئے اتنی روتی اور بلکتی ہے کہ میں شوہر ہوتے ہوئے اس پر رحم کھانے لگتا ہوں، کیا اللہ میاں کو رحم نہیں آئے گا؟

اور کچھ مسلمان تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کیسے بھی پاپڑ بیل لو سرکار تو مودی ہی کی بنے گی، مسلمانوں کے ایک مہاجن تو مودی ہی کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور کئی بار رات کے اندھیروں میں نریندر مودی سے معانقہ بھی کرچکے ہیں۔

اپنی منہ کی کھائیں گے۔ ''وہ تقریباً چیخے۔'' مودی کو تو ہوا تک نہیں آئے گی، وہ تو گجرات کے قابل بھی نہیں رہے گا۔ مجھے تو اس پر ترس آتا ہے، بے چارے نے بچپن میں چائے بیچی اور اب بڑھاپے میں بھاڑ جھونکے گا۔ کاش مودی کانگریس میں شامل ہوجاتا تو خود رب العالمین اس کی نیا پار لگادیتے۔

اس دوران ناشتہ آگیا۔ اور صوفی نمکین اور ان کے تبرک میاں ناشتے پر اس طرح ٹوٹ پڑے جس طرح کوئی بھوکا بھیڑیا بکریوں پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ صوفی نمکین تو بے تکلف دونوں ہاتھوں سے کھا رہے تھے، وہ میرے دسترخوان پر تو ایسا ہی کرتے ہیں، مجھے مطمئن رکھنے کے لئے فرماتے ہیں کہ فرضی صاحب آپ کا رزق سو فی صد حلال ہے اس لئے ہمیں ایک دفعہ میں کئی کئی قسمیں کھانے پڑتے ہیں۔ میں الحمد للہ آپ کے دسترخوان پر اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کھانے کو ہضم کرنے کے لئے میری آنتوں کو میرے معدے کے ساتھ کتنی بار آنکھ مچولی کھیلنی پڑے گی۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے بس کھاتا ہی رہتا ہوں، ہضم ہو نہ ہو اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ یہ کہتے ہوئے وہ بولے۔ جناب! پراٹھے ختم ہو گئے ہیں۔

لاتا ہوں، میں اندر گیا اور میں نے بانو سے پراٹھوں کی درخواست کی۔ بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جس طرح کسی گناہ گار کی روح قبض کرنے سے پہلے عزرائیل علیہ السلام اس کو گھور کر دیکھتے ہیں۔ پھر وہ بولی، سولہ پراٹھے بنا کر دیئے تھے، یہ لوگ کھانا کھا رہے ہیں یا لوٹ مار کر رہے ہیں۔

بیگم۔ یہ مہمان ہیں، اگر ان مہمانوں نے آنا جانا چھوڑ دیا تو پھر شاعر کا وہ شعر ہم دونوں کے ہونٹوں پر کلبلانے لگے گا۔

کہ دو دن سے مرے گھر میں کوئی مہمان نہیں ہے

اللہ محفوظ رکھے ایسے مہمانوں سے۔" بانو نے ناگواری سے کہا۔" پتہ نہیں کب کب کے بھوکے ہمارے دسترخوان پر آجاتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے چار پانچ پراٹھے تل کر میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔ اب آٹا ختم ہو گیا ہے، اب کچھ لینے نہ آجائیں، لاحول ولا قوۃ۔

میں نے دیکھا۔ بانو کے چہرے پر غصے کی آندھیاں پوری طرح چل رہی تھیں، چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔ شعلے برسانے کے لئے بے تاب تھیں۔ اس سے پہلے کہ میری خیریت میں کچھ فرق آجاتا میں نے پراٹھوں کی ڈش ہاتھ میں پکڑی اور اس معصوم شوہر کی طرح کہ جس کی پہلی شادی بغیر کسی ارادے کے ہو گئی ہو، بیٹھک کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ پراٹھوں کی پلیٹ دیکھ کر صوفی نمکین اُچھل پڑے اور بولے۔

جان من ابوالخیال فرضی صاحب۔ آج تو مزا ہی آگیا، میری روح میرے دل کے ساتھ مارے خوشی کے کبڈی کھیل رہی ہے اور میرا معدہ عرش الٰہی کی سیر کر کے پھر واپس آگیا ہے اور ھل من مزید کے نعرے لگا رہا ہے۔ لاؤ یار جلدی لاؤ ان پراٹھوں سے بھی استفادہ کر لیں، اس کے بعد اس قوم کے بارے میں سوچیں گے جو کئی سالوں سے مہنگائی کی وجہ سے بھوکی مر رہی ہے۔

میں نے پراٹھوں کی پلیٹ صوفی نمکین کے ہاتھوں میں تھما دی، وہ تو ان پراٹھوں پر بھی بے تحاشہ ٹوٹ پڑے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے تبرک میاں بھی اپنا فن دکھانے لگا۔ وہ آدھے پراٹھے کا نوالہ بنا کر اس طرح کھا رہے تھے کہ جیسے آج کے بعد انہیں پھر پراٹھے کبھی نصیب نہیں ہوں گے۔

واہ بھئی واہ۔ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

اللہ کے فضل و کرم سے ساری پلیٹیں بالکل صاف ہو گئیں۔ جیسے اجمیر شریف میں کسی نے جھاڑو دیدی ہو۔ نہ حلوا بچا نہ جلوا، جب میں خالی پلیٹیں اندر لے جانے لگا تو صوفی نمکین مسرت بھری نگاہوں سے ان پلیٹوں کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے یہ کہہ رہے ہوں۔

ابھی نہ جاؤ چھوڑ کے کہ جی ابھی بھرا نہیں

میں خالی پلیٹیں لے کر اندر گیا تو بانو نے پوچھا۔ اب کیا چاہئے؟ مجھ پر گھی چھڑک کر لے جاؤ۔

گھبراؤ نہیں اب کچھ نہیں چاہئے اب تو بس یہ التجا ہے کہ آپ میری مغفرت فرما دیں، میری وجہ سے آپ کو میرے کیسے کیسے دوست برداشت کرنے پڑتے ہیں، لیکن بیگم کیا کریں، ان کا معدہ اللہ کا بخشا ہوا ہے۔ صحیح معنوں میں مرد کہلانے کے حق دار تو یہی ہیں۔ ہماری نامردی کا عالم تو یہ ہے کہ ایک دو روٹی سے زیادہ حلق میں اُتار ہی نہیں پاتے ان کو جب بھی میں کھاتے دیکھتا ہوں تو رشک آتا ہے اور ایسی احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہوں کہ جو اچھے خاصے مردوں کو ایک دم نابالغ سا بنا دیتی ہے، لیکن بیگم کچھ بھی ہو، ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کو وجود دینے کے لئے ہمارے اللہ میاں کو بھی کئی بار سوچنا پڑتا ہوگا۔

میں نے دیکھا کہ بانو مسکرا تو رہی تھی مگر انداز بالکل ایسا تھا کہ جیسے جہنم کا داروغہ کسی بے نمازی کو دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔

میں نے بیٹھک میں واپس آکر صوفی نمکین سے پوچھا۔ حضرت!

اس وقت آپ کے تشریف لانے کی غرض وغایت کیا ہے؟

وہ کسی بیمار بکری کی طرح منمناتے ہوئے پھر بولے۔ الیکشن میں تن من دھن سے لگا ہوں، لیکن اب آکر جیب بالکل خالی ہوگئی ہے۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ تم دل کھول کر ہماری مدد کرو، اللہ تمہیں اجر دے گا اور جنت آج ہی تمہارے نام لکھ دی جائے گی۔

شامت اعمال، اتنا کھلانے کے بعد، اب انہیں پیسے بھی دو۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا۔

حضرت میں تنخواہ لاکر بیوی کے حوالے کر دیتا ہوں، میں تو خود یار دوستوں سے مانگ تانگ کے اپنا کام چلاتا ہوں، میں تو دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ہر وقت اور ہر پل مدد کا مستحق ہوں، میں کیا کسی کی مدد کروں گا۔

لیکن صوفی نمکین کے چہرے پر میں نے تشویش کی بادِ سموم چلتی ہوئی دیکھی تو نہ جانے کیوں مجھے رحم سا آگیا اور میں نے اندر جا کر بانو سے کہا۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم، امابعد۔

عرض یہ ہے کہ یہ الیکشن فرقہ پرستی کو شکست دینے کے لئے منجانب اللہ لڑا جا رہا ہے۔ اس الیکشن میں سیکولرازم کے دعویداروں کی مدد کرنا، دنیا بھر کے تمام شریف لوگوں کی مدد کرنے کے برابر ہے

بانو نے مجھے خشمگیں نظروں سے دیکھا۔ ایک لمحہ کے لئے مجھے نانی اماں یاد آگئیں۔

پھر میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ غموں سے بھری اس دنیا میں میرا تمہارے سوا اور کون ہے، کس سے فریاد کروں اور کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں، تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میرے تو سارے ارمانوں نے خودکشی کر لی ہے۔ کچھ آرزوئیں، دل میں ضرور موجود ہیں وہ بھی ایک طویل مدت سے بیماری پڑی ہیں، بلکہ حالت نزع میں ہیں نہ جانے کب اللہ کو پیاری ہو جائیں، دل کی گلیاروں سے اب کسی حسرت کا بھی گزر نہیں ہوتا۔ اور میں نے تو دل کی ہر اس گلی کو بند کر دیا ہے جہاں سے بھولی بھٹکی کوئی حسرت کسی انجان مسافر کی طرح آکر گزر جاتی تھی۔ مجھ پہ تو اُن فرشتوں کو بھی ترس آنے لگا ہے جو پے در پے انسانوں کی نیکیاں اور بدیاں لکھنے کے لئے ہمارے کاندھوں پر بٹھائے گئے ہیں۔

میری تو بات چھوڑو، لیکن میرے ان دوستوں کا کچھ تو خیال کرو، میں جیسا کیسا بھی ہوں۔ ان دوستوں کے بارے میں میرا عقیدہ آج بھی یہی ہے۔

احسان میرے دل پہ تمہارا ہے دوستو
یہ دل تمہارے پیار کا مارا ہے دوستو

اس عقیدے کے سلامت رہتے ہوئے میں ان کو مایوس اور محروم نہیں دیکھ سکتا۔

آخر کیا کہنا چاہ رہے ہو۔ "بانو چیخی"

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ الماری کھول کر کچھ عطا کر دو اور اپنے اس شوہر کو سرخرو ہونے کا موقع دو، جو بفضل ایجاب وقبول آج بھی تمہارا وفادار ہے۔ اور مرنے کے بعد بھی جب تک حساب وکتاب نہیں نمٹ جاتا، تمہارا ہی وفادار رہے گا۔

حساب وکتاب کے بعد نہ معلوم کہاں پہنچا دیا جاؤں، زیادہ تر امید یہی ہے کہ دوزخ میں جاؤں گا اور دوزخ میں جاؤں گا تو پھر تمہاری یاد کہاں آئے گی۔ جلنے جلانے ہی سے فرصت نہیں ہوگی۔ ہاں اگر کسی تکڑم کی وجہ سے جنت میں چلا گیا تو پھر حوروں کے جھرمٹ میں بیٹھ کر بھی انشاء اللہ باوضو ہو کر دن رات میں دو تین بار تمہیں ضرور یاد کر لیا کروں گا اور اس نکاح نامہ کی سلامتی کی دعا کروں گا جس کی وجہ سے ہم تم ایک ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا بانو ہنس رہی تھی اور میرا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ بانو ہنسی تو پھنسی۔

بانو نے چہک اٹھتے ہوئے کہا۔ کتنے پیسے چاہئیں۔ سو دو سو، ہزار دو ہزار؟

بیگم۔ اپنے شایان شان دیجئے۔ میں چاہتا ہوں کہ چاہے دنیا مجھے لکیر کا فقیر سمجھے، لیکن تمہاری سخاوتوں کے چرچے عالم برزخ میں بھی ہوتے رہیں اور ڈھنڈورے کر بھی میرا کچھ نام ہو جائے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ میری بیوی ہیں۔

بانو نے الماری میں سے ہزار ہزار کے نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔ لو دو ہزار روپے دے دو۔

صرف دو ہزار؟ بیگم جس انداز سے انہوں نے مانگے ہیں اور مانگنے میں انہوں نے جو محنت کی ہے اور جس بے شرمی کا مظاہرہ کیا ہے

اس لحاظ سے یہ دو ہزار روپے بہت کم ہیں، ان میں سواد نہیں آئے گا اور شاید حق تعالیٰ بھی راضی نہیں ہوں گے۔

کتنے دوں؟

اپنی شایانِ شان تم عورتوں میں قلوپطرہ کی طرح مشہور ہو۔ سخاوتیں تمہارے قدموں کو چوم کر حاتم طائی کی قبر تک پہنچتی ہیں، شرافتیں تمہارے چہرے کی جائے نمازوں پر عقیدتوں کے سجدے لٹا کر قوس و قزح بن کر انسانیت کے آسمان پر اپنا رنگ دکھاتی ہیں۔ محبتیں.........

خدا کے لئے یہ ڈائیلاگ بازی بند کیجئے، ورنہ ایک روپیہ بھی نہیں دوں گی۔

چلئے میں سرتاپا خاموش ہوں۔ اونلی پانچ ہزار روپے ادا کر دیجئے، میں آج شام تک جنت الفردوس کے مین گیٹ پر آپ کا نام لکھوا دوں گا۔ آج کل میرا براہِ راست اللہ میاں سے ایک تعلق سا چل رہا ہے۔

وہ پانچ ہزار سن کر ہکا بکا سی رہ گئی، وہ انکار کرنے والی ہی تھی کہ پھر نہ جانے اسے کیا خیال آیا اور اس نے پانچ ہزار روپے نکال کر میرے حوالے کر دیئے۔ دیکھا میرے پیارے قارئین، بیوی ہو تو ایسی ہو۔ جو شوہر کے ایسے ایسے دوستوں کی جو خدا کی قسم کسی بھی قابل نہیں ہیں، اس طرح دل کھول کر مدد کرے۔ مولوی قرا اقرم ہوں یا مولوی جل تو جلال تو بیا مولوی آؤں تو جاؤں کہاں یہ سب وصول کرنے کے لئے ہیں، عطا کرنے کے لئے نہیں۔ ساری زندگی تقریروں میں یہ کہتے ہیں کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، لیکن ان کا ہاتھ ہمیشہ نیچے والا ہی رہتا ہے۔ ان کی تقریریں سن کر بخیل ترین لوگ بھی دینے والے بن گئے، لیکن یہ مداری حضرات جن کا میں نے ذکر کیا ہے صرف لیتے ہی رہے، اگر یہ دینے والے ہوتے تو صوفی نمکین جیسے غیرت مند لوگوں کو ہم جیسے معمولی مالداروں کے سامنے اپنا دامن نہ پھیلانا پڑتا۔

میں نے پانچ ہزار روپے صوفی نمکین کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا۔ حضور! یہ آپ کی مدد ہے اس کانگریس کی مدد نہیں ہے جس نے مسلمانوں کو پچھلے ساٹھ سالوں میں جھانسوں کے سوا کچھ نہیں دیا ہے اور میری دعا یہ ہے کہ یا تو کانگریس سدھر جائے اور اللہ اس کے گناہ معاف کر دے، ورنہ پھر اس کو ایسی سزا دے جس کو یہ برسوں یاد رکھے اور اسے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی توفیق ہو۔ انہوں نے رسماً شکریہ ادا کیا اور کانگریس کو ووٹ دینے کی تاکید کرتے ہوئے میری بیٹھک سے نکل گئے۔

کچھ دنوں کے بعد الیکشن ہو گیا اور پھر نتائج بھی سامنے آ گئے، بہن مایاوتی بے چاری یوپی میں اپنا کھاتا بھی نہ کھول سکی، وہ ملائم سنگھ جو نہ جانے کیوں وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہے تھے وہ اپنے ہی گھر میں سمٹ کر رہ گئے۔ کانگریس کو عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا اور وہ نریندر مودی جس کے خلاف مسلمان شور و غل کر رہے تھے اور مولوی حضرات اس کو دل کھول کر بددعائیں دے رہے تھے وہ پورے ملک میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل گیا وہ جیت گیا اور اس کے خلاف ہائے ہلا کرنے والوں کی ایسی کی تیسی ہو کر رہ گئی۔

ہار جیت تو مقدر کے کھیل ہیں۔ نریندر مودی کا ستارہ عروج پر تھا، لاکھ مخالفت کے باوجود اہل اللہ کی ہزاروں دعاؤں کے باوجود علماء حق کی زبردست مخالفتوں کے باوجود جیت کا سہرا اس کے سر پر بندھ کر رہا اور وہ پارٹیاں جن کی اغل بغل میں علماء اپنی موجودگی درج کرا رہے تھے اور اپنے مریدوں کو رجھانے کے لئے ان کے جلسوں اور ریلیوں کو کامیابی سے ہمکنار کرا رہے تھے وہ پارٹیاں خاک چاٹنے پر مجبور ہو گئیں۔ دعاؤں بددعاؤں، حمایتوں اور دعوے داریوں کے باوجود بقول شاعر یہ ہوا۔

نہ زہد و تقویٰ نے یاوری کی نہ کام کوئی کمال آیا
حساب کے دن یہ سب عمارت حساب کی ضربتوں نے ڈھا دی

کانگریس کی بے عملی مسلمانوں کے ساتھ غداری، سماج وادی کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کے ساتھ بے وفائی اور دیگر پارٹیوں کو بھی کردہ اور ناکردہ گناہوں کی سزا انہیں مل کر رہی اور اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لاٹھی سے سب کو بھی بلکہ پانچ بنا کر رکھ دیا۔

وہ موجودہ جو عام انسان کی نظروں میں قطعاً پسندیدہ نہ تھے وہ اس ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔ ان کی خوبیوں سے زیادہ ان لوگوں کی خرابیوں نے انہیں ہیرو بنا دیا جو ان کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کرتے نظر آ رہے تھے۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی کوئی نظریہ باقی نہیں رہا ہے، یہ کل مودی کی مخالفت کر رہے تھے اور اگر غلام وستانوی نے ان کی تعریف میں دو لفظ اپنی زبان سے نکال دیئے تھے تو انہوں نے ان کو بھی

معاف نہیں کیا تھا اور جب تک ان کی ڈنڈا ڈولی کر کے انہیں دار العلوم دیوبند کے اہتمام سے نہیں نکال دیا تھا انہیں چین نہیں ملا تھا اور اب عالم یہ ہے کہ خود غرض قسم کے مسلمان مودی کی شان میں قصیدے پڑھنے کے لئے پر تول رہے ہیں اور ان کے منہ میں نہ جانے کیوں پانی آ رہا ہے۔

نریندر مودی اگر مسلمانوں کے مسائل حل کریں، ان پر ہونے والے بے جا مظالم کا سد باب کریں اور بے قصور مسلمانوں کو جیل سے رہا کریں اور مسلمانوں پر لگائے گئے دہشت گردی کے الزامات کو رفع کریں تب کوئی ان کا ساتھ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ سیاست میں دائمی دشمنی اور دائمی دوستی کوئی معانی نہیں رکھتی، لیکن محض اس لئے کسی کے گن گانا اور کسی کی خوشامد کرنا کہ وہ تخت وتاج کا مالک ہو گیا ہے، اہل وایمان کا شیوہ نہیں ہے۔ حسین ویزید کی محاذ آرائی میں سیدنا حسین جنگ ہار گئے تھے، لیکن ہار جانے کے بعد پھر بھی سچے مسلمان حضرت حسین کے ساتھ ہی رہے، انہوں نے یزید کی سربلندی کو تسلیم نہیں کیا۔ آج جو لوگ مودی کو وزیر اعظم بنتے ہی رکوع کی تیاریاں کر رہے ہیں اور اپنی ہمنوائی پیش کرنے کے لئے بے تاب و بے قرار ہیں وہ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ان کا کوئی نظریہ نہیں ہے اور اگر نظریہ ہے تو صرف جلب منفعت کہ اب مودی سے کچھ وصول کر لیں اور اپنا دامن کسی بھی طرح بھر لیں۔ ایسے لوگ مسلمانوں کی صدیوں پرانی سوچ اور صدیوں پرانے نقطہ نظریہ کا قتل عام کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ مسلمان ایک "مفاد پرست قوم" ہے اس کی مخالفت اور موافقت محض مفاد اور غرض کی بنیاد پر ہوتی ہے، کوئی جیتے کوئی ہارے، انہیں صرف اپنے مفاد کا چیک کیش کرانا ہے۔ یہی سوچ عام مسلمانوں کی ہے اور یہی سوچ ان خاص مسلمانوں کی بھی ہے جو ہمارے رہنما کہلاتے ہیں۔ کاش ہمیں اپنے مفادات سے زیادہ ملت اور دین اسلام کے مفادات عزیز ہوتے ہیں تو پھر ہمارا رویہ بالکل مختلف ہوتا، اور ہم ارباب اقتدار کے سامنے دم نہ ہونے کی مجبوری میں اپنی داڑھیاں ہلاتے نہ پھرتے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل وکرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل وکرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آ جائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور حسب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر:9897648829 - 8937937990

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابو المعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر:۲۴۷۵۵۴

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

قسط نمبر: ۲۴

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

ہم میں سے کسی کی بھی رائے نہیں تھی کہ خالو لٹیین تنہا اس عورت کے پاس جائیں لیکن جب اس عورت نے انتہائی غصے کے ساتھ خالو لٹیین کو اشارے سے بلایا تو خالو جان خود ہی آگے بڑھ گئے اور ہم سب کو انہوں نے اشارے سے کمرے ہی میں رک جانے کے لئے کہا۔

ہم سب کے دل زور زور سے دھڑک رہے تھے اور یہ لگ رہا تھا جیسے آج کوئی بڑی آفت آنے والی ہے۔ اف وہ لمحے۔ آج بھی برسہا برس کے بعد جب ان قیامت خیز لمحات کا تصور آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور سب کچھ لٹنے کے بعد بھی دل و دماغ میں وحشت اور خوف کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں۔ حالاں کہ اب رہا ہی کیا تھا۔ جس کے لٹ جانے کا فکر ہو اور جس کی بربادی کا اندیشہ ہو۔ ہم نے تو اپنی آنکھوں سے اپنا سب کچھ لٹتے اور برباد ہوتے دیکھا تھا اور اپنی موت کا بھیانک منظر جس طرح کھلی آنکھوں سے ہم نے دیکھا تھا کہ ایسے تو شاید خدا کی بنائی ہوئی اس دنیا میں کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ لوگ دوسروں کے جنازوں کو کاندھا دیتے ہیں لیکن ایک ہم بدنصیب تھے کہ اپنے جنازوں کو خود ہی کاندھا دیا کرتے تھے اور اپنی لاشوں کو خود اٹھاتے پھرتے تھے ظاہر ی طور پر ملا زبیر کی موت دو بار ہوئی تھی۔ لیکن حقیقتاً ہم میں سے ہر فرد خانہ ایک ہی دن میں کئی کئی بار مرتا تھا۔ ایک مجھے ہی دیکھو میں ابھی تک زندہ ہوں لیکن یہ بات میں اپنے قارئین کو کیسے سمجھاؤں کہ میں تو زندگی کے ہر ہر موڑ پر موت سے آشنا ہوتی رہی ہوں اور اب بھی میں اس لاش کی مانند ہوں جسے صرف دو گز زمین کا انتظار ہو۔ خیر چھوڑیئے۔ ہاشمی صاحب کا حکم ہے کہ اس داستان کو جلد از جلد مکمل کروں اس لئے جذبات کے دھاروں میں بہنے کے بجائے میں غم کی اس دہلیز پر پہنچتی ہوں جس کا تصور آج بھی میری آنکھوں میں وحشت کی تاریکیاں پیدا کردیتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہوش وحواس غبارہ بن کر فضاؤں میں اڑتے اڑتے بکھر رہے ہوں۔

ہاں پھر ہوا یہ کہ اس کریہہ الصورت عورت نے خالو جان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ نہ جانے اس عورت کے ہاتھ میں کانٹے تھے یا کرنٹ کہ خالو لٹیین کا چہرہ ایک دم پیلا پڑ گیا۔ وہ بالکل ہلدی کی طرح زرد ہوگئے تھے۔ جیسے ان کی رگ رگ کا خون نچوڑ کر اس میں ہلدی کا رنگ بھر دیا گیا ہو۔ وہ کچھ نڈھال سے بھی ہوگئے۔ ہم سب ہی اس وقت خوف زدہ تھے اور اس وقت سب سے زیادہ بری حالت خالہ نجمہ کی تھی اور دوسرے نمبر پر نانی اماں کی لیکن ہم کر بھی کیا سکتے تھے اور جنات کے آگے کوئی بھی کیا کرسکتا ہے۔ اس بے چارہ اشرف المخلوقات کی حقیقت ہی کیا ہے؟

چند لمحوں کے بعد اس عورت نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ ہم سب لرز گئے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اسرافیل علیہ السلام نے صور پھونک دیا ہو اور پھر اسی وقت ایک کالی بلی جست لگاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس عورت نے اپنے پیلے پیلے دانت دکھاتے ہوئے خالو لٹیین سے کہا۔ کہ اب تم یہاں سے جانے کا خیال چھوڑ دو۔ اب ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ یہ بلی تمہارے ساتھ رہے گی اور تمہاری حفاظت کرے گی۔

☆ ☆ ☆

مجھے آج تک یاد ہے کہ جس وقت وہ بدذات اور بدشکل عورت اس بلی کو ہماری حفاظت کے لئے ہمیں سونپ رہی تھی تو مجھے اس وقت یہ خیال آیا تھا کہ کس قدر ہوشیار ہیں۔ یہ لوگ دودھ کی حفاظت کے لئے بلی کو نگہبان بنا رہے ہیں۔ بلی اگر واقعی بلی ہوتی تو بھی کچھ نہیں تھا لیکن وہ تو

یقیناً کوئی دوسری مخلوق تھی۔ جسے ہمارے پیچھے سائے کی طرح لگا دیا گیا تھا اور اس وقت کے بعد ہمارے گھر میں ایک جان کا اور اضافہ ہوگیا۔ دوسرے اس ناخوش گوار اضافے سے ہم لوگوں کی وقتی ہنسی پامال ہوگئی، کیوں کہ بلی کی موجودگی ہر وقت ہمیں مختلف قسم کی وحشتوں اور سوچوں میں مبتلا رکھتی تھی۔

ہم اگر کبھی یہ چاہتے کہ آپس میں کوئی بات کریں تو فوراً بلی آدھمکتی اور ہمیں اس طرح گھور کر دیکھنے لگتی جیسے اس نے ہماری چوری پکڑ لی ہو۔ ہم نہیں سمجھ پائے کہ یہ کیسی دوستی تھی اور یہ ہمدردی کی کونسی قسم تھی؟ بالکل صاف ظاہر تھا کہ جنات نے بلی کے روپ میں ہمارے پیچھے اپنا ایک سی آئی ڈی چھوڑ دیا تھا اور ہم کمرہ بند کرکے بھی خود کو تنہا اور محفوظ نہیں سمجھتے تھے۔ جب بھی ہم کسی بھی طرح کی بات کرتے وہ کمبخت بلی ہمارے قریب آکر بیٹھ جاتی اور ہمیں گھورنے لگتی۔

ٹھیک اسی زمانہ میں اللہ نے خالو لیٹین کے ایک جگری دوست سلیمان افغانی کو بھیج دیا۔ ایک طویل عرصے کے بعد سلیمان افغانی دہلی آئے اور دہلی آتے ہی وہ سب سے پہلے خالو لیٹین کے گھر پہنچ گئے۔ ساتھ میں ان کی بیگم بھی تھیں ـــــ ان کا نام نادرہ خانم تھا۔

اس وقت خوشی کی بات یہ تھی کہ سلیمان افغانی حافظ قرآن بھی تھے، عالم دین بھی تھے اور حد سے زیادہ نیک بھی تھے، خالو لیٹین نے بتایا تھا کہ ان سے دوستی کا جب آغاز ہوا اس وقت یہ بس حافظ اور مولوی تھے لیکن بعد میں انہوں نے دین داری کا راستہ اختیار کیا اور جماعتوں میں چلتے دے دے کر اُن کی زندگی میں زبردست انقلاب آگیا اور اب اُن کا حال یہ تھا کہ ہر وقت اللہ کی یاد اور اس کے ذکر میں مصروف رہتے تھے۔ برسہا برس کے بعد افغانستان سے کسی کاروباری چکر میں دہلی آئے تھے اور اس طرح طویل مدت کے بعد دو دوست پھر ایک دوسرے کے قریب ہوگئے تھے۔

ایک دن خالو لیٹین اپنے دوست کے ہمراہ گھر سے باہر گئے اور اسی وقت انہوں نے اپنی کل آپ بیتی اپنے دوست کو سنادی۔

اگلے دن سلیمان افغانی اپنی بیگم صاحبہ کو لے کر ایک ہفتے کے لئے کہیں چلے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان کے ساتھ ایک کیم شیم مولانا بھی تھے۔ میں سب کچھ سمجھ گئی تھی۔ بہت خاموشی کے ساتھ خالو لیٹین نے افغانی صاحب کی مدد سے ایک بار پھر اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور افغانی صاحب نے بھی ہماری مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تب ہی انہوں نے کسی مولانا کو لے کر اس آگ کے سمندر میں چھلانگ لگادی تھی ـــــ اور انہوں نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی تھی کہ خود ان کا بھی انجام کیا ہوگا؟

جس وقت یہ تینوں حضرات واپس آئے شام کا وقت تھا۔ ان لوگوں کے آنے کی خوشی میں خاص خاص کھانوں کا اہتمام ہوا اور رات کو کھانا کھانے کے بعد سب لوگ ہال میں براجمان ہوگئے۔

کافی عرصے کے بعد یہ رات ایسی آئی تھی کہ گھر میں بات چیت کی آواز گونج رہی تھی۔ ورنہ جب سے گھر میں بلی کو مسلط کیا گیا تھا سب دم بخود رہا کرتے تھے لیکن اس رات ایک بار پھر ہم سب زندگی سے قریب ہوگئے تھے۔ خوب ہنسی مذاق کی باتیں ہوتی رہیں۔ دورانِ گفتگو اور دورانِ طعام مولانا نے جو بنگال کے رہنے والے تھے اور ان کا نام شمس الہدیٰ تھا بلی کی بھی تواضع کی لیکن بلی نے ان کی تواضع کا کوئی اثر نہیں لیا۔ البتہ ایک مرتبہ اس نے مولانا کو دانت چبا کر اس طرح دیکھا جیسے انہیں کچا چبا جائے گی۔

رات کو تھوڑا منورنجن رہا اور اس رات کافی دیر تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ بلی بھی شریک مجلس رہی اور دورانِ گفتگو وہ بھی اپنی ادائیں دکھاتی رہی۔ کبھی کبھی وہ زہریلی قسم کی ہنسی ہنستی تھی۔ ایسی ہنسی جسے شاید ہی کوئی برداشت کر سکے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ اگر وہ رات کی تنہائی میں ایسی ہنسی ہنسے تو بڑے سے بڑا رستم بھی ڈر کے مارے بے ہوش ہوجائے لیکن چوں کہ ہم تو ان حادثات اور عجائبات کے عادی ہو چکے تھے۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ سب کے سامنے اپنے خطرناک دانت دکھاتی تھی اور سب کی موجودگی کی وجہ سے ڈر اور خوف ذرا ہلکا ہو جاتا تھا۔

پوری طرح تو اب یاد نہیں کہ کتنی دیر تک رات کو باتیں چلتی رہی تھیں۔ البتہ اتنا اندازہ ہے کہ نصف رات سے زیادہ ہوگئی تھی۔ اس کے بعد سونے کی تیاری ہوئی۔ پروگرام یہ بنا کہ ہال کمرے ہی میں ایک گوشے میں پردے ڈال کر مولانا سو جائیں گے اور دوسری جانب انکل افغانی اور آنٹی سو جائیں گی اور ہم بدستور جس گوشے میں سوتے تھے وہاں سو جائیں گے۔ بالعموم سونے سے پہلے سب لوگ حاجت وغیرہ سے فارغ ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے نصف گھنٹہ یوں بھی جاگنا رہا اور اس کے بعد سب لوگ لیٹ گئے۔

بلی صاحبہ جو دراصل جنات ہی میں سے تھیں ایک میز پر بیٹھ جایا کرتی تھیں اور اس رات بھی وہ اسی میز پر بیٹھی رہی لیکن میں صاف طور پر محسوس کر رہی تھی کہ آج اس کا موڈ صحیح نہیں تھا۔ غالباً وہ سمجھ چکی تھی کہ مولانا کیوں بلائے گئے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد سب گہری نیند سو گئے۔ کبھی کبھی مولانا کے خراٹوں کی آواز فضا میں گونج جاتی تھی اور پھر سناٹا چھا جاتا لیکن مجھے کسی طرح نیند نہیں آ رہی تھی۔ میری نظر بار بار بے اختیار بلی کی طرف اٹھتی تھی۔ میں دیکھ رہی تھی کہ بلی آنکھیں کھولے بیٹھی تھی۔ رات کی تاریکی میں اس کی سرخ سرخ آنکھیں انتہائی خوف ناک محسوس ہو رہی تھیں اور اس کے دیکھنے کا انداز اور بھی زیادہ وحشت ناک تھا۔

تین بجے کے قریب میں نے دیکھا کہ موٹی تازی کالے ہی رنگ کی ایک بلی اور کمرے میں داخل ہوگئی اور میز پر چڑھ کر اس بلی کے کانوں میں کھسر پھسر کرنے لگی اور چند منٹ کے بعد یہ بلی واپس چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد وہ بلی جو ہماری محافظ بنائی گئی تھی اٹھی اور خالو جان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئی۔ پھر ان کے سینے پر چڑھ کر ان کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔

میرا سانس زور زور سے چلنے لگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اب یہ بلی خالو جان کا گلا دبائے گی یا ان کے چہرے پر اپنے ناخن گاڑ دے گی۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے ارادہ کیا کہ خالو جان کو آواز دوں، لیکن مجھے اس وقت نہ جانے کیا ہو گیا تھا۔ میرے منہ سے آواز ہی نہیں نکلی۔ میں کوشش کرتی رہی کہ انہیں آواز دوں لیکن کوشش کے باوجود بھی میری زبان نہ اٹھ سکی۔ پھر میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو میں اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے میرے ہاتھ پیر باندھ دیے ہوں۔ دس منٹ اس کیفیت میں گزرے۔ اس دوران بلی خالو جان کی مسہری سے کود کر نانی کی مسہری پر چلی گئی اور ان کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میرا دم گھٹ رہا تھا لیکن نہ میرے ہاتھ پیر ہلتے تھے اور نہ زبان۔

رات بھر بلی یکے بعد دیگرے ایک ایک سینے پر چڑھتی رہی اور اترتی رہی۔ چار بجے کے قریب بلی پھر اپنی میز پر جا کر بیٹھ گئی۔ میں غور و فکر کے بعد بھی نہیں سمجھ سکی تھی کہ اس کا منشا کیا تھا۔ خدا ہی جانے وہ ہر ایک کے سینے پر جا کر کیوں بیٹھی تھی۔ میرا پیشاب بہت زور سے آ رہا تھا۔ جب برداشت نہ ہو سکا تو میں ٹوائیلیٹ میں چلی گئی۔ جب میں وہاں سے نکل رہی تھی تو دروازے پر ایک لڑکی کھڑی تھی۔ اُسے دیکھ کر میں سہم گئی۔ اگر میں نے بار بار خوف ناک حویلی میں حادثات کا سامنا نہ کیا ہوتا تو میں یقیناً رات کے سناٹے میں کسی لڑکی کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتی لیکن میں تو اس طرح کی باتوں کی عادی ہو چکی تھی۔ اس لئے ڈری تو میں ضرور لیکن میرے ہوش و حواس گم نہیں ہوئے۔ اس لڑکی نے عام انسانوں کی زبان میں کہا کہ ہم نے دوستی کا ارادہ کر لیا تھا لیکن ایسا لگتا ہے کہ تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ ؤ گے۔ آج کی رات تو ہم نے کچھ نہیں کہا۔ اگر یہ لوگ جو تمہارے مہمان بن کر آئے ہیں رات کو بھی یہاں رہے تو دیکھ لینا کہ قیامت کس طرح آتی ہے۔

وہ لڑکی یہ کہہ کر گھٹنی شروع ہوگئی اور گھٹتے گھٹتے ایک فٹ کی ہوگئی اور پھر اچانک بلی کی صورت اختیار کر کے میرے آگے آگے چلنے لگی اور کمرے میں جا کر پھر میز پر بیٹھ گئی۔

ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ اس وقت میرے دل پر کیا گزری ہوگی۔ میری جگہ اگر آپ ہوتے تو آپ پر کیا گزرتی۔ میں جا کر اپنی جگہ پھر لیٹ گئی۔ لیکن مجھے نیند نہ آئی تھی نہ آئی۔ یوں ہی آنکھوں ہی آنکھوں میں رات کٹ گئی۔ اس رات مجھے یقین ہو چلا تھا کہ ہم جنات کا نوالہ بن کر رہیں گے اور کسی بھی طرح ہمیں ان جنوں سے نجات نہ مل سکے گی۔

اگلے دن میں نے ناشتے ہی کی میز پر گھر کے سب افراد کے سامنے رات کی بات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دی اور اپنی رائے بھی ظاہر کر دی کہ اگر مولانا کو علاج کے لئے لایا گیا ہے تو ان کو رخصت کر دیں اور جنات کو دعوت اختلاف نہ دیں۔

نانی اماں اور خالہ نجمہ کی رائے بھی یہی تھی کہ بس اب جھاڑ پھونک میں پڑ کر خود کو مزید خطروں میں نہ ڈالا جائے لیکن مردوں میں سے کوئی بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوا کہ مولانا کو یوں ہی رخصت کر دیں۔ خود مولانا نے بھی سینہ ٹھوک کر یہ کہا کہ موت وقت ہی پر آئے گی لیکن اگر ہم اس طرح ڈرتے رہے اور گھبراتے رہے تو یہ جنات تو انسانوں کی ایسی کی تیسی کر دیں گے اور ان سے ڈر کر بھاگنا انسانیت کے خلاف ہے۔ افضال انکل کی بھی رائے یہی تھی کہ جئیں یا مریں لیکن مقابلہ ضرور کریں گے اور دیکھ لیں گے کہ آنے والی رات کس کے لئے قیامت ثابت ہوتی ہے ہمارے لئے یا جنات کے لئے؟ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۱۳۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

عارب کی گفتگو سن کر پارس بڑا خوش ہوا اور بڑی ہمدردی اور نرمی سے اس کے کندھے تھپ تھپاتے ہوئے اس نے کہا۔ ”اے عارب! تم واقعی کام کے انسان ہو۔ اس لئے کہ تم نے جو مشورہ دیا ہے، یہ پہلے ہی میرے دل میں تھا اور میں ارادہ کئے ہوئے تھا کہ ہر صورت میں اس ہیلن کو یہاں سے نکال کر ٹرائے لے جاؤں گا۔ اب تمہاری اس تجویز نے میری قوت ارادی اور میرے عزم کو اور زیادہ مضبوط اور مربوط کر کے رکھ دیا ہے، دیکھو میرے عزیز دوست! تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو، میں ہیلن کی طرف جاتا ہوں اور اس سے بات چیت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ اس کی مرضی اور منشاء کے مطابق ٹرائے شہر لے جانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔“

عارب اپنی اس کامیابی پر خوش تھا اور زیر لب مسکرا رہا تھا جب کہ پارس اسے وہاں چھوڑ کر محل کے اس حصے کی طرف چلا گیا، جس میں ہیلن کا قیام تھا۔

جس وقت پارس ہیلن کے کمرے میں داخل ہوا اسی وقت ہیلن اپنے کمرے میں اکیلی ایک نشست پر بیٹھی ہوئی تھی، جب کہ قریب ہی اس کی بیٹی ہرمون گہری نیند سو رہی تھی۔ اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر پارس نے ہیلن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے اسپارٹا کی حسین اور عظیم ملکہ! میں تم سے تھوڑی دیر کے لئے ایک کارآمد گفتگو کرنے کی خاطر کیا۔ اس کمرے میں داخل ہو سکتا ہوں؟“

ہیلن مسکراتے ہوئے پارس کے استقبال کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک زہد شکن ادا کے ساتھ اس نے اپنے دونوں بازو ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔ ”میرے کمرے میں آنے کے لئے آپ کو کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، آپ جب اور جس وقت چاہیں اس کمرے میں آسکتے ہیں اور جس طرح کی گفتگو چاہیں میرے ساتھ کر سکتے ہیں۔“

ہیلن کی اس گفتگو سے پارس کے حوصلے اور بڑھ گئے۔ لہٰذا وہ اس کمرے میں داخل ہو کر ہیلن کے سامنے ایک نشست پر بیٹھ گیا، پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”اے ہیلن! تم جانتی ہو کہ میں ٹرائے کا ایک شہزادہ ہوں۔ میرے باپ نے مجھے اپنے بحری بیڑے کے ساتھ یونان کی طرف ایک اہم مہم پر روانہ کیا تھا، لیکن میری خوش قسمتی کہ جس وقت میرا بحری بیڑہ ٹرائے کی بندرگاہ سے روانہ ہونے والا تھا اس وقت بندرگاہ پر چند وینسی تاجر اپنے کشتیوں سے اترے اور ان میں سے ایک تاجر نے جو چند دن تمہارے ہاں اسپارٹا میں رہ کر گیا تھا، تمہارے حسن اور تمہاری خوبصورتی کی ایسی تعریف کی کہ میں اپنی اصل مہم کو فراموش کر کے صرف تمہیں دیکھنے اور تمہیں اپنے ساتھ ٹرائے شہر کی طرف لے جانے کی خاطر تمہارے شہر اسپارٹا کی طرف چلا آیا ہوں۔ بس اے ہیلن میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ ٹرائے شہر کی طرف چلو! سنو ٹرائے ایک ایسا شہر ہے جس کے مقابلے میں یہ تمہارا اسپارٹا شہر نہ ہونے کے برابر ہے۔ تم وہاں میری بیوی کی حیثیت سے رہو گی اور تمہاری حیثیت وہاں ایک سلطنت کی ملکہ کی ہوگی۔ اے ہیلن ٹرائے شہر میں میرے ساتھ رہتے ہوئے دنیا کی کوئی ایسی نعمت نہ ہوگی جو تمہارے پاؤں میں نچھاور نہ کر دوں۔ اس لئے کہ جہاں تم دنیا کی حسین ترین لڑکی ہو وہاں میں دنیا کا پہلا نوجوان ہوں جس نے تمہیں اپنی دل کی گہرائیوں میں ڈوب کر پیار کیا ہے۔ لہٰذا میں تم سے التماس کروں گا کہ تم میرے ساتھ میرے شہر ٹرائے کی طرف چلو اور یہ یہاں سے بھاگ نکلنے کا سنہری موقع ہے۔ اس لئے کہ تمہارا شوہر اس وقت ایک مہم پر اسپارٹا سے باہر ہے اور مجھے امید ہے کہ تم میری اس التجا کو رد نہ کرتے ہوئے میرے ساتھ ہو لو گی۔“

پارس کی اس گفتگو پر حسین ہیلن سر جھکائے تھوڑی دیر تک

جانے کن تفکرات میں غرق تھی کہ پارس نے پھر کہا۔ ”اے ہیلن ری سوچوں میں نہ پڑو ایسا وقت اور ایسے مواقع بار بار نہیں ملتے، شہر جیسی زندگی تمہیں دنیا میں کسی بھی اور شہر میں نصیب نہ ہوگی۔“

پارس یہ کہتے ہوئے خاموش ہوگیا۔ اس لئے کہ ہیلن یکا یک اپنی ے اٹھ کھڑی ہوئی اور پارس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کمال ور ملائمت سے کہا۔ ”اے پارس! میں تمہاری تجویز سے اتفاق کرتی یں ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھ یہاں سے کوچ کرنے کے ار ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ میں اسپارٹا کے لئے نہیں بلکہ ٹرائے ے لئے پیدا ہوئی ہوں۔“

ہیلن کے اس جواب پر پارس خوش ہوگیا۔ اپنی جگہ سے وہ آگے ور ہیلن کا ہاتھ تھام کر اس کمرے سے باہر نکل گیا، پھر بڑی تیزی تھ اس نے اپنے کوچ کے انتظامات مکمل کئے اور ہیلن کو لے کر وہ ے ٹرائے کی طرف کوچ کر گیا۔ اس طرح اسپارٹا کے بادشاہ کی جودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پارس اپنے بحری بیڑے کے ساتھ ے شہر کی طرف جارہا تھا۔

پارس کے بحری بیڑے نے سمندر کے اندر ابھی تھوڑا سا ہی سفر یا تھا کہ عارب ایک بار پھر پارس کی طرف آیا۔ اس وقت پارس اپنے ے عرشے پر ہیلن کے ساتھ کھڑا سمندر کے اندر دکھائی دینے والی ی مچھلیوں کا نظارہ کر رہا تھا۔ عارب کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا۔ ”اے میرے دوست! کیا تم مجھ چھ کہنا چاہتے ہو یا تمہیں کسی شئے کی ضرورت ہے؟“

عارب نے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔ ”میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں جس میں آپ کی بہتری اور آپ کا فائدہ ہے اور کے لئے میں علیحدگی محسوس کرتا ہوں۔“

اس موقع پر پارس نے بے تکلفی اور خوش طبعی سے ہیلن کو مخاطب کیا ارب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ عارب میرا بہترین ت اور مخلص ساتھی ہے۔ ضرورت کے وقت اس کے مشورے پر اعتماد روسہ کیا جاسکتا ہے۔“

پھر پارس، عارب کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ ”عارب میرے ت! تم جو کچھ کہنا ہے ہیلن کی موجودگی میں ہی کہو۔ اس لئے کہ میں اپنی زندگی کا کوئی بھی پہلو ہیلن سے پوشیدہ اور مخفی نہیں رکھنا چاہتا۔ لہٰذا جو کچھ تم کو کہنا ہے۔ بلا جھجک کہو، اس لئے کہ جب میں ہیلن کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کا عہد کر چکا ہوں تو مجھ سے نسبت رکھنے والا کوئی بھی کام اب ہیلن سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ لہٰذا تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔“

پارس کی اس بات کے جواب میں عارب نے ایک بار پھر سر کو خم کیا، پھر وہ بولا۔ ”ہیلن سے متعلق جو آپ نے فیصلہ کیا ہے یہ عمدہ اور بہترین فیصلہ ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فی الحال آپ ٹرائے شہر کا رخ نہ کریں، بلکہ جہاز کے اندر ہی ہیلن سے شادی کر کے یونان کے چھوٹے چھوٹے جزائر میں اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے ایک ماہ گزار دیں۔

اس دوران ہیلن کے اسپارٹا سے نکلنے کے باعث فیلاؤس کی طرف سے جو ردِ عمل ہوگا اس کا بھی ہمیں پتہ چل جائے گا اس کے بعد ہم بہتر دفاعی صورت حال میں ٹرائے شہر میں داخل ہوسکیں گے۔“

عارب کی گفتگو سننے کے بعد پارس نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا کر کچھ سوچا۔ اس نے بڑے غور سے ہیلن کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ ”اے ہیلن جو مشورہ میرے دوست عارب نے دیا ہے اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟“

ہیلن نے بلا جھجک جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”میں آپ کے دوست کے اس مشورے سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔“

ہیلن کی طرف سے جواب سن کر پارس بھی خوش ہوگیا۔ لہٰذا اس نے عارب کا شکریہ ادا کیا، پھر اسی روز جہاز کے اندر پارس اور ہیلن کی شادی کر دی گئی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جہازوں کا رخ ٹرائے شہر سے یونان کے چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرف موڑ دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

دوشیزۂ سحر نمودار ہو رہی تھی۔ روگ بھرے سنسار میں اونگھتے اندھیرے اور شہر بے ضمیر جیسا مضمحل سکوت رخصت ہو رہا تھا۔ سمندر اب پرسکون تھا، فضاؤں کے اندر سحر کی بوئے تنفس اور صبح کے جمال کی بو پھیلنے لگی تھی۔ بازگشت سے خالی زندگی سرد تابوت کی طرح رخصت ہو رہی تھی، فضاؤں کے اندر زمین کی اجنبی خوشبوئیں پھیلنے لگی تھیں۔ چپو چلاتے چلاتے یوناف چونک پڑا اور ایلسا کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ”ایلسا! ایلسا! وہ سامنے دیکھو افریقہ کے جس ساحل کی ہمیں

تلاش تھی وہ سامنے دکھائی دے رہا ہے اور تھوڑی دیر تک ہماری کشتی اس ساحل سے ٹکرا رہی ہوگی۔"

یوناف کے اس انکشاف پر ایلسا فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ جماتے ہوئے جب اس نے اپنے سامنے دیکھا تو واقعی افریقہ کا ساحل اب ان کے قریب ہی سامنے دکھائی دے رہا تھا۔

سمندر کے خاتمے اور افریقی ساحل کو اپنے سامنے قریب ہی دیکھتے ہوئے خوشی میں ایلسا کی حالت رنگوں کی ملگجی بہار روح کے تاروں پر مضراب کے رقص، اجنبی خوشبوؤں اور گہر افشاں گراتے بادلوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کے گلابی ہونٹ اور دہکتے رنگین رخسار برق کی تب وتاب کا سماں پیش کر رہے تھے، پھر ایلسا نے عجیب سا گل ریزی وگل بیزی کے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زمزمہ انگیز آواز میں کہا۔"یوناف، یوناف! میں آپ کی ممنون اور احسان مند ہوں، اگر آپ ٹائر شہر کی بندرگاہ پر میری مدد کو نہ آتے تو میں کبھی بھی اکیلی افریقہ کے اس ساحل تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکتی۔"

اس پر یوناف نے بڑی عاجزی اور انکسار سے کہا۔"میں تو اپنے رب کا ایک حقیر سا بندہ ہوں، یہ رہبری اور رہنمائی تو میرا اللہ کرتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، جسے چاہتا ہے اسے سیدھی راہ پر لگاتا ہے، تمہیں یہاں افریقی ساحل پر لا کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے فرض پورا کر دیا ہے۔"

یوناف کی گفتگو سن کر ایلسا کی گردن احسان مندی سے جھک گئی۔ اتنی دیر تک عبیل اور سولان بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر افریقی ساحل کو دیکھ رہے تھے اور اس موقع پر ان کے چہروں پر بھی ایک ہیجان اور ایک رونق سی برس رہی تھی۔

جب وہ ساحل کے قریب آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے کچھ فاصلے پر مغرب کی طرف بڑے بڑے جہاز اور ان کے اطراف میں ان گنت چھوٹی چھوٹی کشتیاں کھڑی تھیں۔ یوناف نے ایلسا کو مخاطب کر کے کہا۔"میں اپنے رب کا بڑا ممنون ہوں کہ اس نے اس ساحل تک ہماری رہنمائی کی اور نہ صرف یہ کہ سمندر سے اٹھنے والے طوفان سے ہمیں نجات دی بلکہ سسلی کی زمین کے وحشیوں سے بھی ہمیں بچایا۔ اب وہ تم اپنے سامنے مغرب کی طرف دیکھو کتنے ہی بڑے بڑے جہاز اور کشتیاں وہاں کھڑی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہاں ضرور کوئی بستی ہے یا وہ تجارتی مرکز ہے۔ لہٰذا ہم کشتی کو اُدھر ہی لے چلتے ہیں۔ وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ ہم افریقہ کے ساحل کے کس مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔"

ایلسا نے مسکراتے ہوئے فوراً یوناف کے اس مشورے سے اتفاق کیا۔ لہٰذا یوناف نے کشتی کا رخ موڑ لیا، پھر وہ بڑی تیزی سے چپو چلاتے ہوئے کشتی کو مغربی سمت ساحل پر کھڑے جہازوں اور کشتیوں کی طرف لے جا رہا تھا۔

پہلے سے ساحل پر کھڑی کشتیوں کے پاس جانے کے بعد یوناف، ایلسا، عبیل اور سولان چاروں ساحل پر اُتر گئے اور کشتیوں کو بھی انہوں نے کھینچ کر ساحل پر کر کے وہاں کھونٹوں کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنی دیر تک دوسری کشتیوں اور جہازوں کے لوگ جوق در جوق وہاں جمع ہونے لگے اور وہ بڑے انکسار اور عاجزی کے ساتھ ایلسا کو عزت دینے لگے۔ ایلسا کو دیکھ کر وہاں جمع ہو جانے والے ان سب لوگوں کا تعلق ٹائر شہر سے تھا۔ وہ سب فونیقی و کنعانی تھے اور ایلسا کے ہم وطن اور ہم قوم تھے۔ ایلسا اپنے جاننے والے ہم وطنوں اور ہم قوموں کو وہاں دیکھ کر بےحد خوشی ہوئی، پھر اس نے انہیں مخاطب کر کے پوچھا۔ تم لوگ افریقہ کے اس ساحل پر کیا کرتے ہو۔"

ایلسا کے استفسار پر ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہم اس ساحل پر تجارتی لین دین انتہائی فائدہ مند اور نفع بخش ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ یہاں کوئی شہر اور بستی نہیں ہے۔ اگر اس جگہ کوئی شہر آباد ہو تو یہاں اس قدر تیزی سے تجارت ہو کہ وہ شہر مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر ایسی ترقی کرے کہ بڑے بڑے تجارتی شہروں کو پیچھے چھوڑ جائے۔"

اپنے اس ہم قوم فونیقی کی یہ گفتگو سننے کے بعد ایلسا نے گردن جھکا کر کچھ سوچا، پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنا سر اٹھایا اور وہاں جمع ہونے والے سارے فونیقیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔"سنو میرے وطنو! اور میری قوم کے فرزندو! میں تمہارے ساتھ عہد کرتی ہوں کہ میں تمہارے لئے اس جگہ ایک شہر آباد کروں گی اور میرا خیال ہے کہ وہ شہر میری قوم کے لوگوں کے لئے انتہائی نفع بخش ثابت ہوگا۔ لہٰذا میں تم سے

ی ہوں کہ تم اس شخص کو میرے پاس لاؤ جو ان زمینوں کا مالک ہے میں اس سے زمینیں خریدوں اور یہاں تمہارے لئے شہر کی بنیاد ں۔"

ایلسا کی یہ گفتگو سننے کے بعد وہاں جمع ہوجانے والے بے شمار بے حد خوش ہوئے، پھر انہوں نے آپس میں صلاح مشورہ کرکے میوں کو روانہ کیا کہ وہ اس مقامی آدمی کو بلوا کر لائیں جو ان زمینوں کا تھا، پھر وہاں جمع ہوجانے والے ہجوم سے ایک ادھیڑ عمر شخص آگے اور ایلسا کے سامنے آکھڑا ہوا۔ ایلسا اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔ وہ اس کا جاننے والا تھا، اسی بنا پر اس نے اسے مخاطب کرکے کہا۔ ے بزرگ جونو! تو یہاں کہاں؟"

ایلسا کے استفسار پر وہ مسکرایا، پھر اس نے بڑے انکسار کا مظاہرہ تے ہوئے کہا۔ "اے ٹائر کی عظیم شہزادی! آپ جانتی ہیں کہ بنیادی ر میں ایک نجومی ہوں، میں ٹائر شہر میں ہی رہا کرتا تھا اور کبھی کبھار کے شاہی محل میں بھی آتا جاتا تھا، پھر یہ جہاز والے مجھے ایک ں معاوضے کے عوض اپنے ساتھ اِدھر لے آئے اور یہاں تجارتی ین اور سفر کے دوران یہ میرے نجوم کے علم سے مستفید ہوتے اب ہماری حالت یہ ہے، یہ لوگ میرے کام سے خوش ہیں اور میں اوضے سے خوش ہوں جو یہ لوگ مجھے دیتے ہیں۔"

ایلسا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے عظیم جونو! اب میں شہر آباد کرنا شروع کروں گی تو سارے کام میں تم میرے ساتھ ے، رہبر اور رہنما کی حیثیت سے کام کروگے۔"

جواب میں اُس ادھیڑ عمر کے نجومی نے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔ ہماری عظیم شہزادی! میں ضرور آپ کے ساتھ کام کروں گا۔"

اس پر وہاں جمع ہونے والے سب کو مخاطب کرتے ہوئے ایلسا ا۔ "تم لوگ تھوڑی دیر میرا انتظار کرو۔" پھر اس نے یوناف کی اشارہ کرکے کہا۔ "یہ جوان! جو میرے ساتھ ہے یہ نہ صرف میرا ہے بلکہ محسن ہے۔ یہاں شہر آباد کرنے کے سلسلے میں مجھے اس سے ائی میں مشورہ کرلینے دو، پھر میں تمہارے پاس لوٹتی ہوں اور پھر م کو مل جل کر آگے بڑھاتے ہیں۔"

ایلسا، یوناف کا ہاتھ پکڑے ہوئے ذرا فاصلے پر کھڑی اپنی کشتیوں کی طرف لے جاتے ہوئے بولی۔ "آپ ذرا میرے ساتھ آئیں اور میری بات سنیں۔"

یوناف چپ چاپ ایلسا کے ساتھ ہولیا تھا۔ وہاں کھڑے سب لوگ ان دونوں کا انتظار کرنے لگے، پھر کشتی کے پاس آکر ایلسا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے مہربان یوناف! آپ وہ ہستی ہیں جس نے ٹائر شہر کی بندرگاہ پر اس وقت میری جان بچائی، جب وہاں پر کوئی میرا مددگار اور معاون نہ تھا۔ آپ نے مجھے عجیل اور سولان کو کہر آلود سمندری طوفانوں سے نجات دی۔ آپ نے اس سسلی کے کوہستانی سلسلے کے اندر وحشی قوم کے ان ظالموں سے ہمیں بچایا، جنہوں نے مجھے اور آپ کو رسیوں سے جکڑ کر رکھ دیا تھا اور پھر سب سے بڑھ کر میرے اوپر یہ احسان ہے کہ آپ نے بڑی حفاظت اور تندہی کے ساتھ اس ساحل تک پہنچادیا۔ ساری مہربانیوں اور ان ساری نوازشات کے باوجود میں آپ سے ایک اور گزارش کرنا چاہتی ہوں۔"

یوناف نے غور سے ایلسا کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

ایلسا بولی۔ "آپ جانتے ہیں، یہ سرزمین میرے لئے اجنبی ہے اور آپ میری اس خواہش سے بھی واقف ہوچکے ہیں کہ یہاں ان سرزمینوں کے اندر اس ساحل پر میں ایک شہر آباد کرنا چاہتی ہوں اور اس کے لئے میرے پاس سرمایہ بہت ہے، یہ دوسری کشتی کے اندر جو صندوق ہیں، ان میں سے ایک صندوق میں کپڑے ہیں باقی سارے صندوق دولت اور جواہرات سے بھرے ہوئے ہیں، انہیں میں استعمال کرکے اپنی قوم کے ان لوگوں کے لئے یہاں ایک بہترین صاف ستھرا شہر تعمیر کرسکتی ہوں اور مجھے امید ہے کہ یہ شہر آنے والی نسلوں کے لئے عظیم تجارتی مرکز ثابت ہوگا اور میں شہر کا نام بھی تجویز کرچکی ہوں۔"

یوناف نے چونک کر پوچھا۔ "تم نے اس شہر کا نام کیا تجویز کیا ہے؟"

ایلسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں نے اس شہر کو کارتھیج یعنی قرطاجنہ کا نام دیا ہے اور امید ہے کہ مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں کے اندر میں اس شہر کو آباد کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گی اور اس سارے کام میں مجھے آپ کی مدد اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔"

☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

کاٹجو کے بیان سے حقائق کا کوئی واسطہ نہیں

شاملی کے اسلامی اسکالر مولانا محمد اطہر شمسی نے کہا

قابل احترام سابق چیف جسٹس کی رائے ملک کے تہذیب وتمدن کے خلاف ہے

شاملی (ڈاکٹر محمد آصف) سبکدوش فاضل جج مسٹر کاٹجو نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے تعلق سے جو کچھ کہا ہے اس کا حقائق سے کوئی واسطہ نہیں ہے، ان کی شخصیت قابل احترام ہونے کے باوجود ان کی یہ رائے اس ملک کی اقدار اور تہذیب وتمدن کے خلاف ہے کیوں کہ ہندوستان ایک ایسا سیکولر ملک ہے جہاں ہر مذہب کے پیرو کار کو آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا اختیار ہے، یہی اس ملک کی عالمی شناخت ہے۔ پریس کو جاری اپنے ایک بیان میں اسلامی اسکالر مولانا محمد اطہر شمسی نے مزید کہا کہ ملک کے اولین دستور سازوں نے اس میں آباد اقلیتوں کو عائلی قوانین نکاح وطلاق، وقف، ہبہ، میراث وغیرہ میں اپنے مذہب کے موافق عمل کرنے کی رعایت دے رکھی ہے اور رعایت کسی کا احسان نہیں ہے، وجہ صاف ہے کہ ملک کی آزادی میں اقلیتوں نے بھی برادرانِ وطن کے ساتھ مل کر جان ومال کی قربانی دے رکھی ہے۔ ۱۸۵۷ء کی اُن قربانیوں کو کون نظر انداز کرسکتا ہے۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا جعفر تھانوی جیسے ہزاروں علماء کی ہزاروں قربانیاں تاریخ کے اوراق میں درج ہیں، اس لئے مسلمان اس ملک کے برابر کے شہری ہیں۔ بیان کے مطابق ہندوستان میں کثرت میں وحدت ہے، سیکولرزم اس ملک کا تانا بانا ہے، کثیر تہذیب کے حامل اس ملک میں یکساں سول کوڈ نافذ کرنا ناممکن ہے۔

مولانا اطہر شمسی نے جسٹس کاٹجو کی اس دلیل کو بے وزن قرار دیا جس میں انہوں نے خط کے ذریعہ طلاق کی بات کو بطور استہزا پیش کیا ہے۔ دراصل فاضل جج نے اس حوالہ سے بنظر غائر اسلامیات کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اگر فتاویٰ عالمگیری کو وہ دیکھ لیتے تو کم از کم خط کا لفظ لکھ کر اس درجہ گھٹیا بات اپنی زبان سے نہ نکالتے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام مذہب میں طلاق کو جائز لیکن سب سے برا عمل قرار دیا گیا ہے اور اس کی کچھ شرائط طے ہیں، البتہ طرفین کی رضامندی شرط نہیں ہے۔ یہ اسلامی حکم ہے، ہر مومن کا ایمان یہ ہے کہ شریعت کا کوئی حکم سمجھ میں نہ بھی آئے تو بھی عمل کرنا ہے، اس کا تعلق عقیدہ سے ہے، جو فاضل جج کو حاصل نہیں ہے۔ فاضل جج کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک کسی بات کا پوری طرح علم نہ ہو تو اس بات کے بارے میں اپنی رائے تھوپنا سراسر غلط ہے۔